

اسلامی نغمات

ابوالحق غلام مرتضی ساقی مجددی

طلب العلم فی بحثہ علی کل مسلم

بچوں اور بڑوں کے لیے یکساں مفید

اسلامی تربیتی نصاب



ادقلم

ترجمان الفت

ایمان الحق علامہ مولانا غلام مرتضی ساقی مجددی زید مجدد

جملہ حقوق (C) علامہ ہیں

نام کتاب..... اسلامی تربیتی نصاب

مصنف..... علامہ الحق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مہدی

کمپوزنگ..... ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مہدی

03466049746

باہتمام..... شیخ محمد سرور اویسی

اشاعت بار دوم..... جون 2010ء تعداد..... 1100

صفحات..... 146..... 4 پی

ملنے کے پتے

سنی پبلیکیشنز گوجرانوالہ، مین بازار محلہ رحمت پورہ نوشہرہ روڈ



تقریظ سعید

شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت، علامہ

عبد مفتی غلام رسول قاسمی مدظلہ العالی

(مرحومہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا انبياء

والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد!

محبوب کریم ﷺ نے دین حقین کی اشاعت و تبلیغ کے لیے متعدد طریقے اختیار فرمائے
تدریس، تقریر، تحریر، مناظرہ، دروہائی، توجہ وغیرہ۔

سوال، حجاب کا طریقہ فاسئلوا اہل الذکر۔ (احادیث، ۱، ۲، ۳، ۴) اور انما شفاء
العی السؤال (مشکوٰۃ ص ۵۵) اور سلونی سلونی (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۸۳) وغیرہ
سے ثابت ہے۔ خصوصاً بچوں کے ذہن میں معلومات کو نقش کرنے کا یہ نہایت مؤثر
طریقہ ہے۔

فقیر نے حضرت علامہ ابراہیم حق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب
”اسلامی تربیتی نصاب“ کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے، شاید ہی کوئی بات فکر غائر سے نکال
سکتی ہو۔ فقیر نے اس کتاب کو اس موضوع پر ایک نہایت معلوماتی اور بچوں کے لیے
نہایت اہم کتاب پایا ہے۔ ابتدائی مدارس میں خصوصاً حفظ و ناظرہ کے متوازی اگر یہ
کتاب پڑھا دی جائے تو جاہل حفاظ کی بجائے اچھی خاص سوچ بوجھ والے دین فہم

حضرات منظر پر آ سکتے ہیں۔

مصنف کی دیگر کئی کتب بھی فقیر کے مطالعہ میں آئی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار اور دینی غیرت و حمیت سے لبریز نوجوان قاضی ہیں اور بات تحقیق سے کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جناب کی خدمات کو اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبول عطا فرمائے اور دینی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے

آمین

فقیر غلام رسول قاسمی

از

سرگودھا



پیش لفظ

از پروفیسر محمد شہباز احمد قادری، لاہور

انہما ہے مرقیہ اسلامیات

بہجانب کالج آف کامرس گوجرانوالہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد قال اللہ تعالیٰ وقل رب
زدنی علما وقال النبی طلب العلم فرض علی کل مسلم صدق اللہ العظیم
وصدق رسولہ النبی الکریم۔

مذہب عالم کے مطالعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ اسلام ہی
ایسا دین مبین ہے جس نے تحصیل علم پر سب زیادہ زور دیا ہے۔ قرآن وحدیث میں ہے
شمار دلائل اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں۔

قابل غور امر یہ ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسان علم کی بنا پر حیرت انگیز کارنامے سر
انجام دے رہا ہے۔ مظاہر کائنات کو سفر کر کے زندگی کو مادی وسائل کے ساتھ آرام دہ
بنایا جا رہا ہے۔ جبکہ تزکیہ نفوس، اخلاقیات اور آداب انسانیت کے حوالے سے کوئی
خاص پیش رفت نہیں ہو رہی۔

اسلام کی پہلی یونیورسٹی ”صفہ“ کے طلباء اور آج کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں، کالجوں، مدارس
اور انسٹیٹیوٹس کے طلباء کے کردار و عمل میں نمایاں فرق کی آخر کیا وجہ ہے؟ ذرا غور کریں
تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ علم کے حقیقی پہلو اور اس کی مقصدیت کو نہ سمجھنے یا چھوڑ دینے
کی بنا پر پایا جاتا ہے۔ ہم نے علم سے مراد صرف مختلف کلاسز کے مخصوص نصاب کو پڑھ کر

ذکریوں کا حصول سمجھا ہے، جبکہ علم کا حقیقی پہلو، سیکھنا یعنی تربیت کو بکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ آج ہمارے مدارس اور یونیورسٹیوں میں مختلف علوم و فنون پڑھانے اور اعلیٰ تحقیق کے لئے بہت کام ہو رہا ہے، مگر ہمیں اس کام کے لئے خاطر خواہ نگاہ ڈھکی کر رہی ہیں مگر طلباء کے کردار کو نکھارنے اور اسلامی اصولوں پر ان کی تربیت کا عمل جو کہ تعلیم کا مقصد ہے بالکل منقود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونیورسٹیوں سے فارغ ہونے والے طلباء کے ہاتھوں میں ذکریاں تو ضرور ہوتی ہیں مگر وہ تعلیم کے حقیقی مقصد، تربیت سے جی دامن ہوتے ہیں۔

آج کے زمانے میں ”علم“ سے مراد صرف پڑھنا پڑھانا لیا جاتا ہے، جبکہ علم اپنے معنی و مفہوم میں بہت وسیع ہے۔ لغوی اعتبار سے بھی علم سے مراد صرف پڑھنا پڑھانا ہی نہیں بلکہ سیکھنا اور سکھانا یعنی تربیت بھی مراد ہے کیونکہ عربی زبان میں صرف پڑھنے کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ”قرأ“ کا لفظ مستقل ہے۔

اور اسلام کا طرۂ امتیاز بھی یہی ہے کہ اس نے علم کے ساتھ ساتھ تہذیب و تربیت کا اہتمام بھی کیا ہے، اسلام کی پہلی یونیورسٹی میں ”اصحابِ صفہ“ کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی دی جاتی ہے۔ معظم حق، حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ بابرکات لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (بے شک رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے) کے مصداق اپنے طلباء کیلئے بہترین نمونہ بھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور معظم کائنات ﷺ سے تعلیم و تربیت پا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب میدانِ عمل میں آئے تو ایک چھائی دنیا کو اسلام کا گہوارہ بنا دیا۔ تعلیم اور تربیت ایک

دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ تربیت کے بغیر اعلیٰ تعلیم کا حصول ممکن نہیں اور علم کے بغیر تربیت کا عمل ناممکن ہے۔ اس لئے جب تک پڑھنے پڑھانے کے مرادِ مجاہدہ کے ساتھ ساتھ تربیت و کردار سازی کا عمل مربوط نہیں ہوگا اس وقت تک تعلیم کا حقیقی مقصد پورا نہیں ہو سکتا، اور اسلام کے تصورِ علم کا مقصد بھی انسان کو گفتار کا نہیں بلکہ کردار کا بخاری بنانا ہے۔

موجودہ دور میں تربیت و کردار سازی کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر فاضل مصنف جناب ابو الحقائق مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب مدظلہ العالی نے یہ کتاب ”اسلامی تربیتی نصاب“ خاص طور پر تربیتی اعداد میں تحریر فرمائی ہے۔ ابتدائی اسلامی معلومات کو نہایت دل نشیں اور سہل ترین اعداد میں بیان کیا گیا ہے۔ مطالعہ سے لیکر اعمال تک اور ایک مسلمان کو پیش آنیوالے روزمرہ مسائل کو نہایت آسان اعداد میں تحریر کرنا مصنف کے حسنِ قلم کا طرہ امتیاز ہے۔ جابجا، باحوالہ دلائل نے نہ صرف کتاب کو تحقیقی اسلوب بخشا ہے بلکہ فاضل مصنف کی قرآن حدیث پر گہری نظر کی عکاسی بھی کر دی ہے، اعداد میں نہایت دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ سوال و جواب کے نگار نے کتاب کو جدید اسلوب عطا کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب اپنی افادیت کے لحاظ سے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے لئے بھی نہایت مفید ثابت ہوگی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو اس کاوش پر اجر عظیم عطا کرے۔

ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

العبد

پروفیسر محمد شہباز قادری الانارہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مصنف

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الامين وعلى آله واصحابه اجمعين امين!

موجودہ دور علم و فن اور تعلیم و تربیت کے عروج کا دور سمجھا جاتا ہے، ہر شخص اعلیٰ تعلیم کے حصول میں درہ درہ کے پھر کاٹ رہا ہے اور جب کسی کو زبان الٹی کر کے Yes، No، ڈیڈی، مکی اور اسی طرح کے حریہ چند انیلاگ بولنا آجائیں تو وہ خود کو بڑا خوش قسمت، بلند منصب اور معاشرہ کا معزز ترین فرد دیکھنے لگتا ہے اور اسی طرح کے الفاظ بول کر اپنی ٹاک اونچی کرنے کے ذم میں جھٹا رہتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ”گوروں“ کی یہ ”کالی زبان“ نہ بول سکے تو اسے Dull (امتی) تصور کیا جاتا ہے۔

بعض حضرات تو محض چند الفاظ دٹ کر اپنی ”عزت“ بنانے کے پھکروں میں ہوتے ہیں اور بس!..... لیکن انہوں اس بات کا ہے کہ ایسے لوگ کہلاتے تو مسلمان ہیں لیکن زیادہ تر ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی ابتدائی تعلیم سے بھی بے بہرہ اور فنی دامن ہوتے ہیں۔ نکلے اور نماز تک کا حفظ (لفظ پڑھنے کا طریقہ بھی) درست نہیں ہوتا، وضو اور طہارت کا صحیح طریقہ نہیں آتا۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ زیادہ تر والدین نے ابتدائے سے ہی اپنی اولاد کو دینی اور مذہبی تربیت سے محروم رکھا ہے، پیدا ہوتے ہی اسے تلاوت و نعت کی جگہ گانوں کی آواز سننے کو ملی، جب کچھ قوت گویائی حاصل ہوئی تو کلمہ طیبہ کی جگہ

ایم، امی اور خاندان کے بڑے لوگوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینا سکھایا اور کچھ حریص ہوش سنبھالا تو وہ زباندہ لڑتے جھگڑتے گزر گیا۔ شاہاں نے ”مکلی تربیت گاؤ“ ہونے کا کردار ادا کرتے ہوئے اسے احساس دلا یا کہ وہ مسلمان ہے اور اس پر اسلام کے کچھ حقوق اور فرائض ہیں اور شاہی باپ نے اپنا اسلامی فریضہ ادا کرتے ہوئے اسی کسی دینی ماحول کے حوالے کیا اور شاہی بذات خود تعلیم و تربیت کی ذمہ داری سنبھالی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب وہ ”بہادر شاہان“ اسلام اور مسلمانی کو صرف ”مولویت“ قرار دے کر اس کے تصور سے بھی دور بھاگنے لگا اور نتیجہ یہ نکلا کہ

۔ نہ سکھا دین رہ کر شیخ کے گھر میں
بچے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

اور پھر

۔ کیا کہوں احباب کیا کارے نمایاں کر گئے
بی۔ اے کیا، نوکر ہوئے، پینشن ملی اور مر گئے
ظاہر ہے کہ ایسا انسان اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن وہ اسلامی معاشرے کا فرد کہلانے کا حقدار نہیں ہے، کیونکہ اسلام کے نزدیک اصل اور بنیادی چیز دینی اور مذہبی تربیت ہے۔ مابقی سب بچ۔ ملاحظہ ہوا

○۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۷۷)

یعنی باپ کا اپنی اولاد کے لیے اچھے ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں۔

۵۔۔۔ ایک اور مقام پر فرمایا:

من كانت له ثلاث بنات او ثلاث اخوات او اہنتان او اختان فاحسن

صحبتہن وانفی لہن فلعہ الجنة (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۳)

جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں، دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں، اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے مطلق خدا سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

۵۔۔۔ مزید ارشاد فرمایا:

اذا أفصح أولادکم فاعلموہم: لا الہ الا اللہ۔۔۔ الخ۔ (محل المومنین صفحہ ۵۳)

جب تمہاری اولاد واضح طور پر باتیں کرنے لگے تو انہیں لا الہ الا اللہ کی تعلیم دو۔

۵۔۔۔ ایک اور روایت میں فرمایا:

ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال حب نیبکم وحب اہل بیتہ وقرآء

القرآن۔ (المناجیح الصغیر جلد ۱ صفحہ ۳۲)

یعنی اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ اپنے نبی ﷺ کی محبت، آپ ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت اور قرآن کی تلاوت۔

ہذا..... حضرت زید اور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نحن نقرء القرآن ونقرئہ ابناءنا وبناتہ ابناءنا وبناتہم الی یوم

القیامت۔ (ابن ماجہ صفحہ ۳۰۳، مشکوٰۃ صفحہ ۳۸)

یعنی: ہم خود بھی قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو بھی سکھاتے ہیں اور عمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو قیامت تک قرآن سکھاتے رہیں گے۔

ترغی کی روایت میں ہے وقد قرأنا القرآن فوَلَّاهُ لِنَفْسَانِہٖ نَسَانَا وَاہْتَاتَا۔

المحدث۔ (ترغی جلد ۲ صفحہ ۹۰، ہادی جلد ۱ صفحہ ۹۹)

اور تحقیق ہم نے قرآن پڑھا قسم بخدا اہم اسے ضرور بخود بخود پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو پڑھائیں گے۔

معلوم ہوا کہ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم دیں یا دلوائیں تاکہ اسے دین فطرت یعنی اسلام کی خوبیاں کا علم ہو اور اس کی زندگی اسلام کے آفاقی اصولوں کے سانچے میں داخل جائے اور دارین کی سعادتمندیوں سے بہرہ یاب ہو سکے۔

زیر نظر کتاب ”اسلامی تربیتی نصاب“ میں اسی دینی تربیت کے جذبہ کے پیش نظر عقائد و اعمال کے چند ضروری مسائل کو سوال و جواب کے انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ انہیں یاد کرنے میں سہولت رہے، یہ کتاب اگرچہ بچوں اور نوجوانوں کے لیے لکھی گئی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ عمر رسیدہ اور اہل علم حضرات بھی اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کیونکہ اس میں ضروری مسائل کے حوالہ جات درج کر کے اہل علم کے ذوق کی تسکین بھی کر دی گئی ہے۔ پوری کوشش کے باوجود غلطی کا امکان موجود ہے لہذا اہل علم اگر کسی قیمتی، فنی یا سببیت کی غلطی پر مطلع ہوں تو آگاہ فرمائیں، جین نوادش ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے احوال کی اصلاح فرمائے۔ آمین

خیر اعدیش:

ابوالحسن علیہ السلام مرتضیٰ ساقی مہدی

03007422469

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الاول ایمان

توحید و شرک

سوال۔ آپ کون ہیں؟

جواب۔ میں مسلمان ہوں۔

سوال۔ مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جو اسلام کا پیروکار ہو۔

سوال۔ اسلام کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ ماننا، تسلیم کرنا، سر جھکانا، یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرنا اور ان کے ارشادات کے سامنے سر جھکا لینا۔

سوال۔ اسلام کیسا دین ہے؟

جواب۔ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔

سوال۔ اسلام کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

جواب۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

سوال۔ وہ پانچ چیزیں کونسی ہیں؟

جواب۔ ۱۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود کے لائق نہیں اور سیدنا محمد ﷺ

اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴۔ ماہ

رمضان کے روزے رکھنا..... ۵۔ خانہ کعبہ کا حج کرنا ہے، (بخاری جلد ۱ صفحہ ۶)

سوال۔ اسلام میں داخل ہونے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ اگر کوئی غیر مسلم دین اسلام میں داخل ہونا چاہے تو سب سے پہلے غسل کرے، پھر پاک لباس پہنے اور کلمہ شہادت پڑھے اور دین کی تمام ضروری باتوں کو تسلیم کرے اور ان پر ثابت قدمی اختیار کرے۔

سوال۔ اسلام قبول کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟

جواب۔ اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، وہ پاک اور صاف ہو جائے گا اور اگر وہ اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارے گا تو (انشاء اللہ العزیز) اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی ابدی نعمتوں کے دروازے کھول دیگا۔

سوال۔ کلمہ طیبہ کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ کلمہ طیبہ جنت کی چابی اور ذریعہ نجات ہے، بہترین ذکر اور کلمہ و اخلاص "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے۔

سوال۔ اللہ (عزوجل) کس ذات کا نام ہے؟

جواب۔ اللہ (عزوجل) ساری کائنات کو پیدا کرنے والے اور تمام مخلوق کے پروردگار کا اسم مبارک ہے۔

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ کا ایک ہی نام ہے؟

جواب۔ نہیں، اللہ تعالیٰ کے مقامی نام بے شمار ہیں، اس کے نانوں کے نام تو بہت مشہور ہیں جو کہ کتب حدیث میں مذکور ہیں۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۸۹)

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا مبارک کو یاد کرنے کی کوئی فضیلت بھی ہے؟

جواب۔۔۔ کیوں نہیں اللہ (عزوجل) کے رسول سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وِّسْعِينَ اَسْمَاءً مَّا تَقَالَا وَاجِدَا مِنْ اَحْضَا هَا ذَ خَلَّ اَلْبَجْتَد

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۹-۱۰۰)

بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

سوال۔۔۔ اللہ (عزوجل) کے وجود کی کیا دلیل ہے؟

جواب۔۔۔ ساری کائنات اللہ (عزوجل) کے موجود ہونے کی دلیل ہے۔

سوال۔۔۔ وہ کیسے، وضاحت کریں؟

جواب۔۔۔ یہ واضح ہے کہ اگر ہم کوئی چیز دیکھتے ہیں تو فوراً ہماری عقل یہ فیصلہ کرتی ہے کہ
 یہ کیا اس کو کسی کارنگر نے بنایا ہے، اگر چہ اسے ہم نے اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو، ایسے ہی
 یہ زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، سیارے، انسان، حیوان اور باقی تمام مخلوق بھی
 اپنے پیدا کرنے والے کی ذات کی گواہی دیتی ہے، جب انسان کے قدم کا نشان اس
 کے وجود پر دلالت کرتا ہے تو یہ پورا جہان بھی اللہ تعالیٰ کے ہونے کی دلیل ہے۔

سوال۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، اس کے متعلق اس طرح سوچنا بھی غلط ہے۔

سوال۔۔۔ کیا اللہ تعالیٰ کے بیوی، بچے بھی ہیں؟

جواب۔۔۔ نہیں وہ ان چیزوں سے پاک ہے، یہ بندوں کی صفات ہیں۔

سوال۔۔۔ ہم سب کس کے محتاج ہیں؟

جواب۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے۔

سوال۔۔۔ وہ کس کا محتاج ہے؟

جواب۔۔۔ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں۔

سوال۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا کیا تعارف ہے؟

جواب۔۔۔ وہ ساری مخلوق کا خالق و مالک ہے، ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ تک رہے گا، وہ ہر کمال، ہر شان اور ہر عظمیٰ کا جامع ہے، ہر طاقت و قدرت اسی کے پاس ہے، ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، ساری کائنات اس کے ماتحت ہے، وہ ہر ایک کو روزی دیتا ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ بے نیاز بھی ہے اور بندہ و نواز بھی، تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں، اس کے مقابلہ میں کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا، اس نے اپنے بندوں کو بہت ساری نعمتیں عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے محبوبوں کو ساری دنیا سے زیادہ شائیں عطا فرمائی ہیں۔ کوئی اس کی تعریف اور عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

سوال۔۔۔ کیا اللہ تعالیٰ سوتا اور تھک بھی جاتا ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں، اسے نہ نیند آتی ہے نہ اذگہ۔

سوال۔۔۔ وہ کھانا پیتا کب ہے؟

جواب۔۔۔ یہ بندوں کے کام ہیں، وہ سب کو کھلاتا پلاتا ہے، خود نہیں کھاتا۔

سوال۔۔۔ اس کا علم کتنا ہے؟

جواب۔۔۔ بے حدود بے حساب، وہ ہر ظاہر اور چھپی چیز کو حتیٰ کہ ہمارے دلوں کے ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ جو کام ہم بعد میں کرتے ہیں وہ انہیں پہلے ہی سے جانتا ہے۔

سوال۔۔۔ ہمیں کس کی عبادت کرنی چاہئے؟

جواب۔۔۔ صرف اللہ تعالیٰ کی۔

سوال۔۔۔ کسی اور کی عبادت کرنا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ سراسر شرک ہے، جس کی ہرگز معافی نہیں۔

سوال۔۔۔ توحید خداوندی کا کیا معنی ہے؟

جواب۔۔۔ اس بات کی تصدیق کرنا کہ تمام کائنات کا خدا معبود اور معبود ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، اس کی ذات، صفات اور عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی اس نے کسی جتنا کو بے ساری مخلوق اسکی محتاج ہے لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں۔

سوال۔۔۔ شرک کیا ہے اور شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ اللہ عزوجل کی ذات، صفات یا عبادت میں کسی مخلوق کو شامل کرنا شرک کہلاتا ہے اور ایسا حقیقہ وار کہنے والے کو شرک کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے بولا جائے اسے مخلوق کے لیے بولنا شرک ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ کیونکہ کئی مقامی ناموں کو خود قرآن مجید میں بھی مخلوق کے لیے بھی بولا گیا ہے۔

سوال۔۔۔ اس کی ایک دو مثالیں پیش کریں؟

جواب۔۔۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ”زعمہ“ ہے، اسی طرح مخلوق کو بھی اللہ تعالیٰ نے زعمی عطا فرما کر ”زعمہ“ کیا ہے۔ (البقرہ: ۲۸) اللہ تعالیٰ صبح و عصر (یعنی دو بار) کہنے والا ہے، جبکہ اس نے مخلوق کو بھی سننے والا اور دیکھنے والا بنایا ہے (الاحزاب: ۱)۔ اللہ تعالیٰ علیم (علم والا) ہے اس نے انسانوں کو بھی علم عطا کیا ہے۔ (البقرہ: ۲۵۵) اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم ہے، جبکہ اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی رؤف و رحیم کہا ہے۔

سوال۔ کیا مخلوق کو مشکل کشا، حاجت روا اور مددگار ماننا شرک ہے؟

جواب۔ نہیں! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو مشکل دور کرنے کی حاجت پوری کرنے کی اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی طاقت دے رکھی ہے۔ بلکہ جو آدمی یہ کہے کہ اللہ کی مخلوق میں کوئی مشکل کشا، حاجت روا اور مددگار نہیں ہے۔ وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مطاعا کا انکار کرتا ہے۔

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو پکارنا شرک ہے؟

جواب۔ نہیں! صرف پکارنے سے شرک نہیں ہوتا، کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے نبیوں، رسولوں، مومنون اور انسانوں کو پکارا ہے، انبیاء و رسول (علیہم السلام) بھی اپنی امتوں کو پکارتے رہے ہیں، آج ہر کوئی اپنے مقصد کے لیے دوسرے کو پکارتا ہے، ہاں اگر کسی کو خدا، معبود اور عبادت کے لائق سمجھ کر پکارا جائے تو ایسی پکار یقیناً شرک ہے، قرآن وحدیث میں اسی پکار کو غیر اللہ کی عبادت قرار دے کر شرک کہا گیا ہے۔

سوال۔ کیا کسی کی تعظیم کرنا شرک ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں! بلکہ مسلمانوں کو نبیوں، رسولوں، ولیوں، بیت اللہ، قرآن مجید کا ادب حتیٰ کہ مسلمانوں کی قبروں اور عقیوں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم اور ان کے ادب کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال۔ شرک کیا جرم ہے؟

جواب۔ شرک بہت بڑا جرم ہے، اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن شرک معاف نہیں کرتا۔

سوال۔ کسی مسلمان کو شرک کہنا کیا ہے؟

جواب۔ کسی مسلمان کو مشرک کہنا بہت بڑا بہتان ہے، ایسا آدمی خود مشرک ہو جاتا ہے

سوال۔ کیا اہل سنت و جماعت مشرک یا بدعتی ہیں؟

جواب۔ معاذ اللہ اہل سنت و جماعت ہی تو وہ لوگ ہیں جو حضور ﷺ کے زمانہ

ظاہری سے لے کر آج تک قرآن و سنت کے مطابق چل رہے ہیں۔ انہیں مشرک یا

بدعتی کہنا بہت بڑا جھوٹ اور قرآن و حدیث کا انکار کرنا ہے۔

سوال۔ اہل سنت و جماعت کی صداقت کی کیا دلیل ہے؟

جواب۔ اس سے بڑی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ ظاہری زمانہ رسالت سے لے کر آج

تک یہ جماعت قائم و دائم ہے۔ اور خود رحمت و دعاء مہدینا محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی

امت کے تہذیب و فرائض میں سے صرف اہل سنت و جماعت ہی کو چنتی اور نجات پانے والے

قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۲۳، المجلد والجلد سطور ۲۱، جمیعہ ملی اشکو

سالمی

سوال۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "اہل سنت" تھے؟

جواب۔ جی ہاں انام ابن شہاب زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے لوگ

(صحابہ) اہل سنت تھے۔ (مختار کو اجمال برما فی مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۲۰)

سوال۔ اہل سنت کی نشانی کیا ہے؟

جواب۔ کئی نشانیاں ہیں مثلاً: حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما

کو باقی تمام صحابہ کرام سے افضل مانا۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ

سے محبت کرنا (شرح معانی سنن نسائی صفحہ ۱۳۹، البحر اس سطور ۲۰۲، بحرہ ۱۱ جلد ۲ صفحہ ۷۷)

ایک نکاتی علامہ سجادوی نے حضرت امام زین العابدین ؑ کے حوالے سے یہ لکھی ہے
 ”غَلَا مَنَ أَهْلِ الشُّوْخُرَةِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ“ (القول المہلک ص ۵۲)

اہل سنت کی نکاتی نبی کریم ﷺ پر کثرت سے صلوٰۃ (دُرو) پڑھتا ہے۔

سوال۔ کیا بریلوی کوئی نیا فرقہ ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں! بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں، بلکہ اہلسنت وجماعت کو عرف عام میں
 بریلوی کہا جاتا ہے۔ اس کی نسبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی طرف کی جاتی
 ہے جبکہ آپ نے کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا، بلکہ ساری ذمہ داری مسلک حق اہلسنت وجماعت کی
 تبلیغ و حفاظت لرائی ہے۔

سوال۔۔۔ بریلوی نسبت کا کیا مقصد ہے؟

جواب۔۔۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہلسنت کا ان گستاخ فرقوں سے کوئی تعلق نہیں
 ہے، ہم ادب اور محبت والے لوگ ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ آج کل
 بے ادب اور گستاخ لوگوں کا مقابلے کرنے والے افراد کو سنی، حنفی، بریلوی کہا جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا بریلوی کہلانا ضروری ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں! کوئی ضروری نہیں یہ صرف موجودہ دور میں ”اصلی سنی“ اور ”تقلی سنی“
 کی پہچان کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ بھی صرف پاکستان اور ہندوستان میں۔

سوال۔۔۔ کیا پہلے مسلمان بھی سنی تھے؟

جواب۔۔۔ ہاں! اہل حق کے اعتبار سے وہ سنی ہی تھے۔

سوال۔۔۔ یہ کہاں لکھا ہے؟

جواب۔۔۔ اس پر بہت سارے حوالہ جات موجود ہیں لیکن یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جسے مخالفین کے ”شیخ الاسلام“ شام اللہ امرتسری وہابی نے خود لکھا ہے: ۸۰ سال پہلے قریباً سب اسی خیال کے تھے، جن کو آج کل بریلوی مٹکی خیال کیا جاتا ہے، ملاحظہ ہو: شیخ توحید صلو ۵۳، مطبوعہ مکتبہ عزیز پبلا ہورا اور صفحہ ۴۰ مطبوعہ امرتسر و سرگودھا۔

سوال۔۔۔ کیا دوح بندی حضرات بھی اہلسنت ہیں؟

جواب۔۔۔ نہیں! بلکہ یہ ایک نیا فرقہ ہے جس کی بنیاد رشید گنگوہی اور قاسم نانوتوی نامی دو آدمیوں نے رکھی ہے۔ دیکھیے دوح بندیوں کی مستحکم کتاب ”صحبہ سے بااؤلیا“، صفحہ ۱۶۔

سوال۔۔۔ وہابی کون لوگ ہیں؟

جواب۔۔۔ یہ بھی ایک نیا فرقہ ہے جو مسلمانوں کو بلاوجہ مشرک و بدعتی بتاتا پھرتا ہے، اس فرقے کے بڑوں نے بھی مانا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے۔ (لاحظظہ ذکر الصحاح السنۃ صفحہ ۳۹) سوال۔۔۔ کیا ان فرقوں سے قطعاً قائم کرنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ بالکل نہیں! کیونکہ ان کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیاروں کی شان میں گستاخیاں موجود ہیں اس لیے ان سے الگ رہنا چاہئے۔

سوال۔۔۔ وہ کون سی کتابیں ہیں؟

جواب۔۔۔ تقریباً ایمان و مرام، مستقیم تہذیب الناس، حفظ الایمان، ایمان کا علم، طریق محمدی، ہدیہ الہدی، کتاب الخو حید وغیرہ۔

سوال۔۔۔ دوح بندیوں کی پہچان کے لیے کون سی کتابیں پڑھیں؟

جواب۔۔۔ دوح بندی مذہب (مولانا قلام مرطلی)، مخطوٰت دوح بندیت، (ابوالخاکن قلام مرطلی)

ساتی مہدی) اور یحییٰ بن زکریا کے ہٹلان کا انکشاف (مولانا محمد کاشف اقبال مدنی)

سوال۔۔۔ وہابیوں کے متعلق کون سی کتب ہیں؟

جواب۔۔۔ وہابی مذہب (مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ) مطالعہ وہابیت (ایمان الحق قلام

مرقئی ساتی مہدی) وہابیت کے ہٹلان کا انکشاف (مولانا محمد کاشف اقبال مدنی)

سوال۔۔۔ قادری کون سا فرقہ ہے؟

جواب۔۔۔ مرزا قلام احمد قادری کذاب و دجال نے نبوت کا دعوئی کیا تھا، اس بد بخت کو

ماننے والے افراد کو قادری یا مرزائی کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ یہ کون لوگ ہیں؟

جواب۔۔۔ گستاخ، کافر اور دغا خیز اسلام سے خارج ہیں۔

سوال۔۔۔ اس فرقے کے رد کے لیے کون سی کتابیں پڑھیں؟

جواب۔۔۔ مطالعہ قادیانیت (ایمان الحق قلام مرقئی ساتی مہدی)، قادری مذہب (پرنسپل سر محمد

الیاس برقی رحمہ اللہ) ضرب خاتم اور محاسبہ قادیانیت (مولانا قلام رسول قادری)

سوال۔۔۔ شیعہ کیا فرقہ ہے؟

جواب۔۔۔ یہ لوگ محبت اہلیت علیہ السلام کی شان میں تو ہیں اور

بے ادبی کرتے ہیں، ان کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ مانگیاء کرام علیہ صلوات و سلام اور اہلیت

الطہار علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں موجود ہیں۔

سوال۔۔۔ ان کے رد کے لیے کون سی کتب مناسب ہیں؟

جواب۔۔۔ شیعہ مذہب (حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ) آئینہ شیعہ نما (حضرت

مولانا فیض احمدی) تحقیقی محاسبہ (مولانا محمد کاشف اقبال مدنی) مسلک اہلیت کتب شیعہ کی

روشنی میں (ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب)۔

نبوت و رسالت

سوال۔ حضرت محمد ﷺ کون ہیں؟

جواب۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب، سب نبیوں کے سرور اور خدا کے آخری پیغمبر ہیں، جو مخلوق کی رشد و ہدایت کے لیے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل و اعلیٰ مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے، سب نبی آپ ﷺ کی آمد کی خوشخبری دیتے رہے ہیں۔

سوال۔ کیا آپ ﷺ سے قبل بھی کوئی نبی یا رسول آیا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! آپ ﷺ سے پہلے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور تین سو تیرہ رسول، اللہ کے احکامات لے کر تشریف لائے ہیں (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۱، معراج جلد ۲ صفحہ ۹)۔

سوال۔ کیا تمام نبیوں کو ماننا لازمی ہے یا صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننا ہی کافی ہے؟

جواب۔ جس طرح آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننا لازمی ہے ایسے ہی باقی تمام نبیوں کو ماننا بھی ضروری ہے، اور کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔

سوال۔ آپ کے بعد کوئی نبی کیوں نہیں آیا؟

جواب۔ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کے بعد نبوت کا

سلسلہ ختم ہو چکا ہے، دین اسلام کی تکمیل ہو چکی ہے، لہذا اب کسی نئے نبی کی کوئی ضرورت نہیں اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ ہی کوئی نیا نبی آ سکتا ہے۔

سوال۔۔۔ اس کی کوئی مثال دے کر وضاحت کریں؟

جواب۔۔۔ ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: جس طرح کوئی بادشاہ بہت خوبصورت محل بنائے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دے تو دیکھنے والے کہتے ہیں کہ بادشاہ نے محل بڑا خوبصورت بنایا ہے لیکن یہ اینٹ کی جگہ خالی ہے، جو اس کی خوبصورتی کے خلاف ہے، پھر بادشاہ وہ ایک اینٹ بھی لگا دیتا ہے جس سے وہ محل مکمل ہو جاتا ہے، ایسے ہی تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) نبوت کے محل کی اینٹیں ہیں اور میں آخری اینٹ ہوں، لہذا میرے آ جانے پر نبوت کا مکمل مکمل ہو چکا ہے اب کسی نئی اینٹ (نئے نبی) کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

سوال۔۔۔ اگر کوئی آدمی آپ کے بعد بھی کسی نئے نبی کو مانے تو وہ کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ ایسا آدمی دین اسلام سے خارج ہے۔

سوال۔۔۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا زمانہ کہاں تک ہے؟

جواب۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے، پہلے نبیوں کی نبوت محدود ہوتی تھی، جب کہ آپ نہ صرف انسانوں کے لیے بلکہ چمندر، پرندہ، درخت، زمین و آسمان حتیٰ کہ جنوں، بلرشتوں، حوروں اور پہلے رسولوں کے لیے بھی نبی اور رسول بن کر آئے ہیں، اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا: "أَرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ نَبِيًّا"

مجھے ساری مخلوق کے لیے (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۹۹، مشکوٰۃ

سوال۔ کیا پہلے نبیوں نے آپ کے متعلق کوئی بشارتیں دی تھیں؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں آپ کا ذکر موجود ہے، حتیٰ کہ عیسائیوں کی موجودہ انجیلوں میں بھی آپ کے متعلق بشارتیں ملتی ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا رسول انسان ہی ہوئے ہیں یا کسی اور مخلوق سے بھی آئے ہیں؟

جواب۔۔۔ احمقوں کی رہنمائی اور خلق کے لیے نبی یا رسول صرف انسانوں میں ہی ہوئے ہیں اور وہ بھی صرف مردی، کوئی عورت نبی یا رسول نہیں ہوئی۔

سوال۔۔۔ رسولوں کو بھیجنے کا کیا مقصد تھا؟

جواب۔۔۔ تمام انسان اللہ تعالیٰ سے خود ہی احکام نہیں لے سکتے، اس لئے نبی اور رسول، اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر ایک نورانی قوت پیدا کر رکھی ہوتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حاصل کر کے دوسرے انسانوں تک پہنچاتے ہیں۔ نبیوں اور رسولوں کے وسیلہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی غوثی اور ناراضگی کا پتہ چلتا ہے، جس سے انسان خدا کی رضا والے عمل کر کے اور اس کی ناراضگی والے کاموں سے بچ کر قرب خداوندی حاصل کر لیتا ہے، مگر نبی اور رسول نہ ہوتے تو ہمیں ان احکام کا پتہ نہ چلتا۔

سوال۔۔۔ پیغمبروں اور عام انسانوں میں کیا فرق ہے؟

جواب۔۔۔ زمین و آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے، وہ خدا کے خاص اور رازدان بندے ہوتے ہیں، اللہ ان کی نگرانی اور تربیت خود فرماتا ہے، وہ ہر گناہ سے مصوم، ہر قسم کی برائی سے پاک، سب سے بڑھ کر عبادت گزار، پرہیزگار، خوبصورت اور تمام اچھے اخلاق کا مجسمہ ہوتے ہیں، وہ حسب و نسب میں تمام نوع انسانی سے افضل ہوتے ہیں، کوئی فرشتہ

بھی ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، بڑے سے بڑا ولی ان کے اصحاب کے برابر بھی نہیں ہو سکتا، انہیں بارگاہ ربوبیت میں بہت بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا نبی اللہ تعالیٰ کے شریک ہوتے ہیں؟

جواب۔ استغفر اللہ! کوئی بھی مسلمان کسی نبی کو اللہ کا شریک ہرگز نہیں مانتا، وہ تو اللہ کے حبیب اور اس کے قریب ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار نعمتیں اور کاتعداد عظمتوں سے نوازا رکھا ہوتا ہے، ان عطائی عظمتوں کی وجہ سے انہیں اللہ کا شریک ماننا یعنی ان کی عبادت کرنا کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔

سوال۔ کیا نبیوں کی تعظیم کرنی چاہئے؟

جواب۔ جی ہاں! دین کی بنیادی باتوں میں یہ بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد تمام نبیوں کی تعظیم کی جائے، اگر کوئی آدمی ان کی توہین کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور اللہ کے مردود ہونے کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ اللہ کے نبی حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کر سکا۔

سوال۔ نبی کے مصوم ہونے کا کیا معنی ہے؟

جواب۔ یعنی وہ تمام چھوٹے، بڑے گناہوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔

سوال۔ نبیوں کے علاوہ بھی کوئی مصوم ہوتا ہے؟

جواب۔ انسانوں میں سے تو صرف نبی ہی مصوم ہوتے ہیں، صحابہ کرام، اہلبیت عظام، ائمہ کرام یا اولیاء کرام میں سے کوئی بھی مصوم نہیں ہوتا، یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مقرب بندوں کو بھی اپنے فضل سے گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے کوئی گناہ صادر نہ ہو، نیز فرشتے بھی مصوم ہوتے ہیں۔

سوال۔۔۔ مجزوءہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ایسے کمالات جو لوگوں کی عقلوں کو عاجز کر دیں انہیں مجزوءہ کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا ہرنی کے پاس مجزوءہ کا ہونا ضروری ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! کیونکہ مجزوءہ نبوت کی دلیل ہوتا ہے۔

سوال۔۔۔ ہرنی کے پاس کتنے مجزوءے ہوتے ہیں؟

جواب۔۔۔ ویسے تو نبوت کی سچائی کے لیے ایک مجزوءہ ہی کافی ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہرنی کو الگ الگ مجزوءے عطا کیے، کسی نبی کو ایک اور کسی نبیوں کو متعدد مجزوات عطا فرمائے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا مجزوءہ کو ماننا ضروری ہے؟

جواب۔۔۔ ہاں! مجزوءہ کو ماننا لازمی ہے اور اسکا انکار کفر ہے۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ کے کسی بھی قول، فعل اور کمال کا انکار کرنا کفر ہے۔

سوال۔۔۔ کیا مجزوءہ نبی کے اختیار میں ہوتا ہے؟

جواب۔۔۔ ہر مجزوءہ نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا، بعض مجزوءے دینی ہوتے ہیں اور کچھ مجزوءے مادی بھی ہوتے ہیں جن کا نہیں کو اختیار بھی دے دیا جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ مجزوءہ کے اختیاری ہونے پر کوئی مثال پیش کریں؟

جواب۔۔۔ جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا تھا۔ وہ جب چاہے اسے حکم دیتے اور وہ آپ کے تخت کو لے اڑتی۔ (ص ۳۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ وہ جب بھی چاہتے اپنا ہاتھ بغل میں دباتے اور جب باہر نکالتے تو وہ چمکنے لگتا۔ (طہ: ۲۲) اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اختیار دے دیا تھا کہ آپ جب بھی اپنا لعاب مبارک کسی کے ذمہ پر لگاتے، آنکھ میں رکھتے، یا ہڈیاں میں ڈالتے تو فوراً برکت ظاہر ہو جاتی۔ (بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۲۵، مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۵۶) اس کے علاوہ آپ کے اور بھی کئی معجزے اختیاری ہیں۔

سوال۔ کیا نبیوں کے چاہنے سے کچھ ہو سکتا ہے؟

جواب۔۔۔ بہت کچھ ہو سکتا ہے، مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کے چاہنے سے حضرت داؤد علیہ السلام کو چالیس سال عمر اور مل گئی۔ (زمرہ: جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، مشکوٰۃ ص ۲۳) حضرت نوح علیہ السلام کے چاہنے سے طوفان آگیا۔ (نوح: ۲۶)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی ﷺ کے چاہنے سے بچا اس نماز میں کم ہو کر پانچ رہ گئی۔ (بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۵) اسی طرح قبلہ بھی حضور ﷺ کے چاہنے سے ہی تبدیل ہوا تھا۔ (البقرہ: ۱۴۴)

سوال۔۔۔ نبی بشر ہوتا ہے یا نور؟

جواب۔۔۔ نبی بشر بھی ہوتا ہے اور چونکہ اس کی وجہ سے ظلم، کفر، گمراہی اور بے دینی کے اندھیرے ختم ہو جاتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں خدا کی معرفت کا نور آجاتا ہے، وہ روشنی و ہدایت کا سورج بن کر آتا ہے اسلئے اسے ”نور“ کہنا بھی اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

سوال۔۔۔ کیا حضور اکرم ﷺ کو ”نور مجسم“ ماننا شرک ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں! حضور اکرم کو ”نورِ جسم“ کہنے والے پر شرک کا فتویٰ لگانا قرآن وحدیث پڑھنا توئی اور اللہ و رسول (ﷺ و ﷺ) سے آگے بڑھنا ہے۔

سوال۔۔۔ حضور ﷺ کے نور ہونے کا منکر کون ہے؟

جواب۔۔۔ وہ قرآن وحدیث کا انکار کرتا ہے، جو کہ کفر ہے۔

سوال۔۔۔ اگر کوئی نبی کو شریعت مانے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ ایسا شخص قرآن وحدیث کا منکر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال۔۔۔ اگر کوئی انبیوں کے وسیلہ ہونے کا انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ وہ بے دین ہے۔ اور جانوں والی بات کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے احکامات اور ارشادات انبیوں کے ذریعے سے ہی عطایت فرمائے ہیں اس لیے وہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان وسیلہ ہوتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا بزرگوں کے وسیلہ سے دعا مانگنا شرک ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں! قرآن وحدیث میں اس کو کہیں بھی شرک نہیں کہا گیا، بلکہ ہمارے

نبی ﷺ نے ایک صحابیؓ کو اپنے وسیلہ سے دعا مانگنے کا حکم دیا تھا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۱۰۰)

اور آپ ﷺ نے خود بھی اپنے اور پہلے تمام اعیانہ کرام علیہم السلام کے وسیلہ سے دعا فرمائی

ہے۔ (البرہان کبیر جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۸)

صحابہ کرامؓ آپ کے وسیلے سے دعا مانگیں کیا کرتے رہے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳)

سوال۔۔۔ کیا انبیوں کے پاس کچھ علم بھی ہوتا ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! انبیوں کے پاس علم کے خزانے ہوتے ہیں، کیونکہ وہ دنیا والوں کو

اللہ کے احکام سکھانے اور دینی مسائل بتانے کیلئے آتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا ان کے پاس غیب کی خبریں بھی ہوتی ہیں؟

جواب۔۔۔ بالکل انہیوں کے پاس غیب کی باتیں ہی تو ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے انہیں غیب کی باتیں بتاتا رہتا ہے، جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کے متعلق قرآن مجید میں ہے: ﴿يُكَلِّمُنَا أُنْثَىٰ ۖ الْقَيْسُ يُوَظِّطُهَا إِنَّا كُنَّا بِهٖ مُّسْمِعِينَ﴾ (سورہ ۴۰)۔

(اے محبوب!) یہ غیب کی باتیں ہیں جو چپکے سے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

سوال۔۔۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کس قدر غیب پر اطلاع ہے؟

جواب۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیب کے خزانوں پر غالب کر دیا، قرآن مجید میں ہر جگہ اور ظاہر چیزوں کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تمام چیزوں کا علم آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ابتدائے خلق سے لے کر حشر، فتنہ اور جنت و دوزخ کے بعد کے حالات کی بھی خبریں دے دی ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۵۳)

سوال۔۔۔ کیا انہیوں کو بھی موت آتی ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! قالون النبیؑ ۖ مَکَلَّی نَفْسِی ذَآئِقَةُ الْعَذَابِ“ (آل عمران، ۱۸۵)۔ (ہر جاندہ نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے) انہیوں پر بھی پورا ہوتا ہے، کوئی انسان بھی اس قانون کی زد سے باہر نہیں ہے۔ البتہ انبیاء کرام کو موت کے متعلق اختیار دیا جاتا ہے۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۱۶، ۵۱۷، جلد ۲ صفحہ ۶۳۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۲، مشکوٰۃ

صفحہ ۵۳۶)

سوال۔۔۔ اختیار دینے جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ان کی مرضی معلوم کی جاتی ہے، جب وہ اپنی

رضا کا اظہار کریں جب ان پر قانون چڑھا ہوتا ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۳، مشکوٰۃ ص ۵۲)

سوال۔ کیا نیاہ کرام وقات کے بعد بالکل مٹی ہو جاتے ہیں؟

جواب۔ ہرگز نہیں! مرنے کے بعد تو ایک عام انسان بھی مٹی نہیں ہوتا، بلکہ اسے قبر میں زندگی ملتی ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶) اللہ کے برگزیدہ نبی کس طرح مٹم ہو سکتے ہیں؟۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلِ الْجَسَدَ اَلَا تَبْنٰی فَيَخْتَلِیْ فَيُزَوِّقُ (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے مٹی پر نہیں (ﷺ) کے پاک جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، پس اللہ کا نبی (ﷺ) زخمہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

سوال۔ نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ جس فرد کو اللہ تعالیٰ نئی شریعت اور نئی کتاب دے کر مبعوث فرماتا ہے اسے رسول، اور جو پہلے والی شریعت اور کتاب کی تالیف کرے اسے نبی کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا سب نبی برابر ہیں؟

جواب۔ نبی ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں، لیکن فضیلت و شان کے اعتبار سے ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور ہمارے آقا ﷺ سب سے اعلیٰ و افضل ہیں۔

سوال۔ کیا کوئی شخص اپنی محنت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب۔ نہیں، یہ مقام صرف اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی عطا فرماتا ہے۔

سوال۔ اگر کوئی نبی کے مثل ہونے کا دعویٰ کرے؟

جواب۔۔۔ ایسا شخص جھوٹ بولتا ہے، عام انسان کسی بھی لحاظ سے نبیوں کی مثل نہیں ہو سکتے، انبیاء کرامؑ جہاں سزا و عذاب ہر اعتبار سے ممتاز اور بے مثل ہوتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا انسان ہونی کی وجہ سے نبی جاری مثل نہیں؟

جواب۔۔۔ پھر تو ایسا جمل کو بھی اپنی مثل کہنا چاہیے، کیونکہ وہ بھی آفر انسان ہی ہے نا؟

سوال۔۔۔ اِنْعَامًا لِّاَنَّا نَبْشِرُ بِقَوْلِنَا مَا كُنَّا نَعْمٰی؟

جواب۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ظاہری صورت یعنی دیکھنے میں تم جیسا ہوں حقیقت میں بے مثل ہوں، کیونکہ میری طرف وحی آتی ہے۔

آسمانی کتابیں

سوال۔۔۔ وحی کا مطلب کیا ہے؟

جواب۔۔۔ وحی کا لفظی معنی ہے ”چپکے سے کوئی بات کرنا“ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں سے جو کلام کیا ہے، ان پر صحیفے اور کتابیں اتاری ہیں انہیں ”وحی“ کہا جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے کلام کیا ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں، ہر نبی سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔

سوال۔۔۔ صحیفہ اور کتاب میں کیا فرق ہے؟

جواب۔۔۔ مفہوم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، البتہ وہ چھوٹی چھوٹی کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض پیغمبروں پر نازل کی ہیں انہیں صحیفہ اور بڑی کو کتاب کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ صحیفے کتنے ہیں اور کتابوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب۔۔۔ صحیفوں کی کج تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جبکہ کتابیں چار ہیں۔

سوال۔۔۔ کس نبی پر صحیفہ اتارا گیا؟ اور کون ہیں کن پیغمبروں پر اتریں؟

جواب۔۔۔ اصل علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، البتہ حضرت آدم علیہ السلام، اور حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کتابیں اتری ہیں۔

سوال۔۔۔ ان آسمانی کتابوں کے نام کیا ہیں؟

جواب۔۔۔ تورات، زبور، انجیل اور قرآن پاک۔

سوال۔۔۔ کوئی کتاب کس نبی پر اتری؟

جواب۔۔۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن پاک ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اترا ہے۔

سوال۔۔۔ کوئی کتاب کونانا چاہئے؟

جواب۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی سب کتابیں اور صحیفوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

سوال۔۔۔ اگر کسی ایک کتاب یا صحیفہ کا انکار کر دیا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ آدمی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا یہ تمام کتابیں یا صحیفے بازار سے مل جاتے ہیں؟

جواب۔۔۔ جی نہیں!۔۔۔ چند کتابیں ملتی ہیں اور وہ بھی محض فہرستیں۔

سوال۔۔۔ غزف کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔۔۔ یہی کہ لوگوں نے انھیں تہدیل کر دیا ہے۔

سوال۔ تو پھر ان پر ایمان کیوں رکھیں؟

جواب۔۔۔ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتاری تھیں، ان اصل کتب پر ایمان رکھنا لازمی ہے، موجودہ محرف کتابوں کو اللہ کا کلام نہیں مانا جائے گا۔

سوال۔۔۔ کیا ان موجودہ محرف کتابوں پر عمل نہیں کیا جاسکتا؟

جواب۔۔۔ جی نہیں۔

سوال۔۔۔ کیوں؟

جواب۔۔۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کتابیں اصلی نہیں ہیں، تبدیلی ہو چکی ہیں، دوسرے یہ کہ اگر یہ کتابیں اصلی بھی ہوتیں جب بھی ان پر عمل نہیں کیا جاسکتا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ”قرآن مجید“ نے ان تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے، اس لیے اب عمل کے لیے صرف قرآن پاک ہی ہے۔

سوال۔۔۔ منسوخ کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔۔۔ مراد یہ ہے کہ ان کا دور ختم ہو چکا ہے، اب قرآن کریم کا زمانہ ہے، جو قیامت تک رہے گا اور کبھی منسوخ نہیں ہوگا۔

سوال۔۔۔ کیا قرآن پاک کی کوئی آیت منسوخ بھی ہے؟

جواب۔۔۔ صرف چھ آیتیں منسوخ ہیں، جو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی تھیں

سوال۔۔۔ کیا یہ قرآن پاک اصل ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! قرآن پاک آج بھی اصل ہے اور قیامت تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی تبدیلی کرنے کی کوشش کرے تو وہ ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔

سوال۔۔۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے۔

سوال۔۔۔ قرآن پاک میں کیا کچھ ہے؟

جواب۔۔۔ قرآن پاک انسان کو زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی دیتا ہے، انسانی ضرورت کی ہر چیز کے حعلق قرآن پاک میں رہنمائی موجود ہے، اس کے علاوہ کوئی خشک اور ترچہ ایسی نہیں ہے جس کا ذکر قرآن میں نہ ہو۔

سوال۔۔۔ قرآن پاک کتنے عرصے میں اترا؟

جواب۔۔۔ قرآن پاک تیس (۲۳) سال کے عرصے میں نازل ہوا۔

سوال۔۔۔ قرآن مجید پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے؟

جواب۔۔۔ اس کے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶)

اور قرآن کو دیکھ کر پڑھنے سے دو ہزار درجات ملتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۹)

اور ایسے آدمی کو دوسروں سے بہترین کہا گیا ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۵۲)

سوال۔۔۔ تلاوت قرآن کے کیا آداب ہیں؟

جواب۔۔۔ قرآن کریم کی تلاوت کے چند بنیادی آداب یہ ہیں:

سب سے پہلے وضو کیا جائے، پوری محبت سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ قرآن پاک کو اٹھایا جائے، بھر محل یا کسی پختی وغیرہ پر رکھیں، اگر ہو سکے تو دو زانو ہو کر بیٹھیں، سر کو ڈھانپ لیں، تعوذ (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ) اور تسبیح (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھ کر تلاوت شروع کریں، تلاوت کے درمیان بلاوجہ کسی سے گفتگو نہ

کریں، اچھی آواز اور پیارے انداز میں پڑھیں، الفاظ کی ادائیگی بھی درست ہونی چاہیے، اگر لفظ غلط پڑھے جائیں تو بجائے ثواب کے گناہ ہوگا، اس لیے کسی اچھے استاد اور ماہر قاری سے قرآن پڑھنا چاہیے۔

سوال۔ جان بوجھ کر قرآن کو غلط پڑھنا کیسا ہے؟

جواب۔ قرآن مجید سے مذاق کرنا ہے۔ یاد رکھیں قرآن کے کسی حرف کو کم یا زیادہ کرنا یا جان بوجھ کر غلط پڑھنا کفر ہے۔

سوال۔ قرآن مجید کا کوئی اور نام بھی ہے؟

جواب۔ جی ہاں! قرآن پاک کے کئی نام ہیں اسے فرقان، ذکر نور اور ہدایت بھی کہتے ہیں۔

سوال۔ قرآن مجید کب نازل ہوا؟

جواب۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں، جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

سوال۔ قرآن مجید کی تعلیمات کس زمانہ تک ہیں؟

جواب۔ یہ کتاب مقدس قیامت تک کے لیے رہبر و رہنما ہے۔

سوال۔ قرآن پاک کس کا کلام ہے؟

جواب۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

سوال۔ کیا یہ مخلوق ہے؟

جواب۔ نہیں، اسے مخلوق کہنا کفر ہے۔

سوال۔ کئی اور مدنی سورتوں کا کیا معنی ہے؟

جواب۔ جو سورتیں حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں اتریں وہ ”کئی“ اور محمدی زندگی

میں نازل ہو گیں وہ ”عربی“ کہلاتی ہیں۔

سوال۔ کیا قرآن مجید کی تلاوت ہی کافی ہے؟

جواب۔ تلاوت قرآن کی اپنی برکتیں ہیں، لیکن ہمیں قرآن کا ترجمہ تفسیر کو بھی کسی صحیح العقیدہ سنی عالم سے پڑھنا چاہئے۔

سوال۔ کیا کسی غیر مسلم کو قرآن پکڑا سکتے ہیں؟

جواب۔ ہرگز نہیں! اس میں قرآن کی بے ادبی ہے قرآن کا اعلان ہے لَا تَشْرِكْ بِاللّٰهِ اِلٰهًا اٰنْطَقُوْا زَيْن (الاحقافہ، ۹، ۷) اے صرف پاکیزہ لوگ ہی ہاتھ لگائیں۔

سوال۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم بادشاہوں کو خط میں آستیں لکھ کر نہیں بھیجیں؟

جواب۔ وہ ابتدائی دور تھا اور اس وقت اس کے علاوہ عام دعوت و تبلیغ کی کوئی دوسری صورت نہیں تھی۔ چنانچہ بعد میں منہج فرما دیا گیا۔

سوال۔ کیا کفار کے علاقے میں قرآن لے کر چاہا درست ہے؟

جواب۔ نہیں! رسول اللہ ﷺ (کفار) کی سرزمین میں قرآن مجید کو لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے، کہ کہیں ان کے ہاتھ قرآن مجید کو نالگ نہ جائیں۔
(مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲)

سوال۔ کیا قرآن پاک کا بوسہ لینا بدعت ہے؟

جواب۔ نہیں! قرآن پاک کا بوسہ لینا بدعت نہیں۔

سوال۔ کیا قرآن پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا بدعت ہے؟

جواب۔ قرآن پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا غلط ہے۔

سوال۔ قرآن پاک کو زبانی یاد کرنا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ بہت بڑے ثواب کا کام ہے، ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: صاحب قرآن کو (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرو اور (جنت کی سیزمیاں) چڑھو اور قرآن میں آرام سے پڑھو جیسے کہ تم دنیا میں آرام سے پڑھا کرتے تھے، جہاں قرآن کی آخری آیت آئے گی جنت میں وہی جگہ میری منزل قرار پائے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۶)

اس کے علاوہ قرآن پاک حفظ کرنے کی اور بھی کئی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا ہر حافظ قرآن کو یہ فضیلت ملتی ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں! جو آدمی قرآن پاک کو حفظ کرنے کے بعد اس کے احکامات پر عمل بھی کرتا ہو، اس کو یہ اجر ملتا ہے اور اگر کوئی حافظ قرآن بے عمل ہو اور قرآنی احکامات کی مخالفت کرتا ہو تو وہ ان فضیلتوں کو نہیں پاسکتا۔ بلکہ ایسا شخص تو خود قیامت کے دن نجرمیں ہوگا۔ اَلْعَنَآذُ بِاللّٰهِ مِنْہُ

سوال۔۔۔ جو آدمی قرآن پاک کا کچھ بھی حصہ یاد نہ کرے وہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں، جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہ ہو اس کا سید خراب اور برہاد گھر کی طرح ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶، ترقی ج ۲ ص ۱۱۵)

لہذا مسلمانوں کو قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ تو ضرور یاد کرنا چاہئے۔

سوال۔۔۔ کیا قرآن کے حافظوں کو کوئی خصوصی وصیت بھی کی گئی ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں، اے قرآن کے حافظو! بے شک آسمانوں والے اللہ کے پاس تمہارا ذکر کرتے ہیں، لہذا تم اللہ کی کتاب کی عزت اور عظمت کی وجہ سے اللہ کے احکامات کو مانو! اللہ تمہیں زیادہ محبت والا بنادے گا اور اپنے

بندوں کے دلوں میں تمہاری حرید محبت پیدا کر دے گا۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۵۲)

سوال۔۔۔ قرآن پاک یاد کر کے بھلا دینا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ بہت بڑا گناہ ہے، ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: جو آدمی قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے، وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم پر کوڑھ کی چھاری کے اثرات ہوں گے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۱)

سوال۔۔۔ قرآن مجید پڑھانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔۔۔ حدیث پاک میں ہے: تم میں سے وہ بہترین شخص ہے جو خود قرآن سکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۵۲)

صلوات کا بیان

سوال۔۔۔ فرشتے کسے کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ اللہ کی ایک مخلوق ہے جسے اس نے نور سے پیدا کیا ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۳)

سوال۔۔۔ کیا وہ اللہ کی بیٹیاں ہیں؟

جواب۔۔۔ استغفر اللہ! نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے، بلکہ وہ اللہ کے کرم بندے ہیں، جن کی غذا ہی اللہ کا ذکر ہے۔

سوال۔۔۔ کیا فرشتوں کی کچھ یونٹیاں بھی ہیں؟

جواب۔۔۔ جی ہاں اور اللہ کے حکم سے پوری کائنات کا نظام چلا رہے ہیں، بعض جنت پر اور بعض دوزخ پر مقرر ہیں، کوئی پانی برساتا ہے، کوئی مخلوق تک رزق پہنچاتا ہے، کوئی

روح قبض کرتا اور ماں کے پیٹ میں بچوں کی صورتیں بناتا ہے، کوئی پہاڑوں، دریاؤں اور ہواؤں پر متعین ہے اور بعض انسانوں کے اعمال کیسے ہیں، بعض نبیوں اور مخلوق خدا تک اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے تھے۔

سوال۔۔۔ مشہور فرشتے کون سے ہیں؟

جواب۔۔۔ چار فرشتے زیادہ مشہور ہیں، حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل (علیہم السلام)

سوال۔۔۔ ان کی کیا اقسامداریاں ہیں؟

جواب۔۔۔ عموماً حضرت جبریل امین نبیوں تک وحی پہنچاتے تھے، حضرت میکائیل بارش اور روزی دیتے ہیں، حضرت اسرافیل کے ہاتھ میں صور ہے جسے وہ قیامت کے وقت پھونکیں گے اور حضرت عزرائیل لوگوں کی جانیں قبض کرتے ہیں۔

سوال۔۔۔ اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کا کیا نام ہے؟

جواب۔۔۔ انہیں ”کرنا کاخین“ کہتے ہیں (الانکشاف، ۱۱)

سوال۔۔۔ کیا یہ بدلتے رہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ جی ہاں ایہ ہر روز فجر اور عصر کے وقت بدلتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۵۷)

سوال۔۔۔ کرنا کاخین کہاں ٹھہرتے ہیں؟

جواب۔۔۔ ایک (ایک محل لکھنے والا) انسان کی دائیں جانب اور دوسرا (گناہ لکھنے والا) بائیں طرف بیٹھا ہے۔ (ق، ۱۷)

سوال۔۔۔ قبر میں سوال و جواب کرنے والے فرشتوں کے نام کیا ہیں؟

جواب۔۔۔ یہ دو فرشتے ہیں، ایک کو منکر اور دوسرے کو کئیر کہتے ہیں۔

سوال۔ انہیں منکرا اور نکیر کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ منکرا اور نکیر کا معنی ہے تاوقت اور ڈراؤنی شکل والے، چونکہ یہ دونوں فرشتے انسان سے پہلی بار ملاقات کرتے اور ہیبت ناک شکل میں آتے ہیں، اس لیے انہیں منکرا اور نکیر کہا جاتا ہے۔

سوال۔ فرشتوں کی صورت کیسی ہے؟

جواب۔ ان کی کوئی ایک مخصوص صورت نہیں ہے، یہ علیحدہ علیحدہ وقت میں مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں، یہ بسا اوقات انسانی شکل میں بھی آ جاتے ہیں، قرآن مجید اور حدیث شریف میں ان کے بازوؤں کا بھی ذکر ملتا ہے۔

سوال۔ کیا فرشتے دکھائی بھی دیتے ہیں؟

جواب۔ ہر کسی کو نظر نہیں آتے، جسے اللہ چاہے دکھا دے، ہاں انبیاء کرام علیہم السلام انہیں دیکھتے ہیں، اسی طرح ولیوں کو بھی نظر آ جاتے ہیں، موت کے وقت ہر مسلمان رحمت کے فرشتوں کو اور عذاب کے فرشتوں کو دیکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۲) اسی طرح قبر میں بھی منکر نکیر بڑی ڈراؤنی شکلوں میں نظر آتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۵)

سوال۔ کیا فرشتے زمین پر بھی آتے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں! جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اس محل میں رحمت کے فرشتوں کی ایک قطار لگ جاتی ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۳۸)۔ ہمارے اعمال لکھنے کے لیے بھی دو ہزارے ساتھ ہوتے ہیں (ق، ا، ا، ا، ا) اسی طرح ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان ہوتا ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۶، ۳، مشکوٰۃ ص ۱۸) ہمارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار شام کو آتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۶) نیز ہم جو دعو آپ

ﷺ پر پڑھتے ہیں، کچھ فرشتے ہمارا اور دوسرا آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

سوال۔۔۔ اگر کوئی فرشتوں کو نہ مانے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ چونکہ قرآن وحدیث میں فرشتوں پر بھی ایمان لانے کا حکم ہے اس لیے ان کو ماننا ایمان اور انکار کرنا کفر ہے۔

سوال۔۔۔ کیا جن بھی فرشتہ ہی ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں! جن ایک انگ مخلوق ہے جسے اللہ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔

سوال۔۔۔ شیطان فرشتہ ہے یا جن؟

جواب۔۔۔ شیطان شریر جنوں کا سردار ہے۔ قرآن پاک میں اسے جن ہی کہا گیا ہے۔

نَحْنُ مِنَ الْجِنِّ (بنی اسرائیل ۵۰) شیطان جنوں سے تھا۔

جو حضرت آدم علیہ السلام کا ادب نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہو گیا۔

سوال۔۔۔ کیا جنوں کی نسل بھی ہوتی ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں انسانوں کی طرح جنوں میں بھی مرد و عورت اور اولاد کا سلسلہ جاری

ہے، جنوں کی بڑی لمبی عمریں ہوتی ہیں اور ان میں کافر، مسلمان، صحیح العقیدہ اور بد مذہب

غیر شریر اور شریف جن بھی ہوتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا فرشتوں کی نسل بھی انسانوں اور جنوں کی طرح بدھتی ہے؟

جواب۔۔۔ فرشتوں کی نسل نہیں ہوتی لہاں ان کی پیدائش اور وفات ضرور ہوتی ہے۔

سوال۔۔۔ فرشتہ لامعنی نیکی کی قوت کرنا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ فرشتوں کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔

سوال۔۔۔ کسی آدمی کو فرشتہ یا ملک الموت اور عزرائیل کہا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ نفل اور مکناہ ہے، اس سے فرشتوں کی بے ادبی ہوتی ہے۔

سوال۔۔۔ کیا فرشتے کھاتے پیتے ہیں؟

جواب۔۔۔ وہ کھاتے پیتے نہیں، ہر وقت ذکر الہی اور اطاعت خداوندی میں مگن رہتے ہیں یوں سمجھئے کہ ذکر خداوندی ہی ان کی غذا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا وہ مکناہ کر سکتے ہیں؟

جواب۔۔۔ نہیں، وہ مکناہوں سے معصوم ہیں، ان سے کوئی مکناہ سرزد نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں اور جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا ہادوت اور مادوت نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا؟

جواب۔۔۔ ان کے حلقہ جو واقعہ مشہور ہے وہ درست نہیں۔ کیونکہ فرشتے معصوم ہیں۔

تقدیر کا بیان

سوال۔۔۔ تقدیر کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔۔۔ اس کا نقلی معنی ہے اعزازہ لگانا یا مقدار مقرر کرنا، قسمت اور نصیب کو بھی تقدیر کہتے ہیں کیوں کہ اس کی ایک مقدار مقرر ہے۔

سوال۔۔۔ اس کے حلقہ اسلامی نقطہ نظر کیا ہے؟

جواب۔۔۔ کائنات کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کی اچھائی، برائی، خوشحالی پریشانی، رزق، زندگی اور موت کی تمام تفصیلات کو جانتا تھا، مخلوق کی کوئی چیز بھی اللہ کے علم سے باہر نہیں ہے۔ اس نے اپنے اس تفصیلی علم کو لکھ دیا، اسے تقدیر کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر آدمی تقدیر کے مطابق عمل کرنے پر مجبور ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آدمی پتھر کی طرح مجبور ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ہاتھ، پاؤں، زبان، ناک اور کان وغیرہ اعضاء بھی عطا فرمائے ہیں انہیں عقل، قوت، طاقت اور ارادہ و اختیار بھی دیا ہے، لہذا انسان اب اپنی مرضی اور اپنے ارادہ سے جو کام بھی کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ اور اگر کسی کام سے رکنا چاہے تو رک بھی سکتا ہے، خبیثوں اور رسولوں کو بھیج کر اور اہل ہائی کتابیں نازل فرما کر انسان کو نیکی اور بدی کی پہچان بھی کرا دی گئی ہے۔ تو اب اگر کوئی انسان برا عمل کرے گا تو سزا پائے گا اور اگر اچھا عمل کرے گا تو جزا پائے گا۔

سوال۔۔۔ تو کیا انسان کو مکمل طور پر اختیار حاصل ہے؟

جواب۔۔۔ اس کا یہ معنی نہیں کہ انسان اللہ کی قدرت اور طاقت سے باہر ہو چکا ہے۔ نہیں، بلکہ وہ ہر طرح کے اختیار کے باوجود اللہ عزوجل کی قدرت اور طاقت کے ماتحت ہے۔ یعنی وہ مجبور محض بھی نہیں اور بالکل آزاد بھی نہیں۔

سوال۔۔۔ کیا تقدیر بدل بھی سکتی ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! مگر اللہ چاہے تو تقدیر بدل جاتی ہے، انہوں کی شفاعت، ولیوں کی درخواست، والدین کی خدمت، نیک کاموں کی برکت اور ہماری دعاؤں سے بھی تقدیر بدل سکتی ہے۔ سوال۔۔۔ تقدیر کے متعلق گفتگو کرنا کیسا ہے۔

جواب۔۔۔ چونکہ تقدیر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں سمجھ سکتے، لہذا خدشہ ہے کہ کہیں انسان تقدیر کے خلاف رائے قائم نہ کر لے، اس لیے انسان کو اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہنا چاہیئے ہمارے نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر ایسے جلیل القدر صحابہ (رضی اللہ عنہما) کو اس مسئلہ پر بحث کرنے سے منع فرما کر ہمیں سختی سے

رکنے کی تعلیم دی ہے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۵)

سوال۔ کیا ہر اچھی اور بری چیز کو اللہ نے پیدا کیا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! کائنات کی ہر شے کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔

سوال۔ برائی کو پیدا کرنے کا کیا مقصد تھا؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے اچھائی کے مقابلے میں برائی کو بھیجوں کے مقابلے میں شیطانوں کو اور جنت کے متضاد دوزخ کو بھی پیدا کیا اور پھر بتا دیا کہ برائی اختیار کرنے والا، شیطان کی پیروی کر کے دوزخ میں جائے گا، اور اس پر میں ناراض ہوں گا اور نبیوں و ولیوں کی اتباع کرنے والے کو رضائے خداوندی حاصل ہوگی اور وہ جنت میں جائے گا تاکہ لوگ برائی چھوڑ کر نبیوں کی پیروی کریں جنت اور اللہ کی رضا حاصل کریں۔

سوال۔ تقدیر کا انکار کرنا کیا ہے؟

جواب۔ تقدیر کو بھی ماننا ایمان کا حصہ ہے، لہذا جو آدمی اس کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

قیامت کا بیان

سوال۔ قیامت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا دن مقرر کر رکھا ہے جس وقت دنیا کی انتہاء ہو جائے گی، حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، جس سے تمام زندہ لوگ چالیس روز تک بے ہوش رہیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا، جس سے ہر جاندار چیز مر جائے

گی، جب تیسری بار صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے، ان کو اللہ کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا، ان کا حساب کتاب لینے کے بعد نیکوں کو جنت اور بدوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ (بدون سفر، المسیح علی صفحہ ۶۶)

سوال۔۔۔ یہ کیسا دن ہوگا؟

جواب۔۔۔ یہ بڑا سخت دن ہوگا، اس قدر قہقہہ و ہنسا ہوگی جیسے من کرکان بھرے ہونے لگیں گے، آسمان پھٹ جائے گا، زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی، پہاڑ ڈھنسی ہوئی روٹی کی طرح ہو جائیں گے، سورج کی دھوپ اور گرمی بہت سخت ہوگی، کوئی دنیوی رشتہ کسی کے کام نہ آئے گا، ماں بیٹے سے بیٹا باپ اور بھائی بھائی سے دور بھاگے گا

سوال۔۔۔ کیا قیامت کے دن کوئی بھی فائدہ مند دے سکے گا؟

جواب۔۔۔ قیامت کے دن ایمان اور نیک عمل کام آئیں گے، اس کے علاوہ نبی، ولی عالم اور چھوٹے بچے اللہ کی بارگاہ میں مسلمانوں کی شفاعت کریں گے، ان کی عرض پر اللہ تعالیٰ کئی دوزخیوں کو جہنم سے نکال دے گا، البتہ کافروں اور بے ایمانوں کے کوئی کام نہیں آ سکے گا، وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں ملیں گے۔

سوال۔۔۔ سب سے پہلے شفاعت کون کرے گا؟

جواب۔۔۔ ہمارے نبی ﷺ شفاعت کا دروازہ کھولیں گے۔

سوال۔۔۔ صور کیا چیز ہے؟

جواب۔۔۔ یہ گائے کے سیگ کی طرح کا ایک آلہ ہے، جو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے اور انہیں جب حکم ہوگا وہ اس میں پھونکیں گے۔

سوال۔ قیامت کس دن آئے گی؟

جواب۔ قیامت جو کہ دن آئے گی۔ (ابن ماجہ ص ۷۷، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۵۰)

سوال۔ قیامت کا دن کتنا بڑا ہوگا؟

جواب۔ پچاس ہزار سال کا ہوگا، لیکن بعض کے لیے آٹھ بجپکے کے برابر ہوگا۔

سوال۔ قیامت کواور کس؟ م سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب۔ یوم الحساب، یوم الحشر، یوم الدین، یوم الاخرۃ اور یوم الجزاء۔

سوال۔ صراط کا کیا معنی ہے؟

جواب۔ یہ ایک ٹہی ہے جو دوزخ کی پشت پر بچھایا جائے گا، بال سے باریک اور
تکوار سے تیز ہوگا، کامل مومن اس پر سے ہوا کی طرح تیزی سے گزر جائیں گے جبکہ کافر
دوزخ میں گر جائیں گے۔

سوال۔ حوض کوثر کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ ایک بہت بڑا حوض ہے جس کے کناروں پر موجوں کے گنبد ہیں اس کی منی
نہایت خوشبودار، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس کے برتن
ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں، جو اس سے ایک بار پانی پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہو
گا۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۰) یہ حوض اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو عطا فرمایا
ہے آپ اس سے اپنی امت کو سیراب کریں گے۔

سوال۔ جنت کس مقام کا نام ہے؟

جواب۔ یہ ایک اعلیٰ مقام ہے، جو سورہ النعتیٰ کے قریب ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ

ایمان والوں کے لیے تیار کر رکھی ہے، وہاں پر ایسی ایسی نعمتیں ہیں جسے آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزر رہا ہے۔

سوال۔۔۔ جنت کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب۔۔۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۶۱)

سوال۔۔۔ جنت کے کتنے حصے ہیں؟

جواب۔۔۔ جنت کے سو درجے ہیں، سب سے درمیانی اور بلند درجہ کو جنت الفردوس کہتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۹۱، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۷۶)

سوال۔۔۔ جنت کے کون کون سے نام ہیں؟

جواب۔۔۔ دارالجلال، دارالسلام، دارالخلد، جنة عدن، جنت ماویٰ، جنت نعیم اور جنة الفردوس وغیرہ۔ (الہدایا سائرہ صفحہ ۳۹۶ مطبوعہ)

سوال۔۔۔ جنت میں کوئی زبان ہوگی؟

جواب۔۔۔ جنتی لوگ عربی زبان بولیں گے۔

سوال۔۔۔ جنت میں سب سے پہلے کون جائے گا؟

جواب۔۔۔ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کے بعد تمام انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام

(

سوال۔۔۔ احوں میں کوئی امت پہلے داخل ہوگی؟

جواب۔۔۔ امت محمدیہ ان سے پہلے کوئی امت جنت میں داخل نہیں ہوگی۔

سوال۔۔۔ جنت میں جہان جاگیں گے یا ہوئے؟

جواب۔۔۔ تمام مومن مسلمان جہان ہو کر جنت میں جائیں گے، وہاں انہیں کوئی تکلیف اور کوئی پریشانی نہ ہوگی، وہاں میں ہمیشہ رہیں گے اور کبھی بوڑھے نہ ہوں گے۔

سوال۔۔۔ کیا ہر کلمہ پڑھنے والا جنت میں جائے گا؟

جواب۔۔۔ جو کلمہ پڑھنے والا گنہگار ہوا، اور اس کی شفاعت بھی نہ ہو سکی تو اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ اپنے جرم کے مطابق سزا پا کر جنت میں چلا جائے گا اور اگر کسی کلمہ پڑھنے والے نے اللہ تعالیٰ اس کے نبیوں کی بارگاہ میں گستاخی کی یا کسی اسلامی بنیادی چیز کا انکار کیا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا۔

سوال۔۔۔ دوزخ کس جگہ کا نام ہے؟

جواب۔۔۔ دوزخ ایک ٹھکانہ جگہ ہے، یہ اللہ کے غضب کا مقام ہے۔

سوال۔۔۔ جہنم کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب۔۔۔ سات دروازے ہیں۔ (المجموعہ ۴۴)

سوال۔۔۔ دوزخ کس جگہ پر ہے؟

جواب۔۔۔ یہ تحت الثریٰ (سات زمینوں سے نیچے) ہے۔

سوال۔۔۔ دوزخ میں کس چیز کا عذاب ہے؟

جواب۔۔۔ آگ وغیرہ کا، اور وہ آگ ہماری اس دنیا کی آگ سے ستر گناہ زیادہ گرم ہو گی۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۲)

سوال۔۔۔ دوزخ کا سب سے معمولی عذاب کون سا ہے؟

جواب۔۔۔ سب سے معمولی عذاب یہ ہوگا کہ ایک آدمی کو آگ کی جڑوں پہنچائی جائے گی جس سے اس کا دماغ اس طرح جوش کھائے گا جیسے چولہے پر ہلڈیا جوش کھاتی ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ

(۵۰۲)

سوال۔ کیا دوزخ میں جانے والے وہاں سے نکل بھی سکتے ہیں؟

جواب۔ از خود نہیں نکل سکتے، ہاں جو مسلمان گناہگار ہوں گے وہ گناہوں کی سزا بھگت کر یا کسی نبی ﷺ اور ولی کی شفاعت سے دوزخ کے عذاب سے نجات پائیں گے۔ لیکن کافر اور گستاخ تو ہمیشہ ہمیشہ اس میں ہی رہیں گے۔

سوال۔ کیا وہاں موت نہیں آئے گی؟

جواب۔ نہیں، وہاں موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔

سوال۔ کیا جنت میں جانے والے واپس آ سکتے ہیں؟

جواب۔ نہیں، جو ایک بار جنت میں چلا گیا وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔

سوال۔ جنت میں کیا کچھ ہوگا؟

جواب۔ ہر وہ چیز جو جنتی چاہیں گے اور اس کے علاوہ دیدارِ خدا (عز و جل) بھی ہوگا۔

تصوف اور طریقت

سوال۔ تصوف اور طریقت کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ اس سے مراد وہ علم ہے جس میں انسان کو ایسے اعمال سکھائے جاتے ہیں جن سے اس کا باطن پاک اور صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا شریعت بن جاتا ہے۔

سوال۔ کیا طریقت اور شریعت دو متضاد چیزیں ہیں؟

جواب۔ ہرگز نہیں! طریقت اور تصوف کو شریعت سے ہی حاصل کیا گیا ہے، طریقت شریعت سے ہٹ کر طمع و کوئی چیز نہیں ہے۔

سوال۔ اگر کوئی شریعت کا حلقہ اڑائے اور صرف طریقت پر ہی زور دے تو کیا ہے؟

جواب۔ وہ مسلمان نہیں، کیونکہ شریعت کا حلقہ اڑانا کفر ہے۔

سوال۔ کیا قرآن پاک میں باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کا ذکر موجود ہے؟

جواب۔ جی ہاں! قرآن وحدیث میں کثرت کے ساتھ اس چیز کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً

قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کے اس منصب کو بیان کیا گیا ہے، کہ آپ ﷺ

ایمان والوں کو پاک بھی بناتے ہیں۔ (البقرہ، ۱۵۱، آل عمران، ۱۴۴، الحجۃ، ۲)

سوال۔ تصوف اور طریقت کس طرح حاصل ہوتے ہیں؟

جواب۔ اس کے حصول کے لیے پہلے تو کسی صاحب اجازت اور پابند شریعت

صاحب علم، شخصیت کی بیعت کرنا پڑتی ہے، پھر ان کے بتائے ہوئے اور اذکار و وظائف

اور ان کی توجہات سے یہ سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال۔ کیا بیعت ہونا فرض ہے؟

جواب۔ نہیں! صرف مستحب ہے۔ جس کی بہت ساری برکتیں ہیں۔

سوال۔ مرشد کیا ہونا چاہیے؟

جواب۔ مرشد کے لیے عطا کردہ اہلیت کے مطابق شریعت اور سنت کا عالم و عامل،

باادب و متقی اور پرہیزگار ہونا ضروری ہے۔

سوال۔ کیا ہر کے لیے دلوں کا حال جاننا بھی ضروری ہے؟

جواب۔ نہیں! اس کے لیے صحت عقیدہ کے بعد شریعت اور سنت کی تعلیم اور پیروی

فی ضروری ہے۔

سوال۔ کیا تعویذ مکتبہ ابھی پیر کی نظرانی ہے؟

جواب۔۔۔ یہ جاہل لوگوں کی باتیں ہیں، پیر کے لیے یہ عمل کوئی ضروری نہیں۔

سوال۔ کیا جاہل شخص بھی پیر بن سکتا ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں، خود بھی لڑو بے گا اور دوسروں کو بھی تباہ کر دے گا۔

سوال۔ کیا جاہل ولی بن جاتا ہے؟

جواب۔۔۔ بے علم خدا کو پہچان ہی نہیں سکتا، علماء ہی اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور صرف

وہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (الحاقہ ص ۲۸)

سوال۔ کیا ولی کے لیے کسی کرامت کا ظاہر کرنا ضروری ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں اس کے لیے فقط عطا کردہ عقلی کے ساتھ شریعت و سنت کا پابند ہونا ہی

کافی ہے، بلکہ سب سے بڑی کرامت یہی ہے۔

سوال۔ کیا صحابہ کرام نے قبول اسلام کے علاوہ بھی حضور ﷺ کی کوئی بیعت کی تھی؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! صحابہ کرام نے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے توبہ اور نیکی کے کام

کرنے پر متحد ہوا آپ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳، مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

سوال۔ بیعت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ مرید و مرشد کامل کے ہاتھوں میں ہاتھ دے اور پیر اسے عطا کردہ دست

کرنے اور شریعت و سنت اور مسلک اہلسنت پر کاربند رہنے اور ہر قسم کے گناہوں سے

بچنے کی تلقین کرے اور کچھ ضروری دوغائف بھی تلقین کئے جائیں۔

سوال۔ کیا عورتوں کا بھی اسی طرح بیعت کیا جائے گا؟

جواب۔ نہیں! انہیں صرف ذیانی کھلائی بیعت کرنا چاہئے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

سوال۔ کیا بد مذہب اور بے عمل آدمی کی بیعت توڑ دینی چاہئے؟

جواب۔ ایسے شخص کی بیعت ہوتی ہی نہیں توڑنا کیا ہے۔ بلکہ بیعت کرنے کا الٹا گناہ ہوتا ہے، جس کی معافی مانگنی چاہئے۔

سوال۔ کیا عورت ”یہ“ بن سکتی ہے؟

جواب۔ جی نہیں! نیک، متقی اور پارسا عورت ”مقام ولایت“ سے سرفراز تو ہو سکتی ہے، لیکن اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا درست نہیں، مگر کوئی عورت مردوں کو بیعت کرتی ہے تو یہ سراسر شیطانی فعل ہے۔

سوال۔ کیا نیک عورتوں کی ”نزیارت“ کرنا درست ہے؟

جواب۔ عورت کے لیے غیر مردوں سے بے پردہ ملاقات کرنا حرام ہے۔ اور ایسے ہی جوان عورتوں سے ملاقاتیں خطرہ ہی خطرہ ہیں، اس سے اجتناب ضروری ہے۔

باب الاعمال

نماز کا بیان

سوال۔ مسلمان پر سب سے پہلا فرض کونسا ہے؟

جواب۔ مسلمان پر پہلا فرض نماز کی ادائیگی ہے، جو ہر جاہل، بالغ، بوڑھے اور جوان مرد و عورت پر لازم ہے۔

سوال۔ نماز کس قدر ضروری ہے؟

جواب۔ نماز کا منکر کافر ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کبیرہ گناہ اور حرام ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا، کافر اور مسلمان کے درمیان فرق صرف نماز کا ہے، جس نے نماز کو چھوڑا اس نے اس فرق کو مٹا دیا، جس نے ارادہ سے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا (اللہ کے حکم کی نافرمانی کی)۔ (مشکوٰۃ صلوٰۃ ۵۸، ۵۹)

سوال۔ بیمار آدمی کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر کسی پر یہ وحشی طاری ہو تو وہ نماز کو بعد میں پڑھے گا اور حالت مرض میں اگر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر یا اگر بیٹھ کر پڑھنے کی بھی صحت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے، زیادہ بیماری کا طلب ہو تو اشارہ سے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سوال۔ بچے کو کس عمر میں نماز پڑھانی چاہیے؟

جواب۔ جب بچے سات برس کا ہو جائے تو پھر اسے اس کو نماز کی ترغیب دیں اور جب دس برس کو پہنچ جائے تو سختی سے نماز کا حکم دیں۔ (مشکوٰۃ صلوٰۃ ۵۸)

سوال۔ کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب۔ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صلوٰۃ ۵۱، مشکوٰۃ صلوٰۃ ۵۷)

سوال۔ نماز کے لیے کتنی چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب۔ نماز کے لیے درج ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے: نمازی کا جسم، لباس اور جگہ پاک ہو، نماز کا وقت ہو، قبلہ کی طرف منہ کرنا، نیت کرنا، تکبیر کہنا۔ انہیں شرائط نماز کہتے ہیں۔

سوال۔ اگر کوئی آدمی بے وضو نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ اگر کسی نمازی پر غسل لازم تھا یا وہ صرف بے وضو تھا اور اس نے جان بوجھ کر نماز کو معمولی سمجھ کر نماز پڑھ لی تو ایسا شخص کافر ہے، کیونکہ وہ نماز اور اسلام سے خفاق کرتا ہے اور اگر بھول کر پڑھی تو توبہ و استغفار بھی کرے اور نماز دوبارہ پڑھے۔

سوال۔۔۔ غسل کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ اگر بدن پر نجاست ہو تو اسے دور کرنے کے بعد غسل کی نیت کر کے تمین ہار ہاتھوں کو دھونا، اچھے طریقہ سے نماز جیسا وضو کرنا، پھر تمام بدن پر تمین ہار اچھی طرح پانی بہانا اور جسم کو ملانا تاکہ جسم کا کوئی حصہ بھی خشک نہ رہ جائے، اگر جسم پر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا اور ایسے آدمی کے لیے بڑی وعید آتی ہے۔

(ابوداؤد جلد ۳ صفحہ ۳۳۳ مشکوٰۃ صفحہ ۲۸)

(۲۸)

سوال۔۔۔ استنجاء کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد گندگی والی جگہ کو صاف کرنا، استنجاء کہلاتا ہے، اگر پانی نہ ملے تو پاک ڈھیلے استعمال کر سکتے ہیں، لیکن ڈھیلوں کے بعد پانی بھی استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال۔۔۔ استنجاء کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ بائیں ہاتھ سے، اگر مجبوری ہو تو دائیں سے بھی جائز ہے۔

سوال۔۔۔ کن چیزوں سے استنجاء ممنوع ہے؟

جواب۔۔۔ کوئلہ، کاغذ، ہڈی، لہید، گوبر اور کھانے کی چیزوں سے استنجاء کرنا درست نہیں۔

سوال۔۔۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔۔۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بائیں پاؤں اندر رکھیں اور دعا پڑھیں

سوال۔۔۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے کے آداب کیا ہیں؟

جواب۔۔۔ اگر صوب میں کوئی ایسا کاغذ ہو جس پر قرآن یا حدیث وغیرہ یا کوئی انگوٹھی، بیچ یا تصویر کہ جس پر کچھ لکھا ہو تو بیت الخلاء جاتے وقت یہ اشیاء باہر رکھ دیں۔

(بخاری جلد ۴، ترمذی جلد ۱ ص ۲۰۷)

سوال۔۔۔ بیت الخلاء میں جاتے وقت کوئی دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَالْخُبْنَانِث (بخاری جلد ۱ ص ۲۶)

اے اللہ میں شیطانوں اور بھوت پر یوں سے تحیری بنانا انکما ہوں۔

سوال۔۔۔ بیت الخلاء میں کس طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ گھر میں ہوں یا جنگل میں، نہاتے وقت اور پیشاب، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا چاہئے نہ پیچھے کرنی چاہئے، شمال یا جنوب کی طرف منہ کریں اور ذرا بلند ہو کر بیٹھیں تاکہ جسم آلودہ نہ ہو۔

سوال۔۔۔ جو آدمی پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ ایسے آدمی کو قبر میں عذاب ہوگا، ہمارے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دو قبروں کو دیکھا تو فرمایا ایک کو چٹلی کی وجہ سے اور دوسرے کو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی

وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (بخاری جلد ۳، مشکوٰۃ ص ۳۲)

سوال۔۔۔ کیا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں ممنوع ہے، حدیث میں ہے: کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔

(ترمذی جلد ۴، صفحہ ۲۳)

سوال۔۔۔ بیت الخلاء سے نکلنے وقت کونسا پاؤں پہلے باہر رکھیں؟

جواب۔۔۔ دائیں پاؤں۔

سوال۔۔۔ بیت الخلاء سے نکلنے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ غُفْرَانِکَ (ابن ماجہ صفحہ ۲۶) اے اللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

یاد دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَاقَبَنِیْ (ابن ماجہ صفحہ ۲۶)
تمام قرآن میں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہی چیز کو دور کیا اور مجھے
عافیت دی۔

سوال۔۔۔ وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ نماز سے پہلے مخصوص طریقے سے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھونے اور سر کے
چوڑھائی حصہ کا مسح کرنے کو وضو کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ وضو کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ بسم اللہ پڑھیں، ماگر ہو سکے تو سب سے پہلے مسواک کریں، تین بار دونوں
ہاتھوں کو تھوئیں، دھوئیں، پھر تین بار انگلی کریں، ناک میں تین بار پانی ڈال کر اچھی طرح
ناک صاف کر لیں، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو نکالیں اور پیشانی سے ٹھوڑی
تک تین مرتبہ منہ دھوئیں، ایک بار داڑھی کا غلال کریں اور گردن کا مسح کریں، آخر میں
دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھو لیں۔

سوال۔۔۔ کیا گردن کا مسح کرنا بدعت ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں بلکہ جائز اور مستحب ہے۔ (مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۲۲)

سوال۔۔۔ وضو کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب۔۔۔ حدیث میں آتا ہے جس آدمی نے وضو کے بعد ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُہٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ شَحَقُّدَا عَلَیْہٗ وَ رَسُوْلُہٗ“ پڑھا تو اس کے لیے جنت کے آسمانوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۲۲ اور جلد ۲ صفحہ ۲۳)

سوال۔۔۔ کیا وضو کے بعد انگلی اٹھانی چاہیئے؟

جواب۔۔۔ حدیث شریف میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے، البتہ ہمارے نبی ﷺ نے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی ہے۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۳)

سوال۔۔۔ کیا ہر عضو کو ایک ایک بار ہی وضو چاہیئے؟

جواب۔۔۔ ایک بار وضو فرض، دو بار وضو سنت جبکہ تین مرتبہ وضو مستحب ہے۔

سوال۔۔۔ وضو کی کیا تحلیلات ہے؟

جواب۔۔۔ جو آدمی اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے اس کے تمام صغیرہ کناہ معاف ہو جاتے ہیں اور قیامت کے دن وضو والے اعضاء پتھکار دیوں گے، دوسری نماز کا وضو پہلی نماز کے بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، وضو کے اعضاء پر چلتی زہر پہتا یا جائے گا۔

سوال۔۔۔ کیا اگر ناخنوں پر پالش لگی ہو تو وضو اور غسل ہو جاتا ہے؟

جواب۔۔۔ ناخن پالش ناپاک ہے اس لیے مرد و عورت میں سے کسی کو بھی یہ پالش نہیں لگانی چاہیئے، اگر ناخنوں پر پالش لگی ہو تو اس سے نہ وضو ہوگا اور نہ ہی غسل، کیونکہ یہ ناخنوں پر ایک پردے کی طرح ہوتی ہے، جس سے ناخن دھلنے سے روکا جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ وضو کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔۔۔ چوٹاب، پاخانہ کرنے یا ہوا خارج ہونے سے، جسم کے کسی حصہ سے خون یا پیپ کے نکل کر بہہ جانے سے، نیند آ جانے سے، دھکتی آنکھ سے آنسوؤں آنے سے، وغیرہ ہر کرتے آنے سے اور نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ اگر کسی کو پانی نہ ملے تو وہ کیا کرے؟

جواب۔۔۔ اگر کسی آدمی کو پانی نہ ملے، وہ پتھر یا ہوا اور پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، مسافر ہو، پانی سے تقریباً ایک میل دور ہو یا اسے درندے اور دشمن وغیرہ کا ڈر ہو تو وہ تیمم کر سکتا ہے۔

سوال۔۔۔ تیمم کیا چیز ہے؟

جواب۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ سے ہم پر یہ آسانی فرمائی ہے کہ اگر ہمیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی یا مٹی کی جنس کی کسی چیز سے تیمم کر کے طہارت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ وضو کے قائم مقام ہوتا ہے۔

سوال۔۔۔ تیمم کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔۔۔ طہارت کی نیت کر کے پاک مٹی پر دونوں ہاتھوں کو مار کر چہرے پر پھریں دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر گلائیں سمیت پھیر لیں۔ (دارالافتاء جلد ۱ صفحہ ۱۸۰، المستدرک جلد ۱ صفحہ ۱۷۹، ایضاً جلد ۱ صفحہ ۳۵، مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۵۵، مفتاح ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۹)

سوال۔۔۔ اس طرح کرنے سے صرف وضو ہوگا یا غسل؟

جواب۔۔۔ وضو اور غسل دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کافی ہے۔، یہ دونوں کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ تاہم جس کی نیت کی جائے وہی ہوگا۔

سوال۔۔۔ مٹی کے علاوہ کس کس چیز سے تیمم ہو سکتا ہے؟

جواب۔۔۔ ریت، چوڑا، پتھر وغیرہ سے گیم کرنا درست ہے۔

سوال۔۔۔ نماز سے قبل جماعاً کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ اسے ”اذان“ کہا جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا اذان ہر آدمی پڑھ سکتا ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! ہر عاقل، بالغ مرد وضو کر کے اذان پڑھ سکتا ہے، اگر کم سن بچہ دُار ہو تو وہ بھی اذان پڑھ سکتا ہے۔

سوال۔۔۔ اذان پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ مؤذن۔

سوال۔۔۔ اذان پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔۔۔ اذان پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کا ثواب بھی ملتا ہے اور جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کی ہر چیز قیامت کے دن اس کے ایمان کی گواہی دے گی اور مؤذن قیامت کے دن دوسروں سے اونچی گردنوں والے ہوں گے۔

سوال۔۔۔ اذان کی ابتداء کس جگہ پر ہوتی؟

جواب۔۔۔ اذان سن دو ہجری مدینہ منورہ میں شروع ہوئی تھی۔

سوال۔۔۔ اذان کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ مؤذن پاؤں ہو کر قبلہ کی طرف رخ کرے، کانوں میں اٹھلیاں ٹھونس کر اونچی آواز کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر یہ کلمات پڑھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

جلد ۱ صفحہ ۸۲۳

سوال۔۔۔ اذان میں ”عَلَىٰ غُلَامٍ لَّهِ الْفَلَاخُ وَلَا فَلَاحُ لَهُ“ والا جملہ پڑھنا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ سراسر باطل ہے اور اذان میں اضافہ بھی، اہل بیت کرام اور خود سیدنا علیؑ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے بھی یہ کلمات نہیں سکھائے۔

سوال۔۔۔ اقامت کیا ہے؟

جواب۔۔۔ جماعت کھڑی کرنے سے پہلے جو اذان کی طرح کے کلمات پڑھے جاتے ہیں انہیں اقامت یا گھیر کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ اقامت کیسے کہنی چاہئے؟

جواب۔۔۔ اقامت اذان کی طرح ہی ہے، البتہ ”عَلَىٰ الْفَلَاحِ“ کے بعد ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ بھی دوبار پڑھا جائے گا۔ (ایم اے جلد ۱ صفحہ ۷۸)

سوال۔۔۔ اذان کے بعد کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ اذان کے بعد پہلے حضور اکرم ﷺ پر دعو پڑھیں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

پھر یہ دعا پڑھیں!

اَللّٰهُمَّ رَبِّ طَيْبَةِ النَّبِيِّ وَالْطَّاهِرَةِ وَالْمُطَهَّرَةِ الْبَارِئَةِ خَلَقْتَ رَسُوْلَكَ الْكَرِيْمَ مُحَمَّدًا
(وَالَّذِي جَاءَ الرَّسُوْلُ بِكَ مِنْكَ) وَابْتَعْتَهُ عَقَابًا مَّحْمُوْدًا بِالْيَمِيْنِ وَعَدْتَهُ
وَاَجْعَلْنَا فِيْهِ شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْلِفْ الْوَيْفَاةَ

تحریر: سید محمد سعید (۸۱)۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۸۶، مشکوٰۃ صفحہ ۶۵)

سوال۔۔۔ یہ دعا پڑھنے سے کیا ملتا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ دعا پڑھنے والے کی قیامت کی دن حضور اکرم ﷺ شفاعت کریں گے۔

سوال۔ کیا اذان کا جواب دینا چاہئے؟

جواب۔ جی ہاں!

سوال۔ اذان کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟

جواب۔ جو الفاظ مؤذن کہے ہمیں بھی وہی الفاظ دہرانے چاہئیں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

سوال۔ اَلصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کیا کہنا چاہئے؟

جواب۔ حَذَّ لْتُ وَ تَرَزُّوْث۔ (ابوداؤد و ترمذی صفحہ ۶۷)

سوال۔ عَنِ عَلِيٍّ الصَّلٰوۃُ وَادْعُ عَلَيَّ الْفَلَاحِ کے جواب میں کیا کہنا چاہئے؟

جواب۔ لَا خَوْفَ وَلَا كُفْرًا اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھیں یا وہی الفاظ پڑھ لیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۵، ۶۳)

سوال۔ کیا اذان کی طرح اقامت کا جواب بھی دینا چاہئے؟

جواب۔ جی ہاں! اقامت کا جواب بھی دینا چاہئے۔

سوال۔ فَلَمَّا خَبَّ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں کیا پڑھیں؟

جواب۔ اِقَامَتُهَا لِلّٰهِ اِذَا خَبَّتْ۔ (ابوداؤد و جلد ۱ صفحہ ۷۸)

سوال۔ اقامت بیٹھ کر سنیں یا کھڑے ہو کر؟

جواب۔ بیٹھ کر، اگر کوئی کھڑا ہو تو اسے بھی بیٹھا دیں۔ (مسند مہارذق جلد ۱ صفحہ ۵۰۶)

سوال۔ جماعت کے لیے کب کھڑے ہوں؟

جواب۔ جب امام اور مقتدی مسجد میں موجود ہوں تو دونوں کے لیے اقامت میں خیر

عَلَى الصَّلَاةِ بِمَا قَدْ قَاتَبْنَا الصَّلَاةَ كَالْقَاظِ بِمَكْرَةٍ هَوْنًا مَسْتَوْنًا هے۔

(ترمذی جلد ۶ صفحہ ۶، نووی بر مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۲۱، اسنی الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ صفحہ ۲۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۵)

سوال۔ کیا اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا ناجائز ہے؟

جواب۔ نہیں، بالکل جائز ہے، اسے بدعت کہنے کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث میں آتا ہے ہر اچھے کام سے پہلے درود شریف پڑھنا باعث برکت ہے (کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۵۵۸)۔

سوال۔ کیا اذان میں نبی کریم ﷺ کا نام مبارک سن کر گھوٹے چومنا منع ہے؟

جواب۔ کسی جگہ بھی اس سے منع نہیں کیا گیا بلکہ کئی کتابوں میں اس کے متعلق روایات بھی ملتی ہیں۔

سوال۔ کس کس کتاب میں یہ روایات ہیں؟

جواب۔ چھ ایک کے نام یہ ہیں: تفسیر روح البیان جلد ۳ صفحہ ۱۵۰، التذکرۃ صفحہ ۳۸۴، موضوعات کبر صفحہ ۷۵، الذی شای جلد ۱ صفحہ ۲۶۷۔

سوال۔ اذان اور اقامت کے درمیان دعا کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ آپ ﷺ نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا دو نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۶۶)

اوقات نماز

سوال۔ رات اور دن میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب۔ پانچ

سوال۔ ان کے نام کیا ہیں؟

جواب۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

سوال۔ کیا ہر نماز کے لیے کوئی وقت بھی مقرر کیا گیا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! ہر نماز کا ایک وقت متعین کیا گیا ہے، اسی وقت وہ نماز ادا کرنی چاہئے اس سے پہلے نہیں۔

سوال۔ کیا کوئی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی؟

جواب۔ ہر گز نہیں! وقت سے قبل پڑھی ہوئی نماز کو وقت آنے پر دوبارہ پڑھنا ہو گا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ عَلٰی السَّاعَةِ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ (النساء، ۱۰۳)

بے شک نماز مقررہ وقت پر ہی مومنوں پر فرض کی گئی ہے۔

سوال۔ اگر نماز کو مؤخر کر دیا جائے تو؟

جواب۔ نماز کو وقت گزار کر پڑھنا بہت سخت گناہ ہے، ہاں اگر بے ہوشی یا سوتے ہوئے نماز کا وقت گزر جائے تو اسے قضا کر لینا چاہئے، اور ایسا آدمی گناہگار نہیں ہوگا۔

سوال۔ کیا ایک وقت میں دو نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ بالکل نہیں، کیونکہ ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ہی پڑھنا فرض ہے۔

سوال۔ فجر کا وقت کونسا ہے؟

جواب۔ بحری کا غم ختم ہونے سے سورج نکلنے سے پہلے تک نماز فجر کا وقت ہے۔

سوال۔ ظہر کس وقت پڑھی جائے گی؟

جواب۔ دوپہر کے وقت، سورج ڈھلنے کے بعد نماز عصر تک۔

سوال۔ عصر کس وقت پڑھنی چاہئے؟

جواب۔ سورج غروب ہونے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

سوال۔ مغرب کے لیے کونسا وقت ہے؟

جواب۔ سورج غروب ہونے کے بعد عشاء تک۔

سوال۔ عشاء کس وقت ادا کریں؟

جواب۔ نماز مغرب کے تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹہ بعد۔

سوال۔ کیا اس کے بعد عشاء کا وقت ختم ہو جاتا ہے؟

جواب۔ نہیں! بلکہ فجر تک عشاء کا وقت ہوتا ہے۔

سوال۔ وتر کب پڑھیں؟

جواب۔ نماز عشاء سے لے کر نماز فجر کے وقت تک جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

سوال۔ جمعہ کی نماز کس وقت ادا کی جاتی ہے؟

جواب۔ جو وقت ظہر کی نماز کا ہے وہی وقت نماز جمعہ کا ہے۔

سوال۔ نماز عیدین کا کیا وقت ہے؟

جواب۔ سورج نکلنے سے ذوال تک۔

سوال۔ تہجد کب پڑھیں؟

جواب۔ عشاء کے بعد سو کر اٹھیں اور وقت فجر سے پہلے تک جب چاہیں پڑھ لیں۔

سوال۔ اشراق اور چاشت کا وقت کونسا ہے؟

جواب۔ سورج نکلنے کے تقریباً بیس منٹ بعد اشراق کا وقت ہے اور جب سورج خوب

روشن ہو جائے تو نماز چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

سوال۔۔۔ صلوٰۃ التَّحِیُّیَّہ کب ادا ہوتی ہے؟

جواب۔۔۔ اوقاتِ ممنوعہ کے علاوہ جب چاہیں پڑھیں۔

سوال۔۔۔ اوقاتِ ممنوعہ کون کون سے ہیں؟

جواب۔۔۔ سورج نکلنے وقت، غروب ہوتے وقت اور زوال سے پہلے نماز پڑھنا ممنوع

ہے۔ ایسے ہی نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۸۲، ۸۳)

(

سوال۔۔۔ کیا فجر اور عصر کے بعد کوئی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب۔۔۔ نقلی نماز نہیں پڑھ سکتے، ہاں تھنا شدہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا نفل نماز کے لیے کوئی وقت مقرر ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں! ممنوع اوقات کے علاوہ جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

سوال۔۔۔ نفل بیٹھ ہو کر بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب۔۔۔ ہاں! پڑھ تو سکتے ہیں لیکن ثواب آدھا ملتا ہے (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳)۔

(۸۷

سوال۔۔۔ صلوٰۃ الرقائب کب پڑھتے ہیں؟

جواب۔۔۔ یہ نوافل ہمارے رب وغیرہ میں پڑھتے ہیں۔ (ایضاً معلوم جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)

رکعات نماز

سوال۔۔۔ فجر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ چار، دو سنتیں (مؤکدہ) اور دو فرض۔

سوال۔ غلہ کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ بارہ، چار سنتیں (مؤکدہ) چار فرض، دو سنتیں (مؤکدہ) اور دو نفل۔

سوال۔ عصر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ آٹھ، چار سنتیں (غیر مؤکدہ) اور چار فرض۔

سوال۔ مغرب کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ سات، تین فرض، دو سنتیں (مؤکدہ) اور دو نفل۔

سوال۔ عشاء کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ سترہ، چار سنتیں (غیر مؤکدہ) چار فرض، دو سنتیں (مؤکدہ)، دو نفل، تین وتر

(واجب) اور دو نفل۔

سوال۔ جمعہ کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ چودہ، چار سنتیں (مؤکدہ) اور فرض، چار سنتیں (مؤکدہ)، دو سنتیں (مؤکدہ)

اور دو نفل۔

سوال۔ کیا جمعہ کے دن فرض کے بعد صرف دو سنتیں پڑھنی چاہئیں؟

جواب۔۔۔ نہیں! فرضوں سے قبل چار سنتیں ہیں۔ (ابن ماجہ سنو ۷۹، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۹)

اور فرضوں کے بعد چھ (چار اور پھر دو) سنتیں پڑھنی چاہئیں۔

(ابن ماجہ سنو ۷۹، مشکوٰۃ سنو ۱۰۵، ۱۰۳، ۱۰۵، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۸، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۶۹)

(۶۹)

سوال۔ نماز عیدین کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ دونوں عیدوں کی دو دو رکعتیں ہیں، چھ چھ اٹھ گھیروں کے ساتھ۔

سوال۔ مژدہ اور غیر مژدہ میں کیا فرق ہے؟

جواب.....مؤکدہ کا معنی ہے ضروری اور غیر مؤکدہ غیر ضروری کو کہتے ہیں، غیر مؤکدہ سختیوں کی طرح ہوتی ہیں اگرچہ میں تو ثواب ورنہ گناہ نہیں۔

سوال۔۔۔ تھوڑی گفتی رکھتے ہیں؟

جواب۔۔۔ عموماً آخر حرکت، لیکن کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ پارہ کھٹکی ہیں۔

سوال۔۔۔ اشراق کی رکعات کتنی ہیں؟

تجارب..... دو یا چار رکعت۔ (پورا دو جہزہ صلوٰۃ 40×100 یا چار صلوٰۃ 40×100)

سوال۔ چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھیں؟

حجاب۔۔۔ دورِ کثرت سے بارہ رکعات تک یعنی چالیس چوبیس۔

(77 ذی الحیجہ ۱۲۹۳ھ بمطابق ۱۸۷۵ء)

سوال۔ نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔ ایسی رکعات۔ (موسلم امام مالک مطر ۹۸)

سوال۔۔۔ صلوٰۃ کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ چار رکعات، ایک سلام کے ساتھ۔ (ترجمی جلد ۱ صفحہ ۶۳)

سوال۔۔۔ تہجد الوضو کونسی نماز ہے؟

جواب۔۔۔ وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے قبل جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے "تیممہ الوضو" کہتے ہیں۔

سوال۔ اس کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔ کم از کم ۱۰۰ کھٹکیں جن سے جنت لازم ہو جاتی ہے۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

سوال۔ حجۃ المسجد کیا ہے؟

جواب۔ وہ لنگر جو مسجد میں داخل ہوتے ہی پڑھتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

سوال۔ نماز ادا بین کیا ہے؟

جواب۔ نماز مغرب کے بعد چھ لنگر ادا بین کے ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۳، ۹۹)

سوال۔ صلوٰۃ الرقاب کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔ کوئی تعداد مقرر نہیں، جتنے نواگل چاہیں پڑھیں!

سوال۔ صلوٰۃ الحاجت کی کتنی رکعت ہیں؟

جواب۔ دو یا چار رکعتیں ہیں۔

سوال۔ صلوٰۃ کسوف کیا ہے؟

جواب۔ وہ نماز جو سورج گھٹن کے وقت پڑھی جاتی ہے۔

سوال۔ صلوٰۃ کسوف کیا ہے؟

جواب۔ وہ نماز جو سورج گھٹن کے وقت پڑھتے ہیں۔

سوال۔ نماز خسوف کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ نماز جو چاند گھٹن کے وقت پڑھی جاتی ہے۔

سوال۔ نماز استسقاء کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ طلب بارش کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز استسقاء کہتے ہیں۔

سوال۔ نماز استسقاء کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔ دو رکعت۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳۹) یا اور ہے کہ طلب بارش کے لیے صرف دعا

بھی مانگ سکتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

سوال۔ صلوٰۃ الخسوف اور صلوٰۃ الخسوف کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ دو رکعت۔ (بخاری جلد ۱ ص ۱۳۳) واضح رہے کہ لیکن ان دونوں موقعوں پر صرف دعا بھی کر سکتے ہیں۔ (بخاری جلد ۱ ص ۱۳۱)

سوال۔ نماز استسکارہ کی کتنی رکعات ہیں؟

جواب۔۔۔ صرف دو، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھیں اور پھر دعائے استسکارہ کریں۔

سوال۔ نماز سفر کوئی ہے؟

جواب۔۔۔ سفر سے پہلے گھر میں دو رکعت پڑھنے کو نماز سفر کہتے ہیں

سوال۔ کیا قضاے عمری کی چار رکعتیں ہیں؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں اگر نماز میں قضا ہو چکی ہو انہیں شمار کر کے ان کے فرض اور واجب کو مکمل طور پر ادا کرنا چاہیے صرف چار رکعت سے تمام نماز میں ادا نہیں ہو جاتیں۔

سوال۔ قفل کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔۔۔ اگر قرائت میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے فرشتو!) دیکھو اس کے پاس نقلی عبادت ہے۔ تو ان کی وجہ سے قرائت کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ (ایضاً جلد ۱ ص ۱۳۶ ماہ ص ۱۰۳، مشکوٰۃ ص ۱۱)

جماعت کا بیان

سوال۔ نماز کے لیے جس جگہ مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں اس کا کیا نام ہے؟

جواب۔۔۔ اے مسجد کہتے ہیں۔

سوال۔ مسجد کیسی جگہ ہے؟

جواب۔ مسجد دنیا میں سب سے بہترین اور برکت والی جگہ ہے، یہ اللہ کی رحمت اور فضل کا گھر ہے مسلمان یہاں جمع ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور خدا کی رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔

سوال۔ کیا باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہے؟

جواب۔ جی ہاں! عاقل، بالغ اور بخیر دست مرد پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

سوال۔ اگر کوئی بلاوجہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایسے لوگوں پر حضور اکرم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے، ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میرا بی چاہتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کے گھروں کو جلاؤں جو اللہ کے مسجد میں نماز کے لیے نہیں آتے۔ (مشکوٰۃ ص ۷۷)

سوال۔ نماز پڑھانے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ نماز پڑھانے والے کو امام کہتے ہیں۔

سوال۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اسے مقتدی کہتے ہیں۔

سوال۔ جس طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اسے قبلہ کہتے ہیں۔

سوال۔ نماز پڑھانے والا (امام) کیا ہونا چاہیئے؟

جواب۔۔۔ امام مکی العقیدہ (سنی)، متقی، پرہیزگار، سنت اور شریعت کا پابند، دین اور نماز کے ضروری مسائل کو جانتا ہو، کسی بے دین، بد مذہب اور گستاخ آدمی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ (ایضاً جلد ۱ صفحہ ۶۹، مشکوٰۃ صفحہ ۷۱)

سوال۔۔۔ کیا تاویز شخص امامت کروا سکتا ہے؟

جواب۔۔۔ اگر وہ صفائی کا پورا خیال رکھے اور قبلہ کی سمت صحیح کھڑا ہو سکے تو اس کا امامت کرنا درست ہے، ورنہ نہیں۔

سوال۔۔۔ جو شخص شرابی، جوارى، بزائی، سودخور یا سنت کا تارک ہو اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو اسے امام بنا سکتے ہیں؟

جواب۔۔۔ نہیں! ایسے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، اسے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔

سوال۔۔۔ باجماعت نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔۔۔ ایک نماز کا ثواب سائیکس نمازوں کے برابر ہے۔

سوال۔۔۔ کیا عورت بھی باجماعت نماز ادا کر سکتی ہے؟

جواب۔۔۔ عورت جس قصد یا پردہ سے اتنا ہی بچر ہے، اس لیے عورتوں کے لیے مسجدی بجائے گھر میں نماز کا زیادہ ثواب ہے، اس پر باجماعت نماز پڑھنا لازم نہیں۔

(ترغی جلد ۱ صفحہ ۱۳)

سوال۔۔۔ صف کھل ہو جائے تو بعد میں آنے والا کیا کرے؟

جواب۔۔۔ دائیں یا بائیں طرف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لے۔

نماز کا طریقہ

سوال۔۔۔ نماز کیا ہے؟

جواب۔۔۔ اللہ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، جو اس نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا طریقہ دکھایا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا نماز سے پہلے نیت کرنا بھی ضروری ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲)

سوال۔۔۔ نیت کیسے کرنی چاہئے؟

جواب۔۔۔ دل کے ارادہ کو نیت کہتے ہیں، آپ جو بھی نماز پڑھنا چاہتے ہیں دل میں اس کا پختہ ارادہ کر لیں۔ ہاں، اگر دل کی ہنگامی کے ساتھ زبان سے بھی کہہ لیا جائے تو کوئی گناہ نہیں۔ مقتدی امام کی اقتدا کی نیت کرے اور امام مقتدیوں کی امامت کی نیت کرے۔

سوال۔۔۔ نماز کیسے شروع کریں؟

جواب۔۔۔ باوجود کہ قبلہ کی طرف رخ کر لیں اور تکبیر پڑھیں۔ کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کی لونگ بلند کریں اور ناف کے نیچے باندھ لیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۱)

(ابو جلد ۱ صفحہ ۱۱۳)

سوال۔۔۔ کیا خواتین بھی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں؟

جواب۔۔۔ نہیں، وہ سینوں تک اٹھائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۹، طبرانی کبیر جلد

۲۲ صفحہ ۲۰)

سوال۔۔۔ عورتوں کو ہاتھ کہاں باندھنے چاہئے؟

جواب۔۔۔ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں۔

سوال۔ نماز کے شروع میں ہاتھ بلند کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اسے رفع یدین کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا نماز میں رکوع یا سجدے کیلئے بھی رفع یدین کرنا چاہئے؟

جواب۔ نہیں، رکوع اور سجدے کے وقت رسول اللہ ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(مسند صحیحی جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۳)

جلد ۲ صفحہ ۹۰)

سوال۔ کیا رفع یدین کرنے کے متعلق کوئی روایت نہیں ملتی؟

جواب۔ کئی روایات ملتی ہیں، لیکن ان تمام میں پہلے دور کے رفع یدین کا ذکر ہے، کسی

روایت میں یہ لفظ نہیں آیا آپ ﷺ نے آخری مرتبہ یہ رفع یدین کیا ہے، یا جو یہ

رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی یا نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے۔

سوال۔ بھیر تحریر کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نماز کے شروع کرنے کے لیے جو بھیر (بھٹا بھیر) کہی جاتی ہے اسے بھیر

تحریر کہتے ہیں۔

سوال۔ ہاتھ باندھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ دائیں ہاتھ کی پٹلی کو بائیں ہاتھ پر یوں رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی چوٹی اگلی

اور انگڑے سے بائیں ہاتھ کی کلائی پر ملے بیٹھیں اور باقی تینوں انگلیاں بائیں ہاتھ کی

کلائی پر سیدھی ہوں۔

سوال۔ قیام کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نماز میں کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں۔

سوال۔ نماز میں کھڑے ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

جھاب۔۔۔ منہ قبلہ کی جانب کریں، پاؤں کی انگلیاں بالکل سیدھی رکھیں، دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے اگر باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو اپنے پاؤں دوسرے کے پاؤں کے برابر اور اپنے کندھوں کو دوسرے کے کندھوں کے برابر رکھیں اور قرعہ ہو کر کھڑے ہوں۔

سوال۔۔۔ اس کے بعد کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَقَبَارِ عِيَالِنَا اَسْتَغْفِرُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ (مسلم جلد ۱ ص ۷۲ ابن ابی حنیبلہ ص ۳۳ مشکوٰۃ ص ۷۰)

سوال۔۔۔ ان نکلات کو کیا کہتے ہیں؟

—پاکستان کے لیے—

سوال۔ شہداء کے بعد کیا ہے جہنم؟

جواب۔ اس کے بعد تھوڑے اور تسبیح یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؕ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِنَّا نَحْنُ غَنِيٌّ وَاِنَّا نَحْنُ مُسْتَقِيْمٌ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ؕ صِرَاطَكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ؕ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ؕ پھر آیتاں ۱-۷ سے آمین کہیں (ترقی جلد ۵ صفحہ ۵۸) اس کے بعد قرآن مجید کی چنانچہ یا کوئی سورت تلاوت کریں۔

سوال۔ کوئی ایک دو صورتیں بتائیے؟

جواب..... خلا: سورة اعراس نزل هو الله اعد الله لها الضعف هلم يولد ولم يولد هو لم

يَكُنْ لَهُ غُفْرًا آخِذُهُ ۝ يَا سُوْرَةُ كُوْرٌ..... اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكِتٰبَ الْكَوْبُرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
 اِنَّ فَايَتَكَ هِيَ الْاَكْبَرُ ۝ يَا سُوْرَةُ حُرِّيْ اٰخِرَىْ اٰتَمِّ... هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝
 عَالِمُ الْغُیْبِ وَالْقَهَّادُ الَّذِیْ لَا یُخٰذِلُ الْوَعْدُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ الْعَلِیُّ
 الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الَّذِیْ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ الْغَنَیُّ ۝ الْغَنِیُّ الَّذِیْ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ الْغَنَیُّ ۝ شَهِیْدُ
 عَقَابِ بَشَرٍ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِیْقُ الْبَارِئُ الْفَصِیْرُ ۝ لَمَّا لَا شَءَیْ اِلَّا اَلْحَشَى ۝ یَسْبِغُ لَكَ
 خَافِی السُّطُوْبِ وَالْاَوْدِیْنَ ۝ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

سوال۔ کیا مقتدی بھی امام کے پیچھے تلاوت کرے گا؟

جواب۔ نہیں! مقتدی تکبیر تحریر کے بعد صرف شام پڑھے اور خاموش ہو کر پوری توجہ
 سے امام کی قرأت سنے۔ (بخاری جلد ۸ صفحہ ۱۰۸، مسلم جلد ۴ صفحہ ۱۷۴)
 امام تھوڑا اور تسبیہ کہہ کر قرأت کرے گا، سورہ فاتحہ کے ختم ہونے پر امام اور مقتدی دونوں
 آہستہ آواز سے آمین کہیں گے۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۷۴)

سوال۔ تھوڑا اور تسبیہ بلند آواز سے پڑھنا چاہیے یا آہستہ؟

جواب۔ تمام نمازوں میں الحمد باللہ اور بسم اللہ آہستہ آواز سے ہی پڑھنا چاہیے۔

سوال۔ امام کو قرأت بلند آواز سے کرنی چاہیے یا آہستہ؟

جواب۔ ظہر اور عصر کے علاوہ باقی نمازوں میں قرأت اونچی آواز سے کرنی چاہیے۔

سوال۔ کیا امام آہستہ آواز سے بھی قرأت کرے تو بھی مقتدی خاموش رہے گا؟

جواب۔ جی ہاں! حدیث شریف میں ہے: اِذَا قُرْءَا فَاَنْصِتُوْا (مسلم جلد ۴ صفحہ ۱۷۴)
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ لَا قِرَاءَ تَمَعَ الْاَصَامُ فِیْ شَیْءٍ۔ کسی نماز میں
 بھی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ (مسلم جلد ۴ صفحہ ۲۱۵، بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۲)

سوال۔ قرأت کے بعد کیا کریں؟

جواب۔ امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور مقتدی بھی رکوع کے لیے آہستہ آواز سے بخیر کہے۔

سوال۔ رکوع کیسے کریں اور اس میں کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب۔ اپنا سر جھکا لیں، سر اور کمر بالکل برابر ہوں، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھیں اور ہاتھوں کی انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑیں اور کم از کم تین بار یہ پڑھیں
 شَہِیْدَانِ زَیْنِ الْعَظِیْمِ۔ (ملکوت، صفحہ ۸۳)

سوال۔ عورتیں رکوع کیسے کریں؟

جواب۔ اسی طرح، لیکن مردوں کی نسبت تھوڑا جھکیں۔

سوال۔ رکوع سے سر کیسے اٹھائیں؟

جواب۔ امام شیخ رحمۃ اللہ علیہ بقولہ بلند آواز سے کہے اور مقتدی زیننا وَلَکِی الْعَفْوَ پڑھے (بخاری جلد ۱۰ ص ۱۰۱) اگر اکیلا ہو تو تسبیح و تحمید دونوں پڑھے۔ پھر اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو جائیں، اور ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیں۔

سوال۔ اس کے بعد کیا کریں؟

جواب۔ سب سے پہلے اپنے گھٹنوں کو زین میں پر رکھیں، پھر دونوں ہاتھ اور پھر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھیں، اور کم از کم تین بار شَہِیْدَانِ زَیْنِ الْعَظِیْمِ پڑھیں۔
 (ملکوت، صفحہ ۸۳)

سوال۔ کیا نماز میں ایک ہی سجدہ ہوتا ہے؟

جواب۔ نہیں، ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔

سوال۔۔۔ دوسرا سجدہ کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب۔۔۔ پہلے سجدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں اور انکلیات کی طرح اطمینان سے بیٹھ کر پھر اللہ اکبر کہیں اور دوسرا سجدہ بھی ایسے ہی کریں، جیسے پہلا سجدہ کیا تھا۔

سوال۔۔۔ دونوں سجدوں کے درمیان پاؤں کس طرف نکال کر بیٹھنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ کسی طرف بھی نہیں، دایاں پاؤں یوں کھڑا کریں کہ اس کی انگلیاں قبلہ کی جانب ہوں اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں، یہی طریقہ سنت ہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۳) ہاں، عورتیں دائیں طرف پاؤں نکال کر بیٹھیں گی۔ (مسند امام عظیم صفحہ ۳۹)

سوال۔۔۔ سجدہ کرتے وقت جسم کس حالت میں ہونا چاہئے؟

جواب۔۔۔ کمر کو اٹھا کر رکھیں، کہنیاں، پہلوؤں اور زمین سے اور پیٹ رانوں سے جدا رہے۔ پاؤں کھڑے ہوں اور اس کی انگلیوں کے پیٹ زمین پر ہوں۔

سوال۔۔۔ کیا عورتیں بھی ایسے ہی سجدہ کریں گی؟

جواب۔۔۔ نہیں، عورتیں پست ہو کر، سٹ کر سجدہ کریں گی۔

(مراۃ العباد اور صفحہ ۱۰۸، ابی حنیفہ جلد ۱ صفحہ

(۲۷۹)

سوال۔۔۔ دونوں سجدوں کے بعد کیا کریں؟

جواب۔۔۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی اسی طرح مکمل کریں جس طرح پہلی رکعت مکمل کی تھی۔

سوال۔۔۔ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھوں کا سہارا لینا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ بڑھاپے یا بیمار آدمی کو اجازت ہے، عام حالت میں نہ تو دوسرے سجدے کے

بعد پڑھنا چاہئے اور نہ ہی کھڑا ہونے کے لیے ہاتھوں کا سہارا لینا چاہئے، بلکہ قدموں کے
 ٹلی سپرد حال اٹھائی سکتا ہے۔ (ترغی جلد ۱ صفحہ ۳۸)

سوال۔۔۔ کیا دوسری رکعت میں ٹکاء دوبارہ پڑھی جائے گی؟

جواب۔۔۔ نہیں! ٹکاء صرف نماز شروع کرتے وقت ہی پڑھی جاتی ہے۔ دوسری رکعت
 تسبیہ پڑھ کر فاتحہ و دیگر قرأت سے مکمل کریں گے۔

سوال۔۔۔ دوسری رکعت مکمل کر کے پھر کیا کریں گے؟

جواب۔۔۔ اگر صرف دو فرض پڑھنے ہیں تو اب بیٹھ کر مکمل التعمیات، حدود شریف اور دعا
 پڑھیں اور سلام پھیر دیں اور اگر تین یا چار فرض پڑھنے ہیں تو التعمیات میں بیٹھ کر پورا
 تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور باقی رکعتیں مکمل کر لیں۔

سوال۔۔۔ کیا باقی رکعتوں میں بھی سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی جاتی ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں! صرف پہلی دو رکعتوں میں ہی سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ملائی
 جاتی ہے۔ باقی رکعتوں میں صرف فاتحہ ہی پڑھیں گے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۰۷)

سوال۔۔۔ التعمیات کیا ہے؟

جواب۔۔۔ تشہد، حدود شریف اور دعا کو التعمیات کہتے ہیں۔۔۔ اور وہ یہ تھا

تشہد..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم
 وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم
 وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِٖ وَسَلَّم
 (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)

وَرَوَوْهُ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ تَحِيَّاتٌ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ عِندَ عِندِكَ مُجِدِّدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ عِندَ عِندِكَ مُجِدِّدٌ۔ (بخاری
جلد ۴ ص ۷۷)

وہا۔۔۔ حضور اکرم ﷺ سے اہتمام میں اہل کلمہ دعا میں منقول ہیں۔ مثلاً:

۱۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ لِّقْمٍ وَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَسْوَۃِ الْمَیْمِیۃِ الدَّجَالِی
وَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَسْوَۃِ الْمَیْمِیۃِ وَ قَسْوَۃِ الْمَیْمِیۃِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْمَآثِمِ وَ مِنْ
الْمُتَّخِزِ۔ (بخاری جلد ۱ ص ۱۱۵، مسلم جلد ۱ ص ۲۱۷، مشکوٰۃ ص ۸۷)

۲۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا مُّجِبُّوۃً وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوۃَ اِلَّا اَنْتَ فَاهْزِلْ لِیْ
مَغْفِرَۃً اَمِّیۃً عَلَیَّکَ وَاَوْعِیۡ لِیْ اَنْتَ الْغَفُوۃُ الرَّحِیۡمُ۔

(بخاری ص ۱۱۵، مسلم جلد ۲ ص ۳۳۷، مشکوٰۃ

ص ۸۷)

نوٹ: یہ دعا آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی۔

سلام۔۔۔ دونوں طرف سلام بھیجنا، پہلے دائیں جانب، پھر بائیں جانب، ان الفاظ
کے ساتھ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
سوال۔۔۔ ان کے علاوہ بھی کوئی دعا مانگ سکتے ہیں؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازی کو اختیار ہے وہ جس دعا کو پسند
کرے، مانگ سکتا ہے۔ (بخاری جلد ۱ ص ۱۱۵)

لِهَآرِبٍ اَجْعَلْنِیْ حَقِیۡمَ الصَّلَوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رِزْقًا وَ تَقْوَلُ دُعَآئِیْ مِنْ تِلْكَ الْحَوَیِّی

وَالَّذِي وَلِيَ الْأَرْضَ مِمَّنْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَآخِسَابٌ ۝ (ابراہیم ۳۰، ۳۱) اور قرآن وحدیث میں مذکور کوئی بھی دعا پڑھ سکتے ہیں۔

سوال۔ کیا نماز کے فوراً بعد کوئی ذکر بھی کیا جاسکتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! حدیث پاک میں مختلف ذکر ملتے ہیں، چنانچہ ایک یہ ہیں:

۱۔۔۔۔۔ شَهِدَ أَنَّ لَہٗ ۳۳ ہَارَ اَلْعَشَدِ لَہٗ ۳۳ ہَارَ لَکَ اَکْثَرُ ۳۳ ہَار۔ اس کے بعد یہ پڑھیں۔۔۔۔۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْفَلَکِ وَلَہُ الْاَرْضِ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ یہ ذکر کرنے والے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسلم جلد ۲، صفحہ ۲۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۸۹)

۲۔۔۔۔۔ آجے اَلْکَرِی۔۔۔۔۔ لَہٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِّنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا تَنۡتَہٰی اَبۡدَانُہُمۡ وَمَا خَلْفَہُمۡ وَّلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَیَسِعُ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَّلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ اسے پڑھنے والے کو جنت میں جانے سے صرف موت ہی روکتی ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۸۹)

۳۔۔۔۔۔ تین بار استغفار اور اس کے بعد یہ پڑھنا۔۔۔۔۔ اَنتَ السَّلَامُ وَبِیْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ہَاذَا الْجَلَالُ وَ اَلْاِکْرَامُ۔ (مسلم جلد ۲، صفحہ ۲۱۸، مشکوٰۃ صفحہ ۸۸)

سوال۔ کیا نماز کے بعد کب پڑھنا بھی درست ہے؟

جواب۔ جی ہاں! ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: مَا تَصَلَّی الْیَوْمَ لَا تَعْمُرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۷۷، ابن ماجہ صفحہ ۲۷۸، مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۱) بہترین ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔

سوال۔ کیا اونچی آواز سے بھی ذکر کرنا درست ہے؟

جواب۔ بالکل، بظاہری زمانہ رسالت میں فرض نماز کی جماعت کے فوراً بعد اونچی آواز سے ذکر ہوتا تھا۔ (ترغی جلد ۱، صفحہ ۱۱۶، مسلم صفحہ ۲۱۷، مشکوٰۃ صفحہ ۸۸)

سوال۔ کیا نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں، بلکہ نماز کے بعد دعا کو بدعت کہنا سخت زیادتی ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے..... آدمی رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ (ترغی جلد ۲، صفحہ ۱۸۸، مشکوٰۃ صفحہ ۸۹)

سوال۔ دعا مانگنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ دونوں ہاتھ پھیلا کر، سر جھکا کر، نہایت خشوع و خضوع اور عاجزی کے ساتھ رقت آمیز لہجہ میں، اَوَّلْ اَفْرَدُوْهُ دُشْرِیْفْ پڑھ کر اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں دعا مانگیں اور دعا کے اختتام پر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیں۔
(ترغی جلد ۲، صفحہ ۱۷۷، ایضاً جلد ۱، صفحہ ۲۰۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹، ابن ماجہ صفحہ ۲۸۲، حسن صفحہ ۲۱)

سوال۔ کیا نماز کے لیے کوئی لباس بھی مخصوص ہے؟

جواب۔ جی ہاں! پاکیزہ اور طہال روزی سے حاصل کردہ لباس پہننا چاہیے۔

سوال۔ نماز کے لیے جسم کا کتنا حصہ حائضہ ضروری ہے؟

جواب۔ مرد کے لیے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کے لیے ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم کو حائضہ ضروری ہے۔

سوال۔ کیا حالت نماز میں کھانا پینا درست ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں، ایسی حالت میں کھانے پینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

سوال۔۔۔ کیا عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں نماز ہو جاتی ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں، نماز صرف عربی زبان میں ہی پڑھی جاتی ہے۔

سوال۔۔۔ کیا ننگے سر نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب۔۔۔ مجبوری کی حالت میں تو اور بات ہے، بطور فیشن ننگے سر نماز پڑھنا غلط ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے کسی حدیث میں ننگے سر نماز پڑھنے کا ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے

عمارہ شریف پہن کر نماز پڑھنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

(کنز العمال جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۶، جامع صفیر جلد ۱ صفحہ ۳۱۳)

سوال۔۔۔ کیا ٹوپی کا استعمال بھی درست ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں!۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۹، ۱۵۹، جامع صفیر جلد ۱ صفحہ ۳۹۳)

سجدہ سہو کا بیان

سوال۔۔۔ سجدہ سہو کیا مطلب ہے؟

جواب۔۔۔ نماز میں کسی کی یا زیادتی پر جو نماز کے آخر میں دو سجدے کیئے جاتے ہیں

انہیں ”سجدہ سہو“ کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ سجدہ سہو کا معنی کیا ہے؟

جواب۔۔۔ بھول کا سجدہ۔

سوال۔۔۔ کیا فرض چھوٹنے پر سجدہ سہو کافی ہوگا؟

جواب۔۔۔ نہیں..... نماز دوبارہ پڑھیں گے۔

سوال... اگر واجب چھوٹ جائے تو؟

جواب... سجدہ سہو سے معافی ہو جائے گی۔

سوال... اگر سنت ترک ہو جائے؟

جواب... اس سے نماز میں نقص تو آئے گا، لیکن سجدہ سہو لازم نہ ہوگا۔

سوال... سجدہ سہو کا کیا طریقہ ہے؟

جواب... اگر کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی فرض کی ادائیگی میں دیر ہو جائے، یا نماز میں کسی عمل کی کمی یا زیادتی ہو جائے تو آخری قعدہ (اختیات) میں تشهد کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں، دو سجدے کرنے کے بعد پھر دوبارہ مکمل اختیات پڑھیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴، ترمذی جلد ۱ صفحہ ۵۲، ۵۳، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، مشکوٰۃ صفحہ ۳۳)

سوال... اگر کوئی واجب چھوٹ جائے اور سجدہ سہو یا دُعا ہے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب... نماز دوبارہ پڑھیں گے۔

نماز وتر کا بیان

سوال... نماز وتر کیا ہے اور اس کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب... نماز وتر واجب ہے۔ (دارالافتاء جلد ۲ صفحہ ۲۲)

یہ فرض نمازوں سے الگ ایک نماز ہے۔ (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۷، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

اس کی تین رکعتیں ہیں۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۵۲، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۵۳)

سوال۔ نماز وتر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔۔۔ وہی طریقہ جو نماز مغرب کا ہے (دار الفکر جلد ۲ صفحہ ۲۸، طبرانی کبیر جلد ۹ صفحہ ۲۷۲)
(البتہ وتروں کی تیسری رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت بھی ملائی جائے
گی۔ اور رکوع سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور حسب سابق ہاتھ بائیں ہاتھ کر پیدعا
ڑھیں:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ (وَتَسْتَغْفِرُكَ عَلَيْنَا)
وَنُفِيضُ عَلَيْنَا الْخَيْرَ وَنُشْكِرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُحْلِمُكَ وَنُتْرِكُكَ عَنْ يَمِينِكَ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ (وَتَسْتَغْفِرُكَ عَلَيْنَا)
وَنُفِيضُ عَلَيْنَا الْخَيْرَ وَنُشْكِرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُحْلِمُكَ وَنُتْرِكُكَ عَنْ يَمِينِكَ
وَحُفَّتِكَ وَنُحْلِمُكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ - (مسجد ابن أبي شيبه)

سوال۔ کہوت کے بعد کوئی دعا مستون ہے؟

جواب..... دوتروں کے بعد یہ پڑھیں: **نَشْهُ حَائِی الْقُلُوبِ**

[illegible]

(Per/1/1)

سوال۔ وقتوں میں مسنون قرأت کیا ہے؟

حجاب۔ حضور اکرم ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاحقاف اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاحقاف پڑھا کرتے تھے۔

(۱) ماحولیات ۸۳ ترقی پیدا کرنے والا ہے

(For Study)

نماز جمعہ کا بیان

سوال۔ نماز جمعہ کس پر لازم ہے؟

جواب۔ مائل، بالغ، عقیقہ اور عجز دست مسلمان مرد پر نماز جمعہ لازم ہے۔

سوال۔ کس مسلمان پر جمعہ واجب نہیں؟

جواب۔ عورت، غلام، مسافر، مریض اور بچہ پر جمعہ واجب نہیں۔

سوال۔ جمعہ کون کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ تمہارے بہترین دنوں میں سے ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی روز ان کی روح (مبارک) قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن بے ہوشی طاری ہوگی، اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۵۰، مشکوٰۃ صفحہ

(۱۲۰)

۵..... ایک حدیث شریف میں ہے:

”اس دن ملائکہ تعریف لاتے ہیں، اسی دن آدم (علیہ السلام) پیدا ہوئے، اسی دن انھیں اللہ نے زمین پر اتارا، اسی روز انہوں نے وفات پائی اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی بھی ہے کہ اس وقت بندہ جو حلال چیز بھی مانگے مل جاتی ہے، قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔“ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۵..... ایک حدیث سے واضح ہے کہ:

جموعہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے (ابن ماجہ مطو ۷۸، مشکوٰۃ مطو ۱۲۳)

۵..... ایک حدیث میں ہے:

”یہ باقی دنوں کا سردار ہے اور اس کی عظمت عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی

بڑھ کر ہے۔“ (ابن ماجہ مطو ۷۷، مشکوٰۃ مطو ۱۲۰)

۵..... نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک جموعہ دوسرے جموعہ تک کے (مسغیرہ) گناہوں کو مٹا

دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ مطو ۷۷)

۵..... ”جس نے جموعہ کے دن غسل کیا اور کرایا، مسج احضار اور دوسروں کو بیدار کیا، پیدل

چلا، سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھ کر غور سے خطبہ سنا، کوئی حق کام نہ کیا تو اسے ہر قدم

کے بدلے ایک سال کے دوزخوں کا ثواب ملے گا۔ (ابن ماجہ مطو ۷۷)

سوال۔۔۔ جموعہ کے دن کی سنتیں کیا ہیں؟

جواب۔۔۔ غسل کرنا، اچھا لباس پہننا، اذان سننے ہی مسجد میں چلے جانا، مسجد میں بیٹھنے سے

پہلے دو رکعت نفل تہیۃ المسجد پڑھنا، غور سے خطبہ سنانا، نماز جموعہ کو پوری عمرگی سے ادا کرنا۔

سوال۔۔۔ جموعہ کا خطبہ کس وقت پڑھا جاتا ہے؟

جواب۔۔۔ دو فرض باجماعت پڑھنے سے نفل دوسری اذان پڑھی جائے اور اس کے بعد

امام کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے۔

سوال۔۔۔ خطبہ کے دوران بولنا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ جب امام خطبہ پڑھے تو اس وقت سوائے خطبہ سننے کے کوئی کام نہیں کرنا

چاہئے۔ حدیث شریف میں خطبہ کے دوران کسی دوسرے کو چپ ہونے کا اشارہ کرنے

سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ خطبہ کے دوران بات کرنے

والا، جو اٹھانے والے گدھے کی طرح ہے اور اسے ”چپ ہوجا“ کہنے والے کا جوہ (کامل) نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ صلوٰۃ ۱۲۳، مسند نبی حاشیہ)

سوال۔۔۔ جوہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھیلا گنا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ حدیث شریف میں ہے جو آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگے وہ جہنم کی طرف ہلی جاتا ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صلوٰۃ ۶۸، مشکوٰۃ صلوٰۃ ۱۲۲)

سوال۔۔۔ بغیر عذر کے جوہ چھوڑنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ حدیث شریف میں ہے کہ لوگ جوہ چھوڑنے سے رک جائیں، اور شاہدہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ نیز ایسے آدمی کو منافق لکھ دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صلوٰۃ ۱۲۱)

سوال۔۔۔ اگر کسی کا جوہ فوت ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب۔۔۔ اگر جوہ قضا ہو جائے تو نماز ظہر پڑھنی چاہیئے۔ (مشکوٰۃ صلوٰۃ ۱۲۲)

سوال۔۔۔ کیا جوہ کی اذان ثانی کا جواب دینا جائز ہے؟

جواب۔۔۔ بالکل جس طرح عام اذانوں کا جواب دینا چاہیئے اسی طرح جوہ المبارک کی دوسری اذان کا بھی جواب دینا درست ہے۔ (بخاری جلد ۱ صلوٰۃ ۱۴۵)

سوال۔۔۔ جو نماز جوہ چھوڑ دے وہ کیا کرے؟

جواب۔۔۔ جو بغیر عذر جوہ چھوڑ دے، وہ توبہ و استغفار کرے اور مستحب ہے کہ ایک دینار و رشا و حادینار صدقہ کرے۔ (مشکوٰۃ صلوٰۃ ۱۴۱)

سوال۔۔۔ نماز جوہ کے لیے جلدی آنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جوہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے

دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، وہ دیکھتے ہیں کہ پہلے کون آیا پھر کون آیا اور بہت جلدی آنے والا ایسے ہے جیسے کوئی اونٹ صدقہ کر دے، پھر جیسے کوئی گائے صدقہ کرے، پھر میٹھا، پھر مرچ، پھر انڈا صدقہ کرنے والے جتنا ثواب ملتا ہے۔ جب امام خطبہ کے لیے نکل آتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر لیٹ کر توجہ سے ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲۱، مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۰، مشکوٰۃ صفحہ

(۱۲۲)

سوال۔۔۔ جمعہ کے دن میں وہ کونسی گھڑی ہے جس میں دعا مقبول ہے؟

جواب۔۔۔ وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز مکمل ہونے تک ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۹)
بعض روایات میں نماز عصر سے غروب شمس تک کا ذکر ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۰)

نماز عیدین کا بیان

سوال۔۔۔ عید کا کیا معنی ہے؟

جواب۔۔۔ جو چیز بار بار (لوٹ کر) آئے اسے عید کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ عید سے کیا مراد ہے؟

جواب۔۔۔ مسلمانوں کی خوشی کا دن، جو ہر سال آتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا اسلام میں صرف دو عید ہیں؟

جواب۔۔۔ یہ دو انصاری کی عیدوں کے مقابلہ میں اسلام نے ہمیں جو عیدیں دی ہیں وہ تو دو ہی عید ہیں، لیکن یہ ہر نعمت اور ہر خوشی والے دن کو بھی عید کہا جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا اس کی کوئی دلیل ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں اسیدنا یحییٰ ؑ کی دعا سے جب دستِ خوان نازل ہوا تو آپ نے اس دن کو عید کہا۔ (المکرمہ، ۱۱۳) جس دن دینِ مکمل ہونے کی بشارت آئی، اس دن کو صحابہ کرام ؓ عید کہا۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۰)

بعد کے دن خصوصی رحمت نازل ہوئی تو اسے عید کہا گیا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۳۵)

سوال۔۔۔ عیدین سے کیا مراد ہے؟

جواب۔۔۔ سال کے بعد آنے والی دو عیدیں، یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

سوال۔۔۔ یہ کس کس مہینے میں آتی ہیں؟

جواب۔۔۔ عید الفطر روزوں کے ختم ہونے پر یکم شوال کو اور عید الاضحیٰ (حج کے دن کے بعد) ۱۰ ذی الحجہ کو آتی ہے۔

سوال۔۔۔ ان عیدوں کا کیا مقصد ہے؟

جواب۔۔۔ یہود و نصاریٰ نے سال کے بعد دو دن مقرر کر رکھے تھے۔ جس میں وہ کئی طرح کی غیر اخلاقی اور غیر فطری حرکات کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے بدلے اسلام کی تعلیمات کے مطابق خوشی منانے کے لیے یہ دو دن عطا کر دیئے۔

(۱) بعد جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، مشکوٰۃ

(صفحہ ۱۳۶)

سوال۔۔۔ کیا اس دن کوئی اضافی نماز بھی پڑھی جاتی ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! دونوں عیدوں میں دو، دو رکعت نماز عید پڑھنا واجب ہے۔

سوال۔۔۔ اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔۔۔ عام نمازوں کی طرح دو رکعت نماز باجماعت پڑھی جائے، ان میں صرف

چھ واجب تکبیروں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ تین تکبیریں جو پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے کی جاتی ہیں۔

سوال۔۔۔۔۔ یہ چھ تکبیریں کون سی حدیث سے ثابت ہیں؟

جواب۔۔۔۔۔ کئی احادیث سے ثابت ہیں جن میں سے صرف دو حدیثیں ملاحظہ فرمائیں!

اول۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے صحابہ کرام ؓ کی موجودگی میں فرمایا:

يَقُومُ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ تَقْرَأُ فِيهَا آيَاتُ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا آيَةً

(طبرانی کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۰۲)

یعنی آپ ﷺ قیام کرتے تو چار تکبیریں (ایک شروع میں اور تین بعد میں) کہتے پھر قرأت کرتے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد (تین اضافی اور ایک رکوع کے لیے) چار تکبیریں کہتے، چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع فرماتے۔

دوم۔۔۔۔۔ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ اور حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں: تَحْمَدُ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ

أَوْ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ عَلَى الْخَنَائِزِ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

آپ ﷺ عیدین میں جنازوں کی طرح (ہر رکعت میں) چار تکبیریں کہتے تھے۔

یعنی پہلی رکعت میں ایک شروع والی اور تین بعد میں جبکہ دوسری رکعت میں تین پہلے اور ایک رکوع کے لیے تکبیر کہتے تھے۔

سوال۔۔۔۔۔ عیدین کے احکام کیا ہیں؟

جواب۔۔۔۔۔ عیدین میں غسل کرنا، سچے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا، عید الفطر میں کوئی

میٹھی چیز کھا کر اور عید الاضحیٰ میں کچھ کھائے بغیر نماز عید کے لیے جانا، کسی کھلی جگہ پر اور

اگر کوئی عذر ہو تو مسجد میں نماز ادا کرنا نماز کے بعد خطبہ بجالانا اور آتے جاتے ہوئے راستہ تبدیل کرنا، بھگیریں کہنا اور صدقہ خیرات کرنا مستحسن ہے۔

سوال۔۔۔ بھگیریں کوئی پڑھی جاتی ہیں؟

جواب۔۔۔ اَکْبَرُ اَکْبَرُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَکْبَرُ اَکْبَرُ وَبِاللّٰهِ الْعِزَّةِ (لا ذکر للہودی صلوٰۃ ص ۱۷)

سوال۔۔۔ کیا عیدین کے لیے اذان اور اقامت بھی ہوتی ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں، عیدین کے لیے نہ اذان ہے اور نہ ہی اقامت۔ (بخاری جلد ۱ ص ۱۳۱)

سوال۔۔۔ کیا عیدین میں بھی دو خطبے پڑھے جاتے ہیں؟

جواب۔۔۔ جی ہاں!۔۔۔ نماز جمعہ کی طرح عیدین میں بھی دو ہی خطبے پڑھے جاتے ہیں (ابن ماجہ ص ۹۳) لیکن عیدین کے خطبے نماز کے بعد پڑھے جائیں گے۔

جنازہ کا بیان

سوال۔۔۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کتنے حقوق ہیں؟

جواب۔۔۔ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، جب وہ چھینک مارے تو یزید خشنی اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے، وہ بیمار ہو تو اس کی حاضرداری کرے، وہ دولت دے تو اس کو قبول کرے، اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کہے، اس کی وفات کے بعد اس کا جنازہ پڑھے، جب وہ صحت کرے تو اس کی صحت کو قبول کرے۔

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۳۳، مشکوٰۃ ص ۲۳۳)

سوال۔ عیادت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ چار پرسی یعنی کسی چار کی خبر لینا۔

سوال۔۔۔ مریض کی عیادت کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔۔۔ جب آدمی چار کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو واپس آنے تک وہ دریائے رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے۔ اور اسے ساٹھ سال کی مسافت تک جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے۔ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا مانگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵، ۱۳۶)

سوال۔۔۔ جنازہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ میت کو، میت داخل چار پائی اور میت پر پڑھنی جانے والی نماز کو بھی جنازہ کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ نماز جنازہ کوئی نماز ہے؟

جواب۔۔۔ کسی مسلمان کے فوت ہو جانے پر مسلمان اکٹھے ہو کر اس کی تکفیل کے لیے جو نماز پڑھتے ہیں اسے نماز جنازہ کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا یہ نماز فرض ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔

سوال۔۔۔ فرض کفایہ کا کیا معنی ہے؟

جواب۔۔۔ یعنی اگر عطاۃ کے چھ افراد نے بھی نماز جنازہ پڑھ لی تو باقی افراد کا بھی فرض ادا ہو جائے گا، ورنہ سب گناہ گار ہو گے۔

سوال۔۔۔ قریب المرگ انسان کے پاس کیا کریں؟

جواب۔۔۔ دنیوی بات چیت نہ کریں، سورۃ یٰسین پڑھیں۔

(۱) ماجہ صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۹، ۱۴۱

جلد ۲ صفحہ ۸۹

اور درمیانی آواز سے کلمہ پڑھیں لیکن میت کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہیں۔

سوال۔ اگر کوئی وفات پا جائے تو کیا کریں؟

جواب۔ اس کے جُزوں کو کسی چیز سے باندھ دیں، اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیں آنکھوں کو بند کر دیں اور جتنی جلدی ہو سکے غسل، کفن اور جنازہ کا اہتمام کریں۔

سوال۔ میت پر دوا کیا ہے؟

جواب۔ اگر دوا دیکھا جائے تو صرف مدے کی وجہ سے آنکھوں سے آنسوؤں کا نکل آنا مکناہ فحش بلکہ یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)

سوال۔ میت پر دوا دینا کرنا کیا ہے؟

جواب۔ دوا دینا، بے صبری کی باتیں اور فحش و ماتم حرام ہے، حدیث پاک میں ہے: جس نے چہرے پر طمانچہ مارے، مگر بیان پھاڑے اور جاہلوں والے کلمات بولے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۳)

سوال۔ میت کو غسل دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ پہلے باپودہ طہارت کریں پھر نماز کی طرح وضو کریں لیکن کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ جری کے چوں سے جوش دیجئے ہوئے پانی سے غسل دیں۔ پہلے دائیں طرف پانی ڈالیں پھر بائیں طرف۔

سوال۔ کیا مرد و عورت کو ایک جیسا غسل دیا جائے گا؟

جواب۔۔۔ مرد و عورت کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال۔۔۔ میت کو غسل کون دے؟

جواب۔۔۔ جو غسل کا مکمل طریقہ جانتا ہو، مرد کو مرد اور عورت کو عورت ہی غسل دے۔

سوال۔۔۔ کفن کیا ہونا چاہئے؟

جواب۔۔۔ مرد کے لیے تین کپڑے قیص، چادر، لفافہ (بڑی چادر) اور عورت کے لیے

پانچ کپڑے قیص، چادر، دوپٹ، لفافہ اور سینہ بند کا کفن ہونا چاہئے۔ کفن اچھا اور سفید

کپڑے کا ہونا چاہئے۔ اگر ہو سکے تو کسی متبرک کپڑے کا کفن دیں۔

سوال۔۔۔ کفن لپیٹنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔۔۔ ایک چادر نیچے بچھا کر اس پر میت کو سیدھا لٹا دیں پھر گلے میں الٹی (قیص)

ڈال دیں، پھر دوسری بڑی چادر اوپر ڈال دیں۔ سر، کمر اور پاؤں پر بند باندھ دیں۔

عورت کو چادر پھر قیص، پھر دوپٹ، پھر سینہ بند اور پھر لفافے (بڑی چادر) میں لپیٹ دیں

اور بند باندھ دیں۔

سوال۔۔۔ جنازہ جلدی اٹھانا چاہیے یا لیٹ؟

جواب۔۔۔ جنازہ میں بغیر شرعی عذر کے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے کہ

”جنازہ جلدی لے کر چلو، اگر وہ نیک ہے تو اسے اس کے انجام کی طرف پہنچاؤ، اور اگر وہ

برا ہے تو اپنے کندھوں سے بوجھا تارو“۔ (بخاری جلد ۶ صفحہ ۱۷۱)

سوال۔۔۔ جنازہ لے کر چلنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔۔۔ چار پائی کو اس طرح اٹھائیں کہ میت کا سر ہر صورت میں آگے کی طرف

رہے، تمام لوگ اس کے پیچھے چلیں، کندھا دینے والا ایک طرف سے کندھا دینا شروع

کرے اور قمام پائپوں کو باری باری کندھا دے۔

سوال۔ کیا جنازہ کے ساتھ جاتے ہوئے کلمہ پڑھنا بھی درست ہے؟

جواب۔ جی ہاں، میت کے پاس اور جنازہ کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے۔

سوال۔ کیا یہ عمل رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے؟

جواب۔ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے ساتھ کثرت سے کلمہ

پڑھتے تھے۔ (نصاب الرأۃ جلد ۲ صفحہ ۲۹۲، کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۴۱۵)

سوال۔ کیا نماز جنازہ مسجد میں جائز ہے۔

جواب۔ نہیں، شرعی عذر کے بغیر مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا ناجائز ہے۔ مسجد میں جنازہ

پڑھنے سے ثواب نہیں ملتا۔ (ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۹۸، کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۴۱۰)

سوال۔ نماز جنازہ پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔ جو آدمی نماز جنازہ پڑھتا ہے، اسے ایک قیراط اور جو نماز کے بعد فتن میں بھی

شریک ہوتا ہے، اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۷۷، ابن ماجہ صفحہ ۱۱۰)

(۱۱۱)

سوال۔ نماز جنازہ اور نجی آواز سے بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب۔ نہیں، یہ خلاف سنت ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے بھی اپنی آواز سے جنازہ

نہیں پڑھا۔ اس لیے جنازہ آہستہ آواز سے ہی پڑھنا چاہیے۔

سوال۔ نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں ہاضو قبلہ رو ہوں، اور نیت کر کے ہاتھوں کو کانوں کی لویک اٹھا کر تکبیر کہیں اور ناف کے نیچے ہانچ لیں، پھر تمام پڑھیں دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں اور تیسری تکبیر کے بعد کوئی دعا پڑھ لیں مثلاً:

۱۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَمَلِنَا وَنَهْيِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَمَانِنَا وَخَفَرِنَا وَكَيْفَرِنَا وَذَمْرِنَا
وَأَنْفُسَنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَخْوَفَيْتَهُ مِنَّا فَاَخِيْهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَقَّفْتَهُ مِنَّا فَتَوَقَّهْ عَلٰى
الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِثْنَا اَجْرًا وَلَا تَفْزِنَا بِعَدَمِهِ (مکھڑہ صفحہ ۱۳۶)

۲۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا بِنَ فُلَانٍ فِیْ ذَنْبِکَ وَخَلَعَ جَوَارِکَ فِیْهِ مِنْ فِئْتِنَا الْکَثِیْرَ
وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَبْلُ الْوَقَایِ وَالْعَقِی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ۔ (مکھڑہ صفحہ ۱۳۶)

۳۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ تُرْکَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ
وَاعْسِلْهُ بِالْعَذَاءِ وَالْقُلُوحِ وَالتَّرَدُّ وَیُؤْمِنُ مِنَ الْخَطَا بِمَا حَمَّكَ نَقَمْتَ الثُّوْبِ الْاَبْیَضِ
مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا اَحْسَنًا مِنْ دَارِهِ وَابْلَا خَيْرًا مِنْ اَبْلِیْهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ
وَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَهْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ (مکھڑہ صفحہ ۱۳۵)

پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کھول دیں اور دونوں طرف سلام بھیج دیں۔

سوال۔۔۔ تا بالغ بچے یا بچی کے لیے کوئی دعا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ تا بالغ بچے کے لیے یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا سَلَفًا قَرَطًا وَذُخْرًا وَ

اَجْرًا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۸، مکھڑہ صفحہ ۱۳۸)

اور تا بالغ بچی کے لیے یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا سَلَفًا قَرَطًا وَذُخْرًا وَ اَجْرًا

سوال۔۔۔ اگر جنازہ سے زیادہ رو ہوں تو کوئی دعا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ متحد جنازوں اور بڑوں اور چھوٹوں کے اکٹھے جنازوں میں بھی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَمَلِنَا وَتَهْنِئَةً... والی دعا ہی پڑھی جائے گی۔

سوال۔۔۔ کیا نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا درست ہے؟

جواب۔۔۔ بالکل درست ہے، حدیث شریف میں ہے..... (إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْنَحْبِ قَالُوا خُذُوا إِلَهُ الدُّعَاءِ) (حدیث کا جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۶) یعنی جب تم میت پر نماز پڑھو تو پھر پورے انخلاص کے ساتھ اس میت کے لیے دعا مانگو۔
اس کے علاوہ بھی جب چاہیں میت کے لیے دعائے مغفرت کر سکتے ہیں۔

سوال۔۔۔ یہ قل، دسواں، چالیسواں اور سالا نہ ختم کیا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ بھی فوت شدگان کے لیے دعائے بخشش اور ایصالِ ثواب کے مختلف طریقے ہیں جو شرعاً جائز اور درست ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا میت کو دعا کا قاعدہ ہوتا ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں ازعموں کی دعاؤں سے مرنے والوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے..... مثلاً: حدیث شریف سے ثابت ہے کہ:

1..... اگر سو یا چالیس مسلمان مرنے والے کا جنازہ پڑھ کر اس کے لیے بخشش کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے اور میت کو بخش دیتا ہے۔

(مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۰۸)

2۔۔۔ قبر میں میت ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کا اظہار کرتی ہے اور جب اسے دعا ملتی ہے تو وہ اس کو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، زندہ لوگوں کا مرنے والوں کے لیے یہی تحفہ ہے کہ وہ ان کے لیے بخشش کی دعا کیا کریں۔

(منکھوہ صفحہ ۲۰۶)

سوال۔ کیا میت کو ہر قسم کی نیکی کا ثواب پہنچانا جائز ہے؟

جواب۔ جی ہاں احدیث شریف میں ہے، اگر مرنے والا مسلمان ہے تو تم اس کے لیے غلام آزاد کرو، حج کرو یا صدقہ و خیرات یعنی نیکی کا کوئی عمل بھی کرو تو اسے ان کا ثواب پہنچتا ہے۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۳۳، منکھوہ صفحہ ۲۶۶)

۵..... ایک صحابی رحمہ اللہ نے حضور اکرم ﷺ کی اجازت سے ایک پھلدار باغ اپنی ماں کے نام پر صدقہ کیا تھا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۸۶)

۵..... حضرت سعد رحمہ اللہ نے اپنی ماں کے نام کا کتواں کھدوایا تھا۔ (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۳۶)

۵..... حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اپنی ذات کو ایصالِ ثواب کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

سوال۔ کیا کھانے پر میت کا نام لینے سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے؟

جواب۔ بالکل غلط ہے، اگر کھانے پر میت کا نام لینے سے وہ چیز حرام ہو جاتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی بھی ایصالِ ثواب کی چیزوں پر فوت شدگان کا نام نہ لیتے۔

سوال۔ وَنَا أٰهْلًا بِهٖ لِيُغْفِرَ لَہُمْ کَا مَعْنٰی کیا ہے؟

جواب۔ مشرکین کہہ اپنے جانور جنوں کے نام پر ذبح کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے نام پر ذبح کرنے کا حکم دیا اور یہ آیت نازل فرمائی کہ ہر وہ جانور جسے غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ (مارکب خیر)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ عام حالات میں صرف کسی چیز پر کسی انسان کا نام آ

جانے سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے، ورنہ دنیا کی کوئی چیز بھی حلال نہیں رہ سکتی، کیونکہ ہر چیز پر انسانوں کے نام آتے ہیں، ایک صحابی نے حضور ﷺ کے نام کا ایک بکرہ مقرر کر رکھا تھا۔ (کتاب الاضیاء نمبر ۱۱۲، رقم الحديث ۳۶۸)

سوال۔ کیا ایصالِ ثواب کا مرد و عورت ہی اپنا یا جاسکتا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ بھی درست ہے، لیکن اگر اس کے علاوہ کسی بھی جائز طریقے سے ایصالِ ثواب کیا جائے مثلاً: کسی کو لباس پہنانا، دعوت کھانا، مسجد و مدرسہ سے تعاون کرنا، نفل نماز ادا کرنا، یہ تمام طریقے بھی صحیح اور درست ہیں۔

سوال۔ کیا قبر پر اذان دینا صحیح ہے؟

جواب۔۔۔ یہ ایک مستحب چیز ہے، جس کا میت کو فائدہ ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا قبر پر سبز مٹی اور پھول یا گھاس ڈالنے کا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! جب تک یہ چیزیں سبز اور تر رہتی ہیں تب تک میت کے حذاب میں کمی ہوتی ہے۔ سبز اور تر مٹی قبر پر رکھنے کا ثبوت حدیث میں ہے ملاحظہ ہوا بخاری جلد ۱ ص ۱۸۱، ۱۸۲، مسلم جلد ۱ ص ۱۳۱۔

روزوں کا بیان

سوال۔۔۔ روزہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ کسی علف، بالغ مسلمان مرد یا عورت کا صبح صادق (سحری ختم ہونے) سے لے کر صبح کے غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانے پینے اور جماع سے دور رہنے کا نام روزہ ہے۔

سوال۔ کون سے مہینے کے روزے مسلمان پر فرض ہیں؟

جواب۔۔۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے مسلمانوں پر فرض کیے گئے ہیں۔

سوال۔۔۔ اگر کوئی ماہ رمضان کے روزوں کا انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ ایسا آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑنا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ کبیرہ گناہ ہے، قیامت کے دن اس کے بدلے میں روزہ خ کا عذاب ہوگا

سوال۔۔۔ شرعی طور پر کس آدمی کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

جواب۔۔۔ بیمار، مسافر، حائضہ اور حاملہ یا دودھ پلانے والی (اگر انہیں تکلیف کا ڈر ہو تو)

یہ لوگ طہر والے دنوں کے روزے چھوڑ کر باقی دنوں کے روزے رکھیں گے، ان عذروں کی وجہ سے اگر کوئی رمضان کے کچھ یا تمام روزے نہ رکھ سکا تو وہ بعد میں ان روزوں کی قضا کرے گا۔

سوال۔۔۔ روزہ رکھنے کی نیت کیا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ پختہ ارادہ کرنا کہ میں رمضان کے فلاں دن کا روزہ رکھ رہا ہوں۔

سوال۔۔۔ روزہ کھولنے کی دعا کونسی ہے؟

جواب۔۔۔ روزہ کھولنے کی کئی دعا ہیں، مثلاً:

۱۔۔۔۔۔ اَللّٰهُمَّ لَنَحْيِ حَشِشًا وَعَلٰی ذٰلِكَ اَقْطَرُ (۱۰۰ جلد ۱ صفحہ ۳۲۲)

۲۔۔۔۔۔ ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعَرُؤُ وَنَبَتْ الْأَنْجَارُ اِنْفَايَ ۝

(۱۰۰ جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ و مکتبہ صفحہ ۱۷۵)

سوال۔۔۔ روزہ کن اشیاء سے کھانا مستحب ہے؟

جواب۔۔۔ اولاً تو بھگور سے اگر بھگور نہ ہو تو پانی یا درود سے (مکتوبہ صفحہ ۱۷۵)

اگر یہ بھی نہ ملے تو جو بھی حلال اور پاکیزہ چیز میسر ہو اسی سے روزہ مکمل کئے جاسکتے ہیں؟

سوال۔۔۔ کسی کو روزہ افطار کرانے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔۔۔ جتنا ثواب روزہ رکھنے والے کو ملتا ہے، اتنا ہی روزہ افطار کرانے والے کو

ملے گا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اس کی گردن درودِ شمس سے آزادی کر دی

جاتی ہے اور جو آدمی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے، اسے حضور اکرم ﷺ کے حوض

مبارک سے سیراب کیا جائے گا اور جنت میں داخل ہونے تک پیاسہ نہ ہوگا (مکتوبہ صفحہ

۱۷۳، ۱۷۴)

سوال۔۔۔ کیا کسی کے پاس روزہ افطار کرانے سے اپنے ثواب میں کمی تو نہیں ہوتی؟

جواب۔۔۔ نہیں اللہ تعالیٰ دونوں کو برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔

سوال۔۔۔ نفلی روزہ کب رکھنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کا روزہ۔ محرم کے عام دنوں کے روزے یا

دو روزے نو، دس یا دس، گیارہ محرم کا۔ شوال کے چھ روزے۔ حج کے دن کا روزہ۔ ماہ

رجب کے روزے۔ شعبان کے روزے۔ ہفتہ اور اتوار کا روزہ۔ سوموار اور جمعرات کا

روزہ رکھنا مستحب ہے۔

سوال۔۔۔ نفلی روزہ کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔۔۔ ایک روزے کے بدلے روزہ دار کو ستر سال کی مسافت کے برابر آگ سے

دور کر دیا جائے گا۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۷۳)

زکوٰۃ کا بیان

سوال۔ زکوٰۃ کا مفہوم کیا ہے؟

جواب۔ زکوٰۃ کا لفظی معنی پاک ہونا اور بڑھنا ہے، مسلمان سال کے بعد اپنے مالوں سے جو شریعت کا معین کردہ حصہ نکالتے ہیں اسے ”زکوٰۃ“ کہا جاتا ہے۔

سوال۔ کیا ہر مسلمان پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب۔ نہیں! صرف صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر اپنے مال کی زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال۔ صاحب نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جس مرد یا عورت کے پاس ہاون تو لے چاندی یا ساڑھے سات تو لے سونا یا دونوں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہوں، لیکن دونوں کو ملانے سے کوئی ایک یعنی چاندی یا سونے کا نصاب پورا ہو جائے یا اس نصاب کے برابر رقم ہو تو اسے صاحب نصاب کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا سال سے پہلے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب۔ سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری تو نہیں، لیکن اگر کوئی ادا کر دے تو درست ہے۔

سوال۔ زکوٰۃ کسے دینی چاہئے؟

جواب۔ فقیر، مسکین، ضرورت مند، مہاجر، مقروض اور مسافر کو زکوٰۃ دینا درست ہے

اور اگر اپنے رشتہ داروں اور علاقہ میں اس قسم کے لوگ ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا افضل ہے۔ نیز دینی مدارس (جہاں مسافر طلباء ہوں) کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

سوال۔ کیا کافر کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں! کافر کو دی گئی زکوٰۃ امانت ہوگی۔

سوال۔ کیا گستاخ عقیدے والے کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب۔ جی نہیں! ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا گناہ ہے۔

سوال۔ کیا رقبہ عامہ اور کفن و دفن کے لیے زکوٰۃ کا مال استعمال ہو سکتا ہے؟

جواب۔ نہیں، مسجد کی تعمیر، کفن و دفن، ہوائے، کنواں، سبیل وغیرہ پر زکوٰۃ کا مال صرف نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ زکوٰۃ دینے والے کے حلقہ کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر وہ بالکل زکوٰۃ کا منکر ہے تو دائرہ اسلام سے خارج ہوگا، ورنہ سخت گنہگار ہوگا اور روزِ آخر کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ قارئینِ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک بڑا مالدار آدمی تھا، اسے زمین میں اسی لیے دھنسا دیا گیا کہ اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

سوال۔ کیا گھروں میں پڑے ہوئے زیورات کی زکوٰۃ بھی ادا کی جائے گی؟

جواب۔ جی ہاں! گھروں میں پڑے ہوئے اور عورتوں کے پہنے ہوئے تمام زیورات کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی، جبکہ وہ شرعی نصاب کو پہنچتے ہوں۔

سوال۔ کیا ایک چیز کی ہر سال زکوٰۃ ادا کی جائے گی؟

جواب۔ ہاں! مقدارِ نصاب مال پر جب بھی سال گزرے گا اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

سوال۔ کیا بیوی کے زیمپر کی زکوٰۃ شوہر دے گا؟

جواب۔ نہیں، اس کی بیوی ہی ادا کرے گی۔

سوال۔ کیا گھریلو استعمال کی اشیاء پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب۔ گھر کی عام استعمال ہونے والی اشیاء مثلاً رہائشی مکان، برتن، کپڑے، کار فریج، گھریلو مشین، فرنیچر، ٹیبلٹ، کمپیوٹر اور سائیکل وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

سوال۔ کیا کرائے کے مکانات پر بھی زکوٰۃ لازم ہے؟

جواب۔ ان کی آمدنی پر زکوٰۃ ہوگی۔

سوال۔ فیکٹری اور گاڑی کی زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی؟

جواب۔ فیکٹری کی آمدنی اور تجارت والے مال پر، ایسے گاڑی اگر کاروبار کے لیے ہے تو اس کی آمدنی پر زکوٰۃ ہے، ورنہ نہیں۔

سوال۔ کیا اپنے بیٹے یا بیٹی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب۔ جیہا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی کو، ایسے ہی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو بھی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

سوال۔ کیا بہن، بھائی، بھوپر اور دانا کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں! انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

سوال۔ کیا سادات کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب۔ نہیں، اس کے علاوہ حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس اور حضرت حارث بن عبداللہ (ؓ) کی اولاد کو بھی زکوٰۃ نہیں دیں گے۔

حج کا بیان

سوال۔ حج کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ ہر سال ماہ ذوالحجہ کے مخصوص دنوں میں مسلمان مکہ مکرمہ کی سرزمین پر جمع ہو کر جو خاص امور سر جانجام دیتے ہیں انہیں شرعی اصطلاح میں ”حج“ کہا جاتا ہے۔

سوال۔ حج ادا کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ انسان اپنا فرض ادا کر لیتا ہے اور اگر وہ صحیح طریقہ سے احکام خداوندی کے مطابق حج ادا کرے تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۱)

سوال۔ اگر کوئی جان بوجھ کر حج نہیں کرتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ صاحب طاقت مسلمان پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے، اگر کوئی جان بوجھ کر حج نہیں کرتا تو حدیث شریف میں ہے کہ ایسے آدمی کے متعلق کوئی ضمانت نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۲)

سوال۔ تلبیہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ حج یا عمرہ کرنے والے لوگ بلند آواز سے جو مخصوص عربی کلمات پڑھتے ہیں انہیں ”تلبیہ“ کہتے ہیں۔

سوال۔ وہ کلمات کون سے ہیں؟

جواب۔ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، إِنَّ الْغَنَدَ وَالْبَغْدَ قُلُوبُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ (بخاری جلد ۱ ص ۲۱۰)

سوال۔ احرام کیا ہے؟

جواب۔ سفید رنگ کی دو بڑی چادریں جنہیں مرد حضرات حج و عمرہ کے موقع پر ایک چادر کے طور پر اور ایک قمیض کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

سوال۔ کیا عورتیں بھی یہ چادریں پہنتی ہیں؟

جواب۔ نہیں! عورتیں سفید رنگ کا عام لباس ہی پہنیں گی۔

سوال۔ سعی کیا ہے؟

جواب۔ بیت اللہ کے قریب مضا اور مروہ نام کی دو پہاڑیاں ہیں حج و عمرہ کے وقت ان دونوں کے درمیان سات چکر لگانا ”سعی“ کہلاتا ہے۔

سوال۔ حجرا سود کیا ہے؟

جواب۔ یہ ایک جنتی پتھر ہے، جو پہلے دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن لوگوں کی خطائیں چس چس کر سیاہ ہو چکا ہے۔ (ترمذی جلد ۱ ص ۱۰۷) اس لیے اسے حجرا سود یعنی کالا پتھر کہا جاتا ہے۔ یہ خاند کعبہ کے دروازے کے قریب نصب ہے۔

سوال۔ طواف کیا ہے؟

جواب۔ خاند کعبہ کے ارد گرد چکر لگانے کو ”طواف“ کہتے ہیں۔ حج و عمرہ میں سات چکر لگائے جاتے ہیں، پہلے تین چکر کڑ کر اور باقی عام حالت میں لگانے چاہئیں۔

سوال۔ آبِ ذرہم کیا ہے؟

جواب۔ بیت اللہ کے قریب پانی کا ایک چمچہ ہے، جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے جاری ہوا تھا۔ اس کا پانی بڑا حیرت انگیز اور شفا بخش ہے۔

سوال۔ ری حمار کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ میدان مٹی میں چھوٹے بڑے تین ستون (کھڑے) ہیں، جنہیں عرف عام میں ”شیطان“ بھی کہا جاتا ہے۔ انہیں مخصوص ایام اور معین مقدار میں ہتھ مارنے کو ”ری حمار“ کہتے ہیں۔

سوال۔ مقامِ ابراہیم کیا ہے؟

جواب۔ یہ ایک پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ حامی لوگ حکمِ خداوندی کے مطابق اس کے سامنے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ آج بھی اس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان موجود ہیں۔

سوال۔ میقات کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ جس جگہ سے حامی حضرات حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھتے ہیں اس جگہ کو ”میقات“ کہتے ہیں۔

سوال۔ ہمارے لیے کونسا ”میقات“ ہے؟

جواب۔ اس جگہ کا نام ”یلملم“ ہے۔

سوال۔ کیا میقات سے گزرنے کے بعد بھی احرام باندھ سکتے ہیں؟

جواب۔ نہیں البتہ احرام کے ان جگہوں سے آگے گزرنا منع ہے اس لیے یہاں پہنچ کر یا اس سے پہلے ہی احرام باندھ لینا چاہیے۔

سوال۔ کیا حج ادا کرنے کے بعد مدینہ شریف جانا ممنوع ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں! مدینہ منورہ جانا ہیٹھ ایما عماروں کا معمول رہا ہے (تو ہی بر مسلم جلد ۸ ص ۸۴) اور اس سے روکنے والے خدا اور رسول (ﷺ, ﷺ) کی بارگاہ میں سخت مجرم ہیں اور مسلمانوں کے طریقہ کے خلاف بھی۔

سوال۔۔۔ زیارتِ مدینہ نبوی کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔۔۔ حدیثِ پاک میں ہے:

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَنَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (دارِ قلم جلد ۲ ص ۸۷۸)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی۔

سوال۔۔۔ کیا مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی کوئی فضیلت ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں!۔۔۔ حدیثِ شریف میں ہے کہ جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں اس کی ایک نماز بھی نہ چھوٹے تو اس کے لیے جہنم کی آگ سے آزادی اور عذاب سے نجات لکھی جاتی ہے اور وہ عطاقی سے بری ہو گیا۔ (مسند احمد جلد ۳ ص ۱۵۵)

سوال۔۔۔ خاکِ مدینہ کی کیا شان ہے؟

جواب۔۔۔ اس میں شفا ہے۔ (بخاری جلد ۲ ص ۸۵۵)

اسی لیے اس خاک کو صرف مٹی نہیں بلکہ ”خاکِ شفا“ کہا جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا مدینہ شریف کو شربِ کھنا جائز ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں! اگر کوئی کہہ لے تو وہ استغفار کرے اور تین بار طیب، طیب، طیب کہے۔

نکاح کا بیان

سوال۔ نکاح کے کتے ہیں؟

جواب۔ دو گواہوں کی موجودگی میں حق مہر مقرر کر کے مرد اور عورت کا جو قطعی قائم ہوتا ہے اسے ”نکاح“ کہتے ہیں۔

سوال۔ نکاح کرنا کیا ہے؟

جواب۔ نکاح کرنا ہمارے نبی کریم ﷺ کی مہارک سنت ہے۔

سوال۔ مہر کیا ہے؟

جواب۔ وہ روپے یا زیور و غیرہ جو مرد اپنی ہونے والی بیوی کو نکاح کے موقع پر ادا کرنے کا اقرار کرتا ہے اسے ”مہر“ کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا حق مہر سوا تیس روپے ہوتا ہے؟

جواب۔ بالکل غلط، حق مہر سوا تیس روپے نہیں، بلکہ ہر آدمی کی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ ہونا چاہئے اور وہ اس درجہ سے کم نہ ہو۔

(دار قطنی جلد ۳ صفحہ ۲۳۵، سنن کبریٰ جلد ۷ صفحہ ۲۴۰، مصنف عبدالرزاق

جلد ۶ صفحہ ۱۷۹)

سوال۔ نکاح کے لیے کس چیز کا اعتبار کرنا چاہئے؟

جواب۔ عام طور پر برادری، مال و دولت، حسن و جمال اور دینداری و پارسائی کو دیکھا جاتا ہے لیکن سب سے زیادہ ترجیح دینداری و پارسائی اور مذہبی تعلیمی کو دینی چاہئے۔

سوال۔ کیا بچی اور بچے سے نکاح کی اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب۔ جی ہاں اطفال بالغ اولاد سے نکاح کی اجازت لینا ضروری ہے، اگر وہ انکار کریں تو زبردستی یکطرفہ فیصلہ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

کرائے کہ تجھے فلاں بہت فلاں، اتنے حق مہر میں قبول ہے؟۔ بعد میں دعا مانگے، اور کوئی بیٹھی چیز تقسیم کی جائے۔

سوال۔۔۔ خدا خواہتا اگر کسی وقت مرد عورت میں جھڑا ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب۔۔۔ مرد ہر ممکن کوشش کرے کہ بیوی سمجھ جائے، اسے ڈرائے، دھمکائے، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کا ہسٹرا لگ کر دے، پھر بھی درست نہ ہو تو تھوڑی بہت سزا بھی دے سکتا ہے۔ لڑکی اور لڑکے والے لڑکھان کر ان کا تصفیہ کرادیں۔ اگر کسی طرح بھی صلح کی صورت نہیں نکلتی تو مرد اسے ایک طلاق دے دے۔ اگر اس دوران صلح ہو جائے تو طہنیک ورنہ دوسرے مہینہ دوسری طلاق دے، اب بھی وہ آپس میں رجوع کر سکتے ہیں۔ اگر مرد تیسری طلاق نہیں دیتا تو یہ دونوں ایک طلاق یا دو طلاقیں ہونے کے صورت میں زندگی میں جب چاہیں بغیر کسی رکاوٹ کے نیا نکاح کر سکتے ہیں۔

سوال۔۔۔ اگر مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ طلاق کا مقصد تو ایک سے بھی پورا ہو جاتا ہے، جہاں تک ہو سکے تین طلاقیں دینے سے بچنا چاہئے، لیکن اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو اب اس کی بیوی اس پر بالکل حرام ہو جائے گی، چاہے وہ تین طلاقیں ایک وقت میں دے دے یا علیحدہ علیحدہ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۱، مسلم جلد ۱ صفحہ ۷۶، ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۰۶، ابن ماجہ صفحہ ۱۳۷)

سوال۔۔۔ کیا وہ دوبارہ کسی صورت میں نکاح نہیں کر سکتے؟

جواب۔۔۔ اگر عورت پہلے مرد کے پاس آنے پر ہی خد کرے تو اسلامی قانون کے مطابق اب وہ صرف ایک صورت میں ہی واپس آ سکتی ہے کہ کسی دوسرے مرد سے (بغیر

کسی شرط کے) نکاح کرے اور اگر وہ اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے۔ (یا فوت ہو جائے) تو عدت گزار کر پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ ملاحظہ ہو!

(الہقرہ، ۲۳۰، بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۱، مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۳)

سوال۔۔۔ عدت کیا ہے؟

جواب۔۔۔ طلاق ہونے یا مرد کے فوت ہو جانے کے بعد عورتیں جو دنوں کی گنتی پوری کرتی ہیں اسے شرعی اصطلاح میں ”عدت“ کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ عدت کتنی ہوتی ہے؟

جواب۔۔۔ عام عورت کی عدت طلاق کے بعد تین حیض (تقریباً تین مہینے) اور حاملہ عورت کی عدت بچے کی پیدائش ہے اور جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ عورت چار ماہ اور دس دن کی عدت پوری کرے۔ (الہقرہ، ۲۲۸، الحرم، ۴، الہقرہ، ۲۳۴)

سوال۔۔۔ اگر کسی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟

جواب۔۔۔ اس کی عدت تین ماہ ہے۔ (الحرم، ۴)

سوال۔۔۔ کیا مرد پر بھی عدت ہوتی ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں عدت صرف عورت پر ہی ہوتی ہے۔

سوال۔۔۔ طلاق دہلی عورت عدت کس طرح پوری کرے؟

جواب۔۔۔ وہ اس دوران خود کو دوسرے نکاح سے روکے، کسی دوسرے سے نکاح کا بیچاں قبول نہ کرے، نہ ڈسٹکار نہ کرے اور خاوند کے گھر سے نہ نکلے۔

سوال۔۔۔ کیا وہ کام کاج کے لیے نکل سکتی ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں، کیونکہ اس کا خرق طلاق دینے والے مرد پر واجب ہے۔

سوال۔۔۔ وفات والے کی بیوی کیا کرے؟

جواب۔۔۔ وہ اسی گھر میں حدت گزارے اور رنگین کپڑے بازو پر پہنے، خوشبو لگانے اور مرد لگانے سے باز رہے اس پر سوگ واجب ہے۔ وہ دن میں ضروری کام کاج کے لیے باہر جاسکتی ہے مگر رات وہ اسی گھر میں آجائے۔

ضمیمہ



متفرقات

نیت کا بیان

سوال۔۔۔ اخلاص کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔۔۔ اخلاص، خالص، پاک اور صاف کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال۔۔۔ اخلاص کا اسلامی معنی کیا ہے؟

جواب۔۔۔ ہر اچھا کام محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سرانجام دینے کا ارادہ کرنا۔

سوال۔۔۔ حسن نیت کا کیا معنی ہے؟

جواب۔۔۔ اپنے نیک اعمال کے لیے اچھی نیت کر لینا۔

سوال۔۔۔ نیت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر فرد کو

صرف وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲)

سوال۔۔۔ نیت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: يَشْفَا لِمَنْ مِّنْ خَلْقِهِ مَن عَقَلَهُ

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (طبرانی کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲۸)

سوال۔۔۔ کیا صرف نیت ہی کافی ہے، عمل کی کوئی ضرورت نہیں؟

جواب۔۔۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی نیک کام کی نیت کر لی جائے اور کسی مجبوری کی بنا پر اس پر عمل نہ ہو سکا تو اس کا ثواب ضرور ملے گا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ عمل میں دیکھا و اور مسودہ نمائش بھی ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے ثواب میں کمی آ جائے گی، لیکن نیت کر لینے سے اس نیکی کا ثواب مل جاتا ہے۔

سوال۔۔۔ صرف نیت پر ثواب کے حلقہ کوئی حدیث ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! ارشاد نبوی ہے: پس جس نے نیکی کا ارادہ کر لیا، پھر اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اگر ارادہ کے بعد عمل بھی کر لے تو دس نیکیوں سے لے کر سات سو لکھتے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۷)

سوال۔۔۔ کیا ایک عمل کی ایک سے زیادہ بخشیں بھی ہو سکتی ہیں؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! جتنی زیادہ بخشیں ہوں گی اتنا ہی اجر ملے گا۔

سوال۔۔۔ کوئی مثال بیان کریں؟

جواب۔۔۔ اگر کوئی شخص مسجد میں جانے کا ارادہ کرے تو اس کے ساتھ یہ بخشیں بھی کر سکتا ہے کہ نقل احکام کر دوں گا، جامعہ نماز ادا کروں گا، اذان دینے کا موقع ملا تو اذان دوں گا، قامت کہوں گا، مسجد میں کھرا کر کھڑا ہو گا تو صفائی کروں گا، کوئی بیمار ملا تو حجامداری کروں گا، کوئی مسئلہ سیکھوں گا، نمازیوں کو سلام کہوں گا، اگر کسی نے کوئی اچھا مشورہ طلب کیا تو ضرور دوں گا، کوئی محتاج ہوا تو اسے وضو کروں گا، کوئی معذور ملا تو اسے گھر تک چھوڑ آؤں گا، کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کروں گا، نیکی کا حکم دوں گا برائی سے منع کروں گا، اگر حلقہ ذکر ہو تو اس میں شریک ہوں گا، وحفظ و فصاحت کے

پروگرام میں شرکت کروں گا وغیرہ۔

سوال۔۔۔ اگر کوئی اچھا کام دینی غرض کے لیے کیا جائے تو؟

جواب۔۔۔ اس کا ثواب ختم ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

سوال۔۔۔ اگر کوئی برا کام اچھی نیت سے کریں تو کیا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ بہت بری حرکت ہے ایسا کرنے والے کے ایمان کو خطرہ ہے۔

سوال۔۔۔ کیا برائی کی نیت کر لینے سے ہی مکناہ شمار ہونے لگتا ہے؟

جواب۔۔۔ برائی کی نیت کرنا اچھا کام نہیں، لیکن صرف نیت کرنے سے ہی مکناہ نہیں کہتا

جانتا جب تک اس پر عمل نہ کرے۔

اطاعت و اتباع

سوال۔۔۔ مسلمان ہونے کے نامطعم پر کیا ضروری ہے؟

جواب۔۔۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت اور اس کے محبوب پاک ﷺ کے

اسوۂ حسنہ کو اپنانا ضروری ہے۔

سوال۔۔۔ اطاعت کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ اس کا معنی ہے حکم ماننا، فرمانبرداری کرنا، کسی کا حکم چرنا۔

سوال۔۔۔ اتباع کا مفہوم کیا ہے؟

جواب۔۔۔ پیروی کرنا، نقش قدم پر چلنا کسی کا طریقہ اپنانا۔

سوال۔۔۔ ہمیں کس کی پیروی کرنی چاہئے؟

جواب۔۔۔ ہمیں اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنی چاہئے اور آپ کے

بعد دوسرے انعام یافتہ لوگوں کی۔

سوال۔ کیا قرآن پاک میں اس بات کا ذکر موجود ہے؟

جواب۔ جی ہاں قرآن پاک میں جگہ جگہ حضور اکرم ﷺ اور دیگر نیک لوگوں کی تابعداری کا ذکر ہے۔ سورۃ فاتحہ میں ہے: تَاٰخِذِيْنَ الصُّرَاطِ الْيُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ... آلاہد۔ (الفتح: ۶۰)

(اے اللہ!) ہمیں اپنے انعام والے لوگوں کے سیدھے راستے پر چلا۔

سوال۔ کوئی ایک آیت بتادیں جس میں خصوصاً حضور ﷺ کی اتباع کا ذکر ہوا
جواب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاَتَّبِعُوْنِيْ يَحْبِبْكُمُ اللّٰهُ... (آل عمران: ۳۱)
اے محبوب! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا۔

سوال۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی پیروی کس طرح کریں؟

جواب۔ آپ کی سادہ سادہ سنتوں کا علم حاصل کر کے ان پر عمل کریں۔

سوال۔ سنت پر عمل کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ شَيْئَيْنِ لَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَحَبَّنِيْ حَانَ نَحْيِيْ الْجَنَّةِ (مسلم: ۳۰)
جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کے لیے
سو ہیروں کا ثواب ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۰)

سوال۔۔۔ سنت سے منہ موڑنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَسَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۵۸، ۷۵۹)

جواب۔۔۔ جس نے میری سنت کو نہ پسند کیا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

مزید ارشاد فرمایا:

میری ساری امت جنت میں جائے گی، سوائے اس کے جس نے میرا انکار
کیا، عرض کیا کیا انکار کس نے کیا؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل
ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۱)

سوال۔۔۔ جس سنت پر لوگوں نے عمل چھوڑ دیا اسے اپنانے کا کیا اجر ہے؟

جواب۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری کسی چھوڑی ہوئی سنت کو جاری کیا تو اس کے لیے اپنا اور بعد
میں عمل کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا اور لوگوں کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔

(ترمذی جلد ۲)

صفحہ ۹۲

دوسری روایت میں ہے:

عَنْ أَنَسٍ شَيْبَانِيٍّ فَقُلْتُ أَخْبَانِي بَوَاحِشٍ أَخْبَانِي عَمَّانٍ عَمَّانٍ فِي الْجَنَّةِ

(ترمذی)

جس نے میری سنت کو زعمہ کیا اس نے مجھ کو زعمہ کیا اور وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

سنت اور حدیث

سوال۔ لفظ حدیث کا کیا معنی ہے؟

جواب۔ اس کا معنی ہے ”بات“ خواہ وہ کسی کی بھی بات ہو۔

سوال۔ شریعت میں حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ محمد ﷺ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل اور تقریر، صحابی کے قول و

فعل اور تقریر اور تابعی کے قول و فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ (مختصر مکتبہ)

صفحہ ۳

سوال۔ تقریر کا کیا معنی ہے؟

جواب۔ کسی کے سامنے کوئی کام ہوا لیکن اس سے منع نہ کیا۔

سوال۔ کیا حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے؟

جواب۔ جی ہاں! جن پر عمل ہو سکتا ہے ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

سوال۔ کیا ہر حدیث پر عمل نہیں ہو سکتا؟

جواب۔ جی ہاں! ہر حدیث پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

سوال۔ وہ کس طرح؟

جواب۔ کیونکہ حدیثوں میں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں بھی ہیں، وہ امور بھی

ہیں جو صرف آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں، وہ احکام بھی موجود ہیں جو منسوخ ہو چکے

ہیں، وہ باتیں بھی ہیں جو بعض لوگوں کے لیے خاص ہیں ساری امت ان پر عمل نہیں کر سکتی، اس لیے ہر حدیث پر عمل نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ کیا ہر سنت پر عمل ہو سکتا ہے؟

جواب۔ کیوں نہیں! کیونکہ سنت کا معنی ہی یہ ہے:

الطَّرِيقَةُ الْمَشْلُوكَةُ فِي الدِّينِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَلَوْ تَخَالَفَتْ قَرُصًا

آؤ زواجہا۔ (معجم الصحاح جلد اول صفحہ ۲۲۲)

یعنی دینی طریقہ اور اسلامی راستہ خواہ وہ فرض ہو یا واجب۔

سوال۔ کیا فرض اور واجب کو بھی سنت کہتے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں! کیونکہ اسے بھی ادا کرنے کا ایک طریقہ مقرر کر دیا گیا ہے، اس لیے اسے ادا کرنا بھی ایک طریقہ یعنی سنت ہی ہے۔

سوال۔ کیا حدیث کا کوئی اعتبار نہیں؟

جواب۔ اَشْتَقُّ فِرَاقَ اللَّهِ أَجْرُ حَدِیْثِ كُوسْتَرِ شَانِے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا، ہر حدیث پر ایمان لانا چاہیے، لیکن عمل سنت پر کرنا چاہیے۔

سوال۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب۔ جی ہاں! آپ ﷺ نے اپنی امت کو ہر کام کا طریقہ سکھلا دیا ہے۔

سوال۔ اس پر کوئی آیت بھی ہے؟

جواب۔ جی ہاں! قرآن مجید میں ہے: لَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ فِي ذُرِّيٍّ فَاسْمِعُوا نَسْوَةَ عَفْصَةَ

... الْآيَةُ۔ (الاحزاب، ۴۱)

تمہارے لیے (ہر معاملہ میں) رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نمونہ ہے۔

لباس کا بیان

سوال۔ لباس کا اسلامی مفہوم کیا ہے؟

جواب۔ ہر وہ چیز جسے پہنا جاتا ہے، لباس میں شامل ہے، لباس حلال روزی سے بنایا گیا ہو، اور انسان کے بدن کے ان حصوں کو چھپائے جن پر دوسروں کی نظر نہیں پڑنی چاہیے، مرد و مردانہ جبکہ عورتیں زنانہ لباس پہنیں۔

سوال۔ کون سا لباس پہننا چاہیے؟

جواب۔ اپنا قومی اور اسلامی لباس پہننا چاہیے، عمدہ، پاک اور صاف لباس۔

سوال۔ کیا شلوار قمیض پہننا درست ہے؟

جواب۔ جی ہاں! رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں قمیض پسند تھی۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)
اور شلوار کو آپ نے پسند فرما کر (نہ ملے سے لے کر) اس کا بھاد بھی پہنچا تھا (ابن ماجہ صفحہ ۲۶۳)
اور عام حالت میں پہننے کی ترمیم بھی دی ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۳)

سوال۔ کون سا رنگ زیادہ پسندیدہ ہے؟

جواب۔ سفید لباس سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)

سوال۔ لباس پہننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ لباس پہننے وقت دائیں طرف سے آغاز کریں۔

سوال۔ لباس پہننے وقت کون سی دعا پڑھیں؟

جواب۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَحْسِبُکَ مَا اُوَارِیْ بِہِ عَوْرَتِیْ وَ اَنْجِشْ لِیْ بِہِ

ختیاجی۔ (ترجمی جلد ۲ صفحہ ۱۹۵، مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۷)

سوال۔ قمیص کی لمبائی اور آستین کتنی ہونی چاہییں؟

جواب۔ آستین کاٹائی تک اور قمیص کی لمبائی گھٹنوں سے نیچے تک ہو۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ

(۱۱۹)

سوال۔ شلوار وغیرہ کہاں تک لمبی ہو؟

جواب۔ ٹخنوں سے اوپر تک۔

سوال۔ ٹخنوں سے نیچے لگے ہوئے کپڑے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص عجبہ کی وجہ سے کپڑا لٹکائے اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن نظر

(رحمت) نہیں فرمائے گا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۰)

سوال۔ کیا عمامہ باندھنا بھی سنت ہے؟

جواب۔ جی ہاں! رسول اللہ نے عمامہ شریف باندھا ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے

آپ نے فرمایا: عمامے باندھا کرو، یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور ان کا شملہ پشت پر رکھو۔

(مشکوٰۃ)

(صفحہ ۳۷۷)

سوال۔ عمامہ کس رنگ کا ہونا چاہیے؟

جواب۔ سفید، سیاہ، زرد، ہبز اور زعفرانی رنگ کا۔

سوال۔ مردوں کے لیے زنا زلباس پہننا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ ایسا کرنے والوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔

سوال۔۔۔ کیا عورتیں مردوں والا لباس پہن سکتی ہیں؟

جواب۔۔۔ نہیں! ایسی عورتوں پر بھی لعنت کی گئی ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸۰)

سوال۔۔۔ عورت کا لباس کہاں تک ہونا چاہئے؟

جواب۔۔۔ عورت کے لیے اپنا سارا جسم چھپانا ضروری ہے۔

سوال۔۔۔ کیا عورت کے لیے چہرہ چھپانا ضروری ہے؟

جواب۔۔۔ جن مردوں سے نکاح نہیں ہو سکتا مثلاً باپ، بھائی، چچا، ماموں، بیٹا وغیرہ کے

علاوہ دوسرے مردوں سے چہرہ چھپانا ضروری ہے چاہے استاد یا بھائی کیوں نہ ہو۔

سوال۔۔۔ کیا عورت کے لیے بار یک لباس پہننا درست ہے؟

جواب۔۔۔ ایسا بار یک لباس تو مردوں کو بھی نہیں پہننا چاہئے، جس سے گنج پرودہ ہو سکے

اور بار یک لباس پہننے والی عورتوں کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ جنت کی ہوا بھی نہیں

سو گھسیں گی۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

سوال۔۔۔ کیا ٹوپی بھی پہن سکتے ہیں؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! امرہ حضرات علامہ شریف کے علاوہ نئی ٹوپی بھی پہن سکتے ہیں۔

(بحری جلد ۱ صفحہ ۵۶)

سوال۔۔۔ نجی لباس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ اگر ایسا لباس بطور تکبر پہنا جائے تو حرام ہے اور اگر صرف اللہ تعالیٰ کی دی

ہوئی نعمت کا اظہار ہو تو پسندیدہ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۷۷)

سوال۔۔۔ کفار کا مخصوص لباس پہننا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ سخت منع ہے کیونکہ اس طرح اللہ سے مشابہت ہوتی ہے۔

سوال۔۔۔ ریشمی لباس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔۔۔ عورت کے لئے بالکل جائز ہے جبکہ مرد کیلئے مکمل ریشمی لباس پہننا حرام ہے، البتہ چار انگل کے برابر ریشم جائز ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

کھانے پینے کا بیان

سوال۔۔۔ کھانا کھانے اور پانی پینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔۔۔ پہلے بسم اللہ پڑھو، اگر بھول جاؤ تو یاد آنے پر یوں کہو بِسْمِ اللّٰهِ اَوْ لَدُوْا اِخْرَاجِ دَائِمِں ہاتھ سے کھاؤ، اپنے سامنے سے کھاؤ، تین انگلیوں سے کھاؤ، پانی میں پھونک نہ مارو، تین سانس لے کر پانی پیو، نگاس میں سانس نہ لو، پیو کر کھاؤ پیو، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھو لیکن کھانے سے پہلے ہاتھ پر لمبے نہیں چاہئیں۔

سوال۔۔۔ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ پانی پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَشَقَّ لَنَا وَجَعَلَ لَنَا مَسْرُوْثًا۔

سوال۔۔۔ کس طریقہ سے کھانا پینا منع ہے؟

جواب۔۔۔ ٹھیکے لگا کر کھڑے ہو کر، لیٹ کر، چلتے بھرتے کھانا پینا منع ہے۔

سوال۔۔۔ کیا سونے چاندی کے برحقوں میں کھانا پینا جائز ہے؟

جواب۔۔۔ ہرگز نہیں اس سے منع کیا گیا ہے۔

سوال۔۔۔ سونے چاندی کا استعمال اور کن صورتوں میں منع ہے؟

جواب۔۔۔ سونے چاندی کی برائیوں سے تیل لگانا، ان کا خطرہ ان بنانا، ان کا چھپنا، سلاخی، ہر مرد دانی، قلم دوات، لوٹا، کرسی یا تخت، حقد کی منہال، چھڑی کی اوپر والی شام مرد و عورت دونوں کو منع ہے، اور مرد کے لیے سونے کی انگلی پینٹا حرام ہے۔

سوال۔۔۔ کیا عورتوں کے لیے سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتیں جائز ہیں؟

جواب۔۔۔ نہیں، مثیل، تانبہ، لوہا، ایلونیم، اولڈ گولڈ تمام دھاتوں کے زیورات مرد و عورت دونوں کے لیے منع ہیں۔

سوال۔۔۔ کیا آرٹیفیشل زیور عورت کے لیے جائز ہے؟

جواب۔۔۔ جی نہیں، عورت صرف سونے چاندی کا ہی زیور پہن سکتی ہے۔

سلام کا بیان

سوال۔۔۔ جب ایک مسلمان دوسرے سے ملاقات کرے تو کیا کہنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔

سوال۔۔۔ جسے سلام کہا جائے وہ کیا کہے؟

جواب۔۔۔ وہ کہے وَ عَلَیْکُمْ السَّلَامُ۔

سوال۔۔۔ کیا اس سے زیادہ بھی کہا جاسکتا ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ وَ عَلٰی اَوْلَادِهِمْ۔ جتنے الفاظ بڑھائیں گے اتنی ہی دس نیکیاں بڑھتی چلی جائیں گی۔

سوال۔۔۔ کون کس کو سلام کہے؟

جواب۔۔۔ سوار، پیادل کو۔ چلنے والا، بیٹھے ہوئے کو۔ تھوڑے لوگ، زیادہ کو۔ چھوٹا

بڑے کو۔ گھر چاؤ تو، گھر والوں کو۔ محفل میں جانے کو محفل والوں کو سلام کہنا سنت ہے۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۱)

سوال۔ کیا بچوں کو بھی سلام کہنا چاہیئے؟

جواب۔ جی ہاں! رسول اللہ ﷺ بچوں کو بھی سلام کہتے تھے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۳)

سوال۔ کیا یہودی، عیسائی اور ہندو مت کو بھی سلام کہنا چاہیئے؟

جواب۔ ہرگز نہیں! اگر وہ سلام کہیں تو صرف ”وَعَلَيْكُمْ“ کہہ دیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۵)

سوال۔ صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا کیا ہے؟

جواب۔ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے، اشارے کے ساتھ زبان سے بھی بولنا چاہیئے۔

سوال۔ کیا گزدار تک، شب بخیر جیسے الفاظ کہنا درست ہے؟

جواب۔ نہیں، اسلامی طریقہ کے مطابق سلام ہی کہنا چاہیئے۔

سوال۔ کن لوگوں کو سلام کرنا منع ہے؟

جواب۔ عداوت کرنے والے، دوسری قدرہ کسی، وحفظ و نصحت کرنے والے، پیشاب

و پاخانہ کرنے والے، کبوتر اڑانے والے، لگانے والے، حمام یا غسل خانے میں لگا نہانے

والے، برائی میں مبتلا، فاسق، گمراہ، بددین اور گستاخ لوگوں کو سلام کہنا گناہ ہے۔

سوال۔ کسی کا سلام پہنچانے کا وعدہ کیا ہو تو؟

جواب۔ تو سلام پہنچانا ضروری ہے۔

سوال۔ اگر کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو کیا کہیں؟

جواب۔ عَلَیْکُمْ وَعَلَیْہِ السَّلَام کہیں۔

سوال۔۔۔ خط و طیرہ میں سلام لکھا ہو تو۔

جواب۔۔۔ یا تو فوراً جواب دے دیں یا جوابی خط میں لکھ دیں۔

سوال۔۔۔ جس جگہ کا فرد مسلمان طے چلے ہوں وہاں کیا کریں؟

جواب۔۔۔ مسلمانوں کی نیت کر کے سلام کہہ دیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۲)

سوال۔۔۔ جب کسی کے مکان پر جائے تو کیا کرے۔

جواب۔۔۔ اجازت لے کر داخل ہو۔

سوال۔۔۔ اگر گھر والا پوچھے ”کون ہے“ تو کیا کہیں؟

جواب۔۔۔ صرف ”میں“ نہ کہیں، بلکہ اپنا نام بتائیں۔

سوال۔۔۔ اگر اجازت نہ ملے تو؟

جواب۔۔۔ خوشی خوشی واپس لوٹ آئیں۔

سوال۔۔۔ کسی کے دروازے سے بھاگتا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ ایسا کرنا گناہ ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۲۲)

اجنبی کو دیکھنا

سوال۔۔۔ اجنبی عورت کو دیکھنا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ اچانک نظر نہ جائے تو معاف ہے اگر ارادے سے دیکھے تو مجرم ہے۔

حدیث میں ہے: (اجنبی) عورت کو شیطان کا کتا ہے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۳۰)

سوال۔۔۔ کیا علاج معالجہ کے لیے چھوٹا اور دیکھنا جائز ہے؟

جواب۔۔۔ جائز ہے، بشرطیکہ نفسانی خواہش درمیان میں حاکی نہ ہو۔

سوال۔ کیا ایک عورت دوسری عورت کو برہنہ کچھ سکتی ہے؟

جواب۔ جی نہیں! یا کرنا گناہ ہے۔

سوال۔ کیا عورت غیر مرد کو کچھ سکتی ہے؟

جواب۔ نہیں، بلاوجہ غیر مرد کو کچھ نہ مانع ہے۔

سوال۔ کیا غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ سکتے ہیں؟

جواب۔ نہیں، گفتہ کا ڈر ہے۔ حتیٰ کہ ماس اور داناں، بھادج اور دیور بھی تنہا ایک کمرہ

میں بند رہیں گے تاکہ یہاں زیادہ غم نہ ہوتا ہے۔

رشتہ داروں کے حقوق

سوال۔ قریبی رشتے دار کون لوگ ہیں؟

جواب۔ جن کا رشتہ ماں باپ کی وجہ سے ہو مثلاً، نانا، نانی، ماسوں، خال، دادا، دادی

بچا، پھوپھی، چھٹی بہن، بھائی یہ قریبی رشتہ داروں میں ہیں۔ والدین کے بعد یہی لوگ

ایک سلوک کے حقدار ہیں، جس کا رشتہ زیادہ قریبی ہو اس کا حق بھی زیادہ ہوتا ہے۔

سوال۔ رشتہ داروں سے کس طرح ہمیش آنا چاہئے؟

جواب۔ ان سے لڑنا، جھگڑنا نہیں چاہئے، رشتہ نہیں توڑنا چاہئے، ان کے دکھ سکھ میں

شریک ہوں، مگر کچھ خرچ کرنا چاہی تو ماں باپ اور رشتہ داروں کو دینا چاہئے، حدیث

پاک میں ہے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق کو کشادہ کر دیا جائے اور اس کی عمر میں

برکت ہو تو وہ رشتہ داری قائم رکھے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۸۵) رشتہ توڑنے والے پر اللہ

تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، ایسا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔

سوال۔۔۔ والدین کا کیا درجہ ہے؟

جواب۔۔۔ سب سے پہلے انہیں کا مقام ہے، ان کی رضا میں اللہ کی رضا، اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔ اس لیے انہیں ناراض کرنے سے بچنا چاہئے، ان کی بددعا کا اثر بہت جلد ہوتا ہے، اگر وہ ظلم بھی کریں، حب بھی ان سے اچھا سلوک کریں۔

سوال۔۔۔ اگر والدین وفات پا جائیں تو؟

جواب۔۔۔ ان کے لیے ایصالِ ثواب کریں، ان کے پیار والوں سے اچھا سلوک کریں ان کی وصیتیں پوری کریں، ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کریں۔

سوال۔۔۔ خالہ کا کیا مقام ہے؟

جواب۔۔۔ خالہ ماں کی طرح ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۱۰)

سوال۔۔۔ بڑے بھائی کا کیا درجہ ہے؟

جواب۔۔۔ بڑا بھائی باپ کی جگہ ہے۔

متفرق باتیں

سوال۔۔۔ مسلمانوں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب۔۔۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

سوال۔۔۔ ایک مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے کیا سلوک کرنا چاہئے؟

جواب۔۔۔ بڑے کا ادب اور چھوٹے پر شفقت کرنا چاہئے، کسی مسلمان سے بلاوجہ نفرت نہ کرے، بغض نہ رکھے، اس کے حقائق بدگمانی نہ کرے، حسد نہ کرے، جاسوسی نہ

کرے، اسے حقیر نہ جانے، تکبر نہ کرے، اس کی عزت، عہد اور مال کا احترام کرے، اس کے عیب تلاش نہ کرے، دوسروں کے عیوب پر پردہ ڈالے، تمینِ دین سے زیادہ ناراض نہ رہے، غرضیکہ ایک دوسرے سے بھائیوں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔

سوال۔۔۔ جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

سوال۔۔۔ نجیبت کا گناہ کس قدر ہے؟

جواب۔۔۔ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔

سوال۔۔۔ اگر کسی میں برائی نہ ہو تو اسے بیان کرنا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ یہ تو بہتان ہے جو نجیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

سوال۔۔۔ نجیبت والی بات سننا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ منع ہے، اس کا انکار کرنا چاہئے۔

سوال۔۔۔ کیا مذاق میں جھوٹ بولنا درست ہے؟

جواب۔۔۔ نہیں، بلکہ بھی گناہ ہے۔

سوال۔۔۔ کیا کسی وقت برائی بیان کرنا درست بھی ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! کسی برے آدمی کے خلاف مدد لینے کے لیے، ملوثی لینے وقت، کسی کے اپنے اوپر ظلم کو بیان کرتے وقت، مسلمان کو دوسرے کے شر سے بچانے کے لیے، جو حکم کھلا گناہ کرے یا بد مذہب اور بد دین ہو جائے، کسی کا تعارف کراتے وقت، اگر اس کا کوئی برنامہ مشہور ہو تو ایسی صورت میں برا بھلا بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال۔۔۔ چٹلی کیا ہے؟

جواب۔۔۔ کسی مسلمان کی بیٹھ بیٹھ برائی کرنا۔

سوال۔۔۔ چغل کا نقصان کیا ہے؟

جواب۔۔۔ کبیرہ گناہ ہے، اس سے قبر میں عذاب ہوتا ہے ایسا کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سوال۔۔۔ حسد کسے کہتے ہیں؟

جواب۔۔۔ کسی کی نعمت اور خوبی پر جلنا اور یہ چاہنا کہ اس سے محن جائے اور بھل جائے۔

سوال۔۔۔ حسد کتنا برا کام ہے؟

جواب۔۔۔ یہ نگہوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

سوال۔۔۔ مسلمان کو کالی دنیا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ گناہ ہے، لڑتے وقت ایک دوسرے کو کالی دنیا کی منافقت ہے۔

سوال۔۔۔ اگر وعدہ پورا نہ کیا جائے تو؟

جواب۔۔۔ کبیرہ گناہ ہوتا ہے، اور یہ منافق کی نشانی ہے۔

سوال۔۔۔ مسلمان سے کتنی دیر ناراض رہ سکتے ہیں؟

جواب۔۔۔ ذاتی ناراضگی ہو تو صرف تین دن تک۔

سوال۔۔۔ اگر وہ بی ناراضگی ہو تو؟

جواب۔۔۔ پھر جب تک اصلاح نہ ہو تو جب تک ناراض رہ سکتے ہیں؟

سوال۔۔۔ جھگڑے کرواپس لینا کیا ہے؟

جواب۔۔۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایسا کرنے والا اس کئے کی طرح ہے جو تھے گل

سوال۔ دکھلاوے کے لیے عمل کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ حدیث پاک میں اسے شرکِ کبھی کہا گیا ہے۔ (مکتبہ مطبوعہ ۲۵۵)
ایسے آدمی کا ثواب ختم ہو جاتا ہے۔

سوال۔ جہیم کا مال کھانا کیسا ہے؟

جواب۔ گناہ ہے، ایسا شخص اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے۔

سوال۔ کیا سفید بالوں کو سیاہ کرنا جائز ہے؟

جواب۔ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے (مجاہد کے علاوہ) سیاہ خضاب لگانے سے منع کیا ہے۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

سوال۔ کیا عورتوں کے لیے جائز ہے؟

جواب۔ نہیں، مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

سوال۔ سر کے کچھ بال کٹوانا اور کچھ چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب۔ ناجائز ہے، اکیسکدر رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری)

جلد ۲ صفحہ ۷۷۷

مزید ارشاد فرمایا: تمام بال کٹوانا یا تمام ہی بڑھا کر۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۲۱)

سوال۔ کیا عورتوں کے لیے بالوں کو کاٹنا جائز ہے؟

جواب۔ نہیں، عورتیں اپنے بال بالکل نہیں کاٹ سکتیں۔ مردوں جیسے بال کاٹنے،
کٹوانے والی عورتیں لعنت کی حقدار ہیں۔

سوال۔ چپ کاروزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب۔۔۔ بری بات کرنے سے چپ رہنا بہتر ہے لیکن اس طرح خاموش رہنا کہ
 ”آج میں نے چپ کا روزہ رکھا ہے“ یہ منع ہے۔

سوال۔۔۔ اسلامی مکتبوں کے نام بتائیے؟

جواب۔۔۔۔۔ محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الآخر
 ی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔

سوال۔۔۔ حرمت والے مہینے کون سے ہیں؟

جواب۔۔۔۔۔ یہ چار مہینے ہیں، محرم، صفر، رجب، ذوالحجہ۔

مقبول دعائیں

سوال۔۔۔ دعا کا کیا معنی ہے؟

جواب۔۔۔ اس کا شرعی معنی ہے، اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا۔

سوال۔۔۔ دعا کوئی کرنی چاہئے؟

جواب۔۔۔۔۔ خیر و برکت کے لیے کوئی بھی دعا ہو سکتی ہے۔

سوال۔۔۔ دعا کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب۔۔۔۔۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہا وضو ہو کر، دوڑانوں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے اوپر
 غالب کر کے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں۔

سوال۔۔۔ کیا قرآن و حدیث میں دعاؤں کا ذکر ہے؟

جواب۔۔۔۔۔ جی ہاں قرآن و حدیث میں بہت ساری دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔

سوال۔۔۔۔۔ دنیا و آخرت کی بھڑکی کے لیے زیادہ تر کوئی دعا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ رَحْمَتُنَا اِيْتَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ مِّنَّا عَذَابُ النَّارِ
 ترجمہ: ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور آگ کے عذاب
 سے بچا! (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۳۵)

سوال۔۔۔ استغفار کے لیے کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ کوئی جملہ بھی پڑھ سکتے ہیں مِلَّا: اَسْتَغْفِرُ اللهَ ۙ اَسْتَغْفِرُ اللهَ ۙ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ
 ذَنْبٍ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ، یہ کلمات بھی بہت مفید ہیں اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي
 وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
 خَلَقْتَ اَلْهٰی لَكَ بِمَغْفِرَتِكَ عَلٰی وَاَلْهٰی لَكَ بِذُنُوبِي فَاَعُوْزُ بِكَ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
 الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۳۳)

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ
 ہوں اور میں تیرے ساتھ کیے ہوئے معاہدے اور وعدے پر حسب طاقت قائم ہوں،
 میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اپنے اوپر کی گئی تیری لعنت کا
 اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے! کیونکہ
 تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

سوال۔۔۔ اس دعا کا کیا فائدہ ہے؟

جواب۔۔۔ اے ”سید الاستغفار“ کہتے ہیں اور جو کوئی اس پر یقین رکھ کر صبح کے وقت
 پڑھے اور شام ہونے سے پہلے دو بار پڑھ جائے تو وہ جنتی ہے مگر رات کو پڑھے اور اسی
 رات میں فوت ہو گیا تو جنتی ہوگا۔

سوال۔۔۔ سونے سے پہلے کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ نبی کریم ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو (دایاں) ہاتھ اپنے (دامیں) رخسار کے پیچھے رکھتے اور یہ پڑھتے اَللّٰهُمَّ بِمَا شِئْتَ اَخْرُجْهُ وَاَخْلِيْ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۳)

اے اللہ! میں تیرے نام سے وفات پاتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔

سوال۔۔۔ کیا کوئی اور دعا بھی مقبول ہے؟

جواب۔۔۔ جی ہاں! یاد دہو ہو کر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ اَنْشَلِثْ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجِّهْهُنَّ اِلَيْكَ وَفَرِّقْهُنَّ اَعْرَیْ اِلَيْكَ وَالْجَاثِ ظَهْرَیْ اِلَيْكَ وَغُفَّهٗ وَرَفَّهٗ اِلَيْكَ لَا مُنْجَا وَلَا مُنْجَا وَمَنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَخْلِثْ بِحُثَايَیْ اَلَّذِیْ اَنْزَلْتَنِيْ وَیَسِّرْ لِّیْ اَلَّذِیْ اَنْزَلْتَنِيْ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۳)

اے اللہ! میں نے خود کو تیرے تابع کر دیا، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، میں نے تجھ پہ بھروسہ کیا ثواب کی امید سے اور خوف کھاتے ہوئے، تیرے سوا کوئی التجاء اور نہایت کی جگہ نہیں، میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے پیچھے ہوئے نبی (ﷺ) پر ایمان لایا۔

سوال۔۔۔ اس دعا کا کیا فائدہ ہے؟

جواب۔۔۔ اگر دعا پڑھنے والا اس رات وفات پا گیا تو فطرت پر فوت (مہنتی) ہوگا۔

سوال۔۔۔ جب سو کر اٹھیں تو کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْمٰنَا بِغَدِّ مَا اَخَانَنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْشَلٰہُ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۳)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے موت کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے

سوال۔۔۔ دکھ اور تکلیف کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْعَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۹)

سوال۔۔۔ جب آئینہ دیکھیں تو کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْتَ خَلْقِيْ فَاحْسِنْ خُلُقِيْ (معادیم ہائی معادہ اعداد)

سوال۔۔۔ آنکھوں کی تکلیف کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ سرمد لگاتے وقت یا اس کے علاوہ یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ مَقِّضِيْ بَسْمِيْ وَتَضَرُّعِيْ وَاجْعَلْهُمَا الزَّوَارِثَ بَيْنِيْ وَابْنِزْنِيْ عَلٰی مَنْ يُّظْلِمُنِيْ وَخُذْ وِثْقَهُ بِقَارِيْ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۰، القفال، مل الیوم واللیلہ ص ۱۸۹ نمبر ۱)

سوال۔۔۔ قتل استعمال کرتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ بِسْمِ اللّٰہِ اس سے ستر شیطان دور ہو جاتے ہیں۔ (مل الیوم واللیلہ صفحہ ۶۹)

سوال۔۔۔ لیلۃ القدر میں کوئی دعا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَفُوٌّ رَّجِبٌ اَلْعَفْوُ قَا عَفُ غَفًّیْ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۲)

سوال۔۔۔ تہجد (اللہ کی پناہ لینے کا جملہ) کون سا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمْلِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاعُوْذُ بِكَ اَنْیْ لَرَدٍّ اِلٰی اَزْدَالِ الْعُسْرِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۲)

یہ بھی پڑھ سکتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْبَاةِ وَالْمَقَابِدِ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۲)
یہ بھی پڑھ لیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الثَّارِ وَعَذَابِ الثَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَسَرِّ فِتْنَةِ الْوَلِیِّ وَسَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِیْ بِمَآیَةِ الْقَلْحِ وَالتَّرَدُّوْتِ وَتَوَقَّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْلِبُ
الْقُوْبَ الْاَتَمِیْضَ مِنَ الدَّنَسِ وَتَبَاعِدْ بَيْنَیْ وَبَيْنَ خَطَايَا ِیَّ كَمَا تَبَاعِدُ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْعَائِدِ وَالْمَقْرَبِ۔

(بخاری)

جلد ۲ صفحہ ۹۴۳

سوال۔۔۔ جنت کے خزانوں میں سے کوئی خزانہ بتائیں؟

جواب۔۔۔ لَا خَزَائِنَ وَلَا كُوزًا إِلَّا بِمَا لَوْحُ پڑھنا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۳)

سوال۔۔۔ فوت شدہ کے لیے کوئی مختصر دعا کون سی مانگیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ لِلْمَلَآئِیْہِ (یہاں فوت شدہ کا نام لیں) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ

الْقِيَامَةِ خَزَائِنًا مِّنْ خَزَائِنِ الْجَنَّةِ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۴)

سوال۔۔۔ شادی والے کے لیے کون سی دعا مانگیں؟

جواب۔۔۔ تَبَارَكَ اللهُ عَلَیْكَ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۵)

سوال۔۔۔ جماع کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ بِسْمِ اللّٰهِ جَزَيْنَا الشَّیْطَانَ وَجَزَيْبِ الشَّیْطَانِ مَا وَرَقْتَنَا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۴۵)

سوال۔ دشمن کے لشکر کے خلاف کون سی دعا مانگیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ مَثِّرِلَ الْيُكُتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اَهْزِمْ الْاَكْحَرَاتِ، اَهْزِمْهُمْ وَارْزُلْهُمْ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۶)

سوال۔ گناہوں اور اعمال میں کی بیشی سے معافی کے لیے کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ رَبِّ اَعِزِّلِيْ خَطِيئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاشْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ ثُمَّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ وَتَسِيْ اَللّٰهُمَّ اَعِزِّلِيْ خَطَايَايَ وَعَثِيئِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَخُلِّ اَلِيْكَ عَثِيئِيْ اَللّٰهُمَّ اَعِزِّلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْغَلِيْمُ وَاَنْتَ الْخَوِيْرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۶)

سوال۔ شہخان کَلُوْا وَبَشِّرُوْا پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔۔۔ دن میں سو بار پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، اگرچہ مستدر کی جہاک کے برابر بھی ہوں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۸)

سوال۔ شہخان کَلُوْا وَبَشِّرُوْا شہخان اَلْعَظِيْم کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔۔۔ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ زبان پر آسان اور میزبان پر بہت بھاری ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۹)

سوال۔ کھانا کھاتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ بِسْمِ اللّٰہ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۱۰)

سوال۔ اگر یہ اتفاق پڑھنا بھول جائیں تو؟

جواب۔۔۔ جب یاد آئے تو پڑھ لیں اَوْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوْ لَوْ اَجْرًا (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۶۵)

سوال۔ کھانا کھانے کے بعد کیا پڑھیں؟

اینجاست که

سوال۔۔۔ جب اپنی جے ٹیکس تو کیا کہیں؟

سوال۔ پانی کی کر کیا چیزیں؟

سوال۔ اگر کسی نے گھر کھانا کھا میں تو کون سی وجہ تھیں؟

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهْمُ وَاَزْوَاجِهِمْ وَتَارِغِيْ لَهُمْ اِيْنِ رُّزُقِهِمْ۔ (داری جلد ۳ ص ۳۰)

(۳) اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اَهْلَ بَيْتِيْ عَزَّ وَجَلَّ وَارْحَمْ اَهْلَ بَيْتِيْ عَزَّ وَجَلَّ وَارْحَمْ اَهْلَ بَيْتِيْ عَزَّ وَجَلَّ (مسلم ج ۲ ص ۱۸۰)

سوال..... کیا لباس پہن کر کیا پڑھیں؟

یہ پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا لَازِیْ بِہٖ عَزَازَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہِ فِیْ عِبَادَتِیْ
(سُورۃ صافات ص ۷۷)

سوال۔۔۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو کیا کہے؟

جواب۔ السلام علیکم

سوال۔۔۔ دوسرا کیا کہے؟

جواب۔۔۔ وَعَلَيْكُمْ السَّلَام۔

سوال۔۔۔ کیا صرف اتنا ہی کہنا چاہیے؟

جواب۔۔۔ نہیں! سلام کہنے والا اور جواب دینے والا اگر سلام کے علاوہ ”وَزَعْنَاهُ اللَّهُ“

اور ”وَيُزِيحُ آفَاتَهُ“ کا اضافہ کرے گا تو ہر جگہ کے بدلے دس نیکیاں پائے گا۔ (مکتوبہ صفحہ ۳۹۸)

سوال۔۔۔ جب چھٹک آئے تو کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَلْعَقْدَةُ۔

سوال۔۔۔ سنئے والا کیا کہے؟

جواب۔۔۔ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ۔

سوال۔۔۔ چھٹک مارنے والا پھر کیا کہے؟

جواب۔۔۔ پھر یہ پڑھئے تَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَلَكُمْ۔ (مکتوبہ صفحہ ۴۰۶)

یاد رکھئے۔ تَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَتَضْلِيْحُ تَالِكُمْ۔ (مکتوبہ صفحہ ۴۰۶)

سوال۔۔۔ اگر کوئی شیطانی دوسرے پیدا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب۔۔۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہیے۔ (مکتوبہ صفحہ ۱۹)

سوال۔۔۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اَنْشِئْ لِيْ اَزْوَاجًا مُّحْتَسِبَةً۔

سوال۔۔۔ جب گھر سے تو کیا کہیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ اَفْضَلِکَ۔ (مکتوبہ صفحہ ۶۸)

سوال۔ مریض کو کیسے دم کریں؟

جواب۔ اپنا دایاں ہاتھ اس کے جسم پر رکھ کر یہ پڑھیں: اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ الْجَانِّ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیُّ لَا شِفَایَ اِلَّا شِفَایَ اَنْتَ شِفَایَ لَا یُعَادُ وَشَقَقَا (مکھڑہ صفحہ ۳۳)

سوال۔ اگر جسم کے کسی حصہ میں درد ہو تو کیا پڑھیں؟

جواب۔ درد والے جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار بِسْمِ اللّٰہ اور سات بار یہ دعا پڑھیں:
اَعُوْذُ بِعِزِّ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجْعَزُ وَاُحَاذِرُ۔ (مکھڑہ ص ۳۴)

سوال۔ جو زندگی سے نکل آ جائے وہ کیا کرے؟

جواب۔ موت کی دعا کرنا منع ہے، ہاں اگر زیادہ لاچار جائے ہو تو یہ پڑھ لے:
اَللّٰهُمَّ اَنْحِیْ عَنَّا نَبَا الْخَبَرِ اَخْبِرْنَا اِلٰی وَتَوَلَّیْ اِذَا نَبَا الْوَفَا اَخْبِرْنَا اِلٰی۔
(مکھڑہ صفحہ ۳۵)

سوال۔ مصیبت کے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِجْزِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ
خَیْرًا جِئْتَنَہَا۔ (مکھڑہ صفحہ ۱۴۰)

سوال۔ گھر سے نکلنے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (مکھڑہ صفحہ ۱۵)

سوال۔ جب گھر میں داخل ہوں تو کیا پڑھیں؟

جواب۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرًا اُتَوَّلِیْجُ وَخَیْرًا اُتَخْرِجُ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَغَلٰی
لِلّٰہِ تَوَكَّلْنَا۔ پھر اہل خانہ کو سلام کہے۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۵)

سوال۔ صبح و شام کون سی دعا پڑھیں؟

جواب۔ اَللّٰهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبَّ عَلٰی
شَرِّهِ وَمَلَئِكَهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَا اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ
وَشَرِّ كُلِّ مَلَكٍ (مکھڑہ صفحہ ۲۰۹)

یا تمہیں ہمارے پرہیز میں:

یا اَسْمَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَبْصُرُ مَعَ اَشْیَہِ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمٰوٰتِ وَہُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۰۹)

سوال۔ جب مرغ ہانک دے تو کیا پرہیز؟

جواب۔ اللّٰہُ الْغَلُّ مَا تَمْسُ (اَسْأَلُ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہ)۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔ جب گدھا تنگے تو کیا پرہیز؟

جواب۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔ سبب سواری پر شخصیں تو کوئی دعا پرہیز میں؟

جواب۔ تمہیں ہمارے ائمہ اور پھر یہ پرہیز میں نہ پہنچاؤں اَلَّذِیْ خَلَقَکَ هٰذَا وَمَا خَلَقَ لَہٗ
مِثْرَیْنِ وَاَنَا اِلٰی رَبِّیْ اَتَقَبَّلُہٗنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِیْ شَفِیْعَتِنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَالْغَدَیْ
وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ یَوْمَ عَلَیْنَا سَفَرَتُنَا هٰذَا وَاطْرَکَ بَعْدَہٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
السَّابِقُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَہُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ غَفَاۃِ السَّفَرِ
وَکَثَیْفَةِ الْمُنْظَرِ وَشَرِّ الْمُنْقَلَبِ فِی الْغَالِی وَالْاَهْلِ۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔ اگر دوران سفر کسی جگہ ٹھہریں تو کیا پرہیز؟

جواب۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِہٖ لَہٗوَ الشَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔ نیا چاند کچھ کر کیا پرہیز؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا بِكَ عَلَيْنَا مِنَ الْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّهِ وَرَبِّنَا
اللّٰهُ۔۔۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔۔۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَلْعَزْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ غَافِلِيْ وَمَا اَبْتَلاَكِيْ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔۔۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔۔۔ بازار جا گیں تو کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَمَّا اَبْتَلاَكِيْ وَلَمَّا اَعَزَّدَ بِيْغِيْ وَبِيْئَتِ
وَهُوَ عَزِيْزٌ لَا يَخْذُلُ يَتِيْمًا اَلْعَزْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔۔۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔۔۔ جب کسی جمع سے اٹھیں تو کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ شَهِدَاكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَقِّكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاُكَلِّبُكَ اِيْمًا۔۔۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔۔۔ کسی کو الوداع کریں تو کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَقِّكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ۔۔۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۳)

سوال۔۔۔ کسی کا خوف ہو تو کیا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ لِيْهِ نَحْمَدُكَ بِمَوْلَانَا وَنَسْتَغْفِرُكَ لِيْهِ نَسْتَغْفِرُكَ۔۔۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۵)

سوال۔۔۔ قرض کی ادائیگی کے لیے کون سی دعا پڑھیں؟

جواب۔۔۔ اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِعَمَلِيْكَ عَنْ عَزَاوِيْ وَآخُوْنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ
يَسَاوِيْ۔۔۔ (مکھڑہ صفحہ ۲۱۵)

سوال۔۔۔ بلندی پر چڑھتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

سوال۔ نیچے اترتے وقت کیا پڑھیں؟

جواب۔ شَبَّحَانَ اللّٰهُ

سوال۔ عیت قدی کے لیے کوئی دعا پڑھیں؟

جواب۔ اَللّٰهُمَّ خُصِّرْ فَا لِّلْغُلُوْبِ خُصِّرْ فَا لِّلْغُلُوْبِ عَلٰی طَاعَتِكَ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۱)

سوال۔ کوئی دینی کتاب پڑھتے وقت کون سی دعا پڑھیں؟

جواب۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا جَنَّاتِكَ وَانْفِرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (اسکشاف جلد ۱ صفحہ ۲۰)

سوال۔ استحارہ کی دعا کون سی ہے؟

جواب۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِعِلْمِیْ وَ اَسْتَغْفِرُكَ بِقُدْرَتِیْ وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ قَضَائِكَ الْعَظِیْمِ لَا اَتُكْفِرُ وَلَا اُفِرُّ وَلَا اُغْلِبُ وَلَا اُغْلَبُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ اُرِیدُ (یہاں اس کام کا نام لے) خَیْرًا اِنِّیْ فِیْهِ دِنِّیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ لَمَّا فِیْهِ لَیْنٌ یَّتِمُّ لَیْنٌ لِّیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ اُرِیدُ (یہاں بھی اس کام کا نام لے) کَفِرٌ لِّیْ فِیْهِ دِنِّیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ لَمَّا ضَرَفْتُ عَنْیْ وَ اَضَرْتُ لَیْنِیْ عَنْهُ وَ اَلْبِیْزُ لَیْنُ الْخَیْرِ عِثْتُ حَمَّانَ ثُمَّ اَرْضِیْ بِہِ۔ (بخاری و ابن ماجہ)

یاد رہے کسی بھی وقت یا رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل استحارہ پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھے، سلام کے بعد کھڑے دعا مانگے اور اس کے بعد پاک ہنتر پہ قبلہ رو



واگئی پہلو پر سو جائے۔ جب سو کر اٹھے جو بات مضبوطی کے ساتھ دل پر اترے وہی
 بھترے اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی
 دیکھے تو کام کرنے کا مشورہ ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو منع پر دلالت ہے۔

تحت بالخیر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَب عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَوَّابُ الرَّحِيمُ
 وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَازْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَمَسَاكِينِهِ
 اٰمَنَّا وَعَلِمَا آيَاتِهِ اٰمَنَّا جَمِيعًا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ